اِبتدائی اُردو

پانچویں جماعت کی درسی کتاب

© NCERT not to be republished

© NCERT
not to be republished

اِبتدائی اُردو

پانچویں جماعت کی درسی کتاب

विद्यया ऽमृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT
not to be republished

4510 - IBTEDAI URDU
Textbook for Class V

ISBN 978-81-7450-818-8

پہلا ایڈیشن

فروری 2007 پھاگن 1927

دیگر طباعت

دسمبر	2014	پوش	1936
مارچ	2016	چیتر	1938
نومبر	2016	کارتِک	1938
اپریل	2017	چیتر	1939
فروری	2018	ماگھ	1939
فروری	2019	ماگھ	1940
اکتوبر	2019	کارتک	1941
اپریل	2021	چیتر	1943 (NTR)

PD NTR SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2007

قیمت : ₹ 65.00

جُملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یاد داشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کرکے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظرثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چٹپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصوّر ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 **فون** 011-26562708

108,100 فِٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو- 560085 **فون** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 **فون** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 **فون** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 **فون** 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر (انچارج)	:	وپن دیوان
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	سنیل کمار

سرورق اور آرٹ
اروپ گپتا

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے ____________
____
____________ میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

'قومی درسیات کا خاکہ-2005' میں سفارش کی گئی ہے کہ بچّوں کی اسکولی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر کتابی علم کی اُس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں اسکول، گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل رہے ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور نصابی کتابوں کی تیاری اسی بنیادی مقصد پر عمل آوری کی ایک کوشش کہی جا سکتی ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امّید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں مذکور تعلیم کے 'طفل مرکوز نظام' کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار ان اقدامات پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کے سلسلے میں بچّوں کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچّوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محلِ وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب، مجوّزہ نصابی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اُسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بہ حیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اُسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقرّرہ معلومات کا جانکار نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے نظام الاوقات (Time-Table) اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روز مرّہ معمولات میں نرمی کی اتنی ہی اہمیت/ضرورت ہے جتنی کہ سالانہ کیلینڈر کے نفاذ میں سختی اور محنت کی، تاکہ تدریس کے لیے دستیاب مدّت کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جا سکے۔ تدریس اور اندازِ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعیّن ہوگا کہ یہ نصابی کتاب بچّوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ پیدا کرنے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک موثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اُسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچّوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ نصابی کتاب سوچنے اور حیرتوں کو جگائے رکھنے، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کو فروغ دینے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ''کمیٹی برائے درسی کتاب'' کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل زبانوں کے مشاورتی گروپ کے چیئر پرسن پروفیسر نامور سنگھ اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر شمیم حنفی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سبھی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ اور انسانی وسائل کے شعبے برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی، تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو نظر ثانی کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

نئی دہلی
جنوری 2007

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

اس کتاب کے بارے میں

یہ درسی کتاب 'ابتدائی اردو' پانچویں جماعت کے طالب علموں کو مادری زبان کے طور پر اردو پڑھانے کے لیے ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ طلبا آسانی کے ساتھ معیاری اردو بولنا، پڑھنا اور لکھنا سیکھ جائیں۔ طلبا کی عمر، ان کی نفسیات، دل چسپیوں اور جماعت کی سطح کے مطابق کہانیاں، نظمیں اور معلوماتی مضامین اس کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔

'قومی درسیات کا خاکہ 2005' کے تحت مرتب کردہ نصاب کے مطابق اسباق کے انتخاب میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ صرف ایسا متن شامل کیا جائے جس سے طلبا کی اخلاقی تربیت ہو سکے۔ وہ ماحولیاتی مسائل اور ملک کی مشترکہ تہذیب اور سماجی روایات سے باخبر ہو سکیں۔

اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ طلبا میں سائنسی شعور کو ترقی دی جائے۔ ہر سبق کے بعد مشقیں اس طرح تیار کی گئی ہیں کہ مشکل الفاظ کے معنی اور ان کے استعمال سے طلبا واقف ہو جائیں، ساتھ ہی قواعد سے متعلق ان کی معلومات میں بھی اضافہ ہو سکے۔

اس بار ابتدائی درجات کے طالب علموں کے لیے مشقی کتابیں علاحدہ سے تیار کرنے کے بجائے مشقوں کو اصل درسی کتابوں میں شامل کر دیا گیا ہے۔ ان مشقوں کو زیادہ سے زیادہ دل چسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ طلبا کھیل کھیل میں زبان سیکھنے کے عمل سے گزرتے رہیں۔

ہمیں امّید ہے کہ یہ کتاب طلبا کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرے گی اور اس کی مدد سے اردو زبان سے ان کی دل چسپی میں اضافہ ہوگا۔

علامات

اس کتاب میں مشقی سوالات کے لیے نمبر شمار کی جگہ علامتیں دی گئی ہیں جن کی وضاحت حسبِ ذیل ہے۔

لفظ اور معنی/زبانی یاد کرنے کی علامت

غور کرنے کی علامت

غور سے دیکھنے کی علامت

© NCERT not to be republished

سوچنے، سمجھنے، بتانے، پڑھنے اور لکھنے کی علامت
خالی جگہوں کو مکمّل کرنے، تصویروں کو دیکھ کر
لکھنے اور محاوروں کے لیے

تصویروں میں رنگ بھرنے اور کس نے کیا کہا، کے لیے
لاحقوں اور سابقوں کے لیے۔

واحد جمع کے لیے

خوش خط لکھنے کے لیے

ترتیب درست کرنے کے لیے
صحیح اور غلط کے لیے

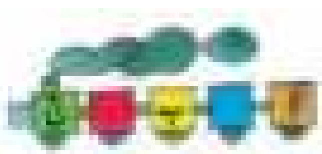

لفظ چن کر جملے بنانے اور خالی جگہ پُر کرنے لیے

متضاد کی علامت

عملی کام

کمیٹی برائے درسی کتاب

چیئرپرسن، مشاورتی کمیٹی برائے زبان

نامور سنگھ، پروفیسر ایمرٹس، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

خصوصی صلاح کار

شمیم حنفی، ریٹائرڈ پروفیسر، جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی

چیف کوآرڈی نیٹر

رام جنم شرما، پروفیسر اور ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف لینگویجز، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، نئی دہلی

اراکین

اسلم پرویز، ریٹائرڈ ایسوسی ایٹ پروفیسر، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

انور پاشا، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

سہیل احمد فاروقی، لکچرار، شعبہ اردو جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی

سیّد مسعودالحسن، پی جی ٹی، اردو، ڈی ایم ایس، آر آئی ای، بھوپال، مدھیہ پردیش

شمیم احمد، لکچرار، شعبۂ اردو، سینٹ اسٹیفنس کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

صغیر افراہیم، ریڈر، پروفیسر، شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، یوپی

عبدالمبین، پی جی ٹی، اردو، فتح پوری، بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، دہلی

عتیق اللہ، ریٹائرڈ پروفیسر، دہلی یونیورسٹی، دہلی

کوثر مظہری، لکچرار، شعبۂ اردو، جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی

ماہ طلعت علوی، ٹی جی ٹی، اردو، جامعہ مڈل اسکول، نئی دہلی

محمد اظفر، لکچرر، اردو، ڈاکٹر اے آر انڈرا انگلش ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج، مہاراشٹر

© NCERT not to be republished

مظفر حنفی، ریٹائرڈ پروفیسر، **کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا**

نکہت پروین، ٹی جی ٹی، **اردو، کریسنٹ اسکول، نئی دہلی**

یاسمین خاں، کوآرڈی نیٹر، **ایم پی راجیہ شکچھا کیندر، مدھیہ پردیش**

یعقوب یاور، ریڈر، **شعبہ اردو، وسنت کالج برائے خواتین، وارانسی، یوپی**

ممبر کوآرڈی نیٹر

دیوان حنان خاں، ایسوسی ایٹ پروفیسر، **ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی**

© NCERT not to be republished

اظہارِ تشکّر

اس کتاب میں محبوب راہؔی کی نظم 'میری پتنگ'، مشتاق احمد یوسفی کا مضمون 'زیرو ناٹ آؤٹ'، ظفؔر کمالی کی نظم 'کتابیں' شامل ہے۔ کونسل ان شاعروں اور ادیبوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ کتاب میں افسؔر میرٹھی کی نظم 'کسان کی دعا' شاؔد عارفی کی نظم 'نونہالو!'، اخترؔ شیرانی کی نظم 'دریا کنارے چاندنی'، عصمت جاوید کا مضمون 'آیئے لغت دیکھیں' شامل ہے۔ کونسل ان سبھی شاعروں اور ادیبوں کے وارثین کی شکرگزار ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں پروف ریڈر مسعود اظہر اور منوّر علی، ڈی ٹی پی آپریٹر محمد وزیر عالم مصباحی، ساجد خلیل فلاحی، فلاح الدین فلاحی اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک نے پوری دل چسپی کے ساتھ حصّہ لیا ہے۔ کونسل ان سبھی کی شکرگزار ہے۔

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیر مَذہَبی عَوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

ترتیب

	پیش لفظ			v
	اِس کتاب کے بارے میں			vii
1	کسان کی دُعا	(نظم)	افسؔر میرٹھی	01
2	نادان کچھوا			09
3	بی بی فاطمہؓ			18
4	ترانۂ ہندی	(نظم)	علّامہ اقبالؔ	25
5	لڑکا لڑکی ایک سمان			33
6	ہمدردی		ڈپٹی نذیر احمد	44
7	میری پتنگ	(نظم)	محبوب راہیؔ	57
8	صحت اور صفائی			64
9	درخت کی گواہی			72
10	نونہالو!	(نظم)	شاؔد عارفی	82
11	گرو نانک			88
12	زیرو ناٹ آؤٹ		مشتاق احمد یوسفیؔ	96

© NCERT not to be republished

13	کتابیں	(نظم)	ظفرکمالی	103
14	آیئے لُغت دیکھیں		عصمت جاوید	111
15	پہلی جنگِ آزادی کا سپہ سالار			121
16	دریا کنارے چاندنی	(نظم)	اختر شیرانی	131
17	مولانا برکت اللہ بھوپالی			137
18	کیرالا کی سیر			145
19	ننھّی پُجارن	(نظم)	اسرارالحق مجاؔز	153
20	اچھّے خیالات			159
21	ڈاکٹر مختار احمد انصاری			168
22	قدرتی آفات			174

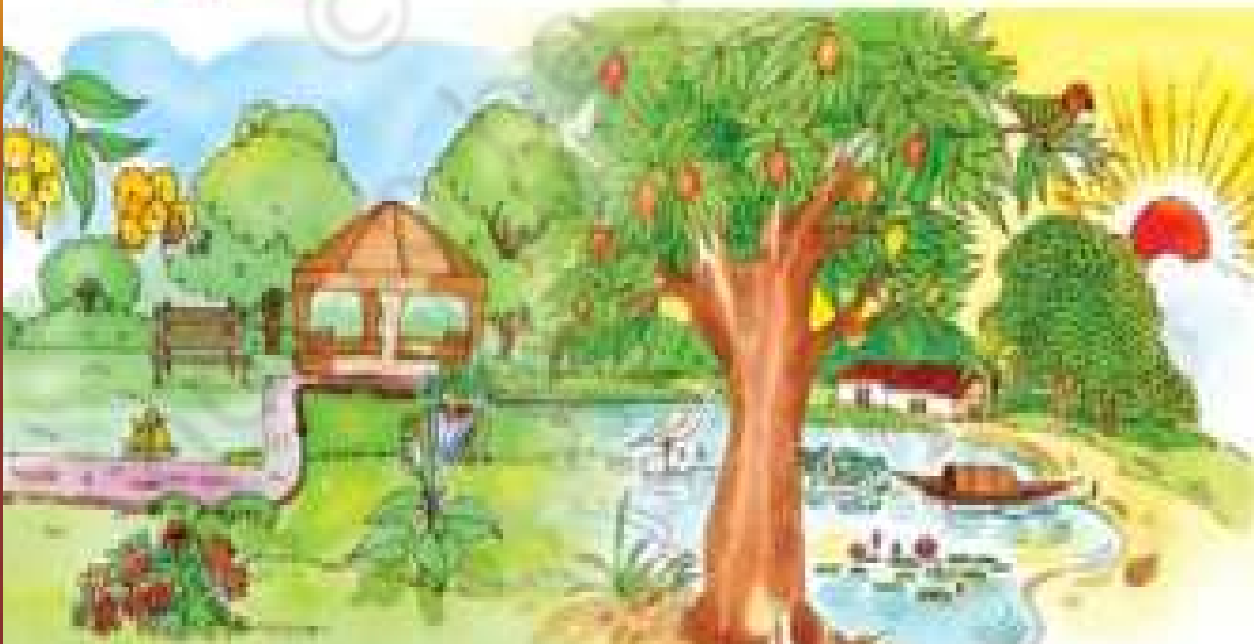

1

کسان کی دُعا

اے جگ داتا، جگ کے سہارے　　اے ہم سب کے پالن ہارے
کھیتوں کو پانی سے بھر دے
ندّی نالے جل تھل کر دے
اے جگ داتا، جگ کے سہارے　　اے ہم سب کے پالن ہارے
ہر کوٹھے میں دھان بھرے ہوں
گیہوں سے کھلیان بھرے ہوں
خوش ہوں گاؤں والے سارے

© NCERT not to be republished

اے جگ داتا، جگ کے سہارے   اے ہم سب کے پالن ہارے

ہریالی ہو دھرتی ساری

چارا پائیں گائیں ہماری

بہنے لگیں پھر دودھ کے دھارے

اے جگ داتا، جگ کے سہارے   اے ہم سب کے پالن ہارے

(افسؔر میرٹھی)

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی:

جگ داتا	:	اللہ، دنیا کو دینے والا
پالن ہار	:	پالنے والا ، پرورش کرنے والا
جل تھل کر دینا	:	پانی سے بھر دینا
کوٹھا	:	اناج رکھنے کی جگہ، گودام
کھلیان	:	وہ جگہ جہاں فصل کاٹ کر رکھی جاتی ہے

غور کیجیے:

- اس نظم میں جگ داتا، جگ کے سہارے اور پالن ہارے خدا کو کہا گیا ہے۔ یہاں شاعر نے اچھّی بارش، اچھّی فصل، جانوروں کے لیے چارے، ہر طرف ہریالی اور خوش حالی کی دعا کی ہے۔

سوچیے ، بتائیے اور لکھیے :

1۔ 'ندّی نالے جل تھل کر دے' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

2۔ 'ہر کوٹھے میں دھان بھرے ہوں' کا مطلب لکھیے ۔

3۔ گاؤں والے کب خوش ہوتے ہیں؟

4۔ دودھ کے دھارے بہنے کے کیا معنی ہیں؟

5۔ کھلیان کسے کہتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے مصرعوں کو صحیح لفظوں سے مکمّل کیجیے :

کھیتوں کو .... سے بھر دے　　ندّی .... جل تھل کر دے

ہر کوٹھے میں .... بھرے ہوں　　گیہوں سے .... بھرے ہوں

ہریالی ہو .... ساری　　چارا پائیں .... ہماری

نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہ میں لکھیے :

پالن ہار ....

جل تھل ....

کھلیان ....

دھرتی ....

چارا ....

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے :

کسان

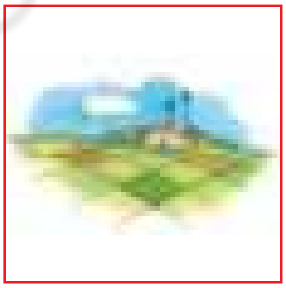
کھیت

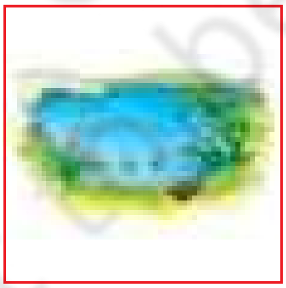
پانی

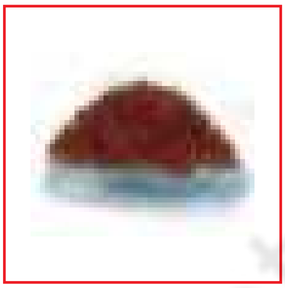
گیہوں

- اوپر دیے ہوئے الفاظ کسی شخص، جگہ یا چیز کے نام ہیں۔

© NCERT not to be republished

کسی شخص، جگہ یا چیز کے نام کو 'اِسم' کہتے ہیں۔

- آپ بھی اس نظم سے چھے اسم تلاش کر کے دی ہوئی جگہوں میں لکھیے:

- .... - .... - ....
- .... - .... - ....

نیچے دی ہوئی تصویروں کو غور سے دیکھیے اور ان کے نیچے اس نظم کے وہ بند لکھیے جن میں ان تصویروں کو الفاظ میں ڈھالا گیا ہے:

- ....
- ....

- ....
- ....
- ....

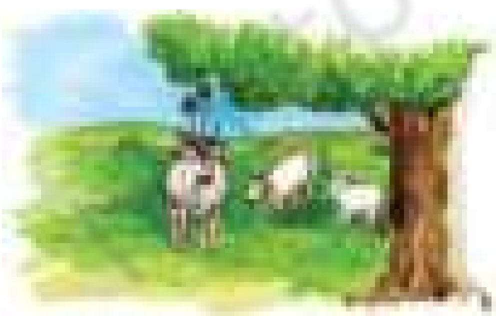

- ....
- ....
- ....

مثال کے مطابق نیچے دیے ہوئے لفظوں کی جمع بنائیے:

مثال: بچّہ ← بچّوں ، بچّے

کوٹھا	....	....
ندی	....	....
لاٹھی	....	....
کتاب	....	....

نظم کے مطابق نیچے دیے ہوئے لفظوں کے جوڑے بنا کر لکھیے:

مثال: داتا جگ

◆ جگ + داتا = جگ داتا

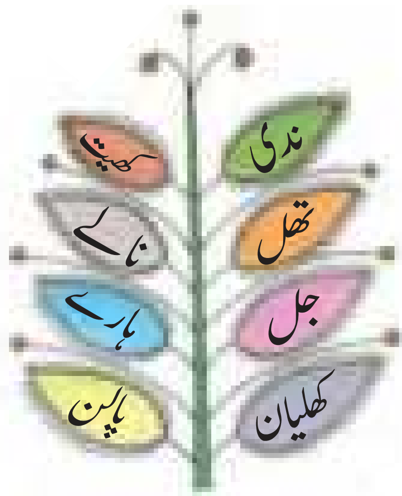

◆ .... + ... = ...

◆ .... + ... = ...

◆ .... + ... = ...

◆ .... + ... = ...

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویروں کو پہچانیے اور ان کے نام لکھیے :

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

دھان   گیہوں   کھلیان   سہارے   کھیت

اس نظم کو زبانی یاد کیجیے :

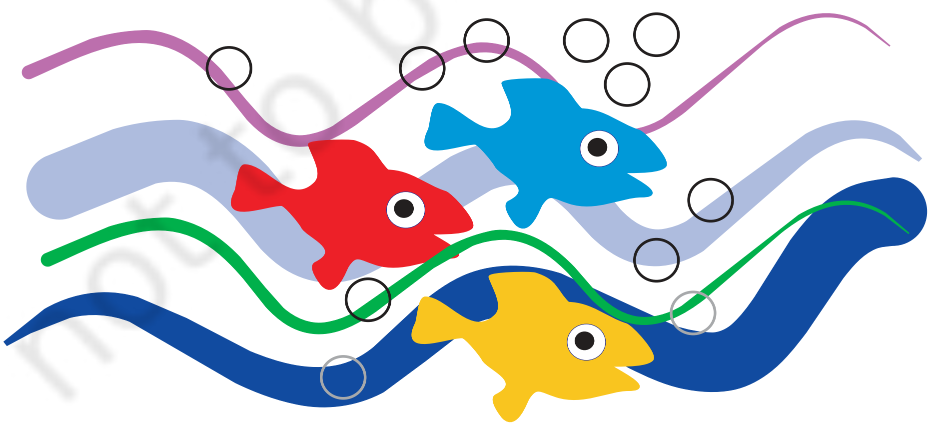

© NCERT not to be republished

2

نادان کچھوا

ایک تالاب کا پانی آئینے کی طرح صاف اور شفّاف تھا۔ وہاں دو بگلے اور ایک کچھوا رہتا تھا۔ تینوں میں بے حد دوستی تھی۔ ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ اچانک ان کی دوستی کو زمانے کی نظر لگ گئی۔ یعنی تالاب روز بروز خشک ہونے لگا۔ جس کی وجہ سے بگلوں کو پریشانی ہونے لگی، کیونکہ وہ اسی تالاب کے پانی سے اپنی غذا حاصل کرتے تھے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ پانی کے بغیر جینا مُحال ہے تو مجبوراً اس تالاب کو چھوڑ کر کہیں اور جانے کا ارادہ کیا۔ جانے سے پہلے بگلے غم گین دل اور بھیگی آنکھوں کے ساتھ کچھوے کے پاس آئے اور اس سے رخصت چاہی۔ کچھوا بھی ان کی جدائی کے خیال سے رو پڑا اور بولا —— ’’تم یہ کیسی خبر سنا رہے ہو۔ میں تمھارے بغیر کیسے جی سکوں گا؟ تمھاری جدائی مجھ سے برداشت نہ ہوگی اور میں تو جیتے جی مر جاؤں گا۔‘‘

بگلوں نے کہا —— ’’ہمارا دل بھی تمھاری جدائی کے خیال سے بیٹھا جا رہا ہے۔ مجبوری یہ ہے کہ پانی کے بغیر ہمارا جینا مشکل ہے۔ اس وجہ سے ہم نے پردیس جانے کا ارادہ کر لیا ہے‘‘۔

© NCERT not to be republished

کچھوا بولا —— ''دوستو! تم جانتے ہو کہ پانی کی کمی مجھے تم سے زیادہ نقصان پہنچا سکتی ہے اور میری بھی گزر بسر پانی کے بغیر ناممکن ہے۔ دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ میں اس ویرانے میں تنہا کہاں رہوں گا۔''

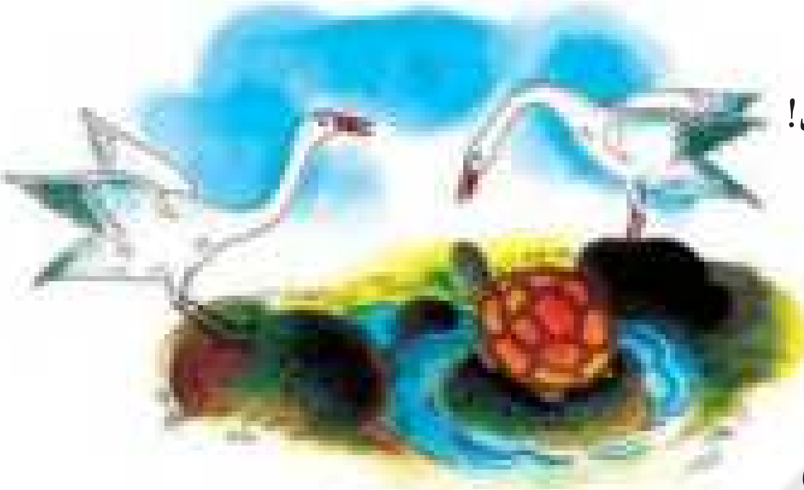

انھوں نے کہا —— ''پیارے دوست! تمھاری جدائی ہمارے لیے بھی ناقابلِ برداشت ہوگی۔ ہم جہاں بھی رہیں گے تمھارے بغیر خوش نہیں رہ سکیں گے۔ ہر وقت تمھیں یاد کرتے رہیں گے، مگر کیا کریں۔ ہمارا دور تک زمین پر چلنا اور تمھارا ہمارے ساتھ ہَوا میں اڑنا دونوں ناممکن ہیں۔ پھر ہمارا تمھارا ساتھ کیسے ہوسکتا ہے؟''

کچھوا بولا —— ''اس کی کوئی تدبیر سوچو۔ میرے ذہن میں تو کوئی بات نہیں آتی۔''

بگلوں نے کہا —— ''اس کی ایک ترکیب ہے۔ لیکن شاید تم نہیں کر پاؤ گے۔''

کچھوے نے کہا —— ''یہ کیسے ممکن ہے کہ تم میرے لیے کوئی تدبیر سوچو اور میں اس پر عمل نہ کروں۔''

بگلوں نے کہا —— ''ہم تمھیں ہَوا میں اٹھا کر اڑ سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ تم کسی بھی حالت میں بات نہیں کرو گے۔ ہر شخص جس کی نظر ہم پر پڑے گی، ہمارے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور کہے گا۔ تم کیسی ہی بات کیوں نہ سنو اور کیسی ہی حرکت کیوں نہ دیکھو، اپنا منہ بند رکھنا اور اچھی بری کوئی بات زبان سے نہ نکالنا۔''

کچھوا بولا —— ''تمھارا حکم سر آنکھوں پر۔ میں راستے میں بالکل منہ نہ کھولوں گا۔''

بگلے ایک پتلی اور لمبی سی لکڑی لائے۔ کچھوے نے اسے درمیان میں مضبوطی سے اپنے دانتوں میں

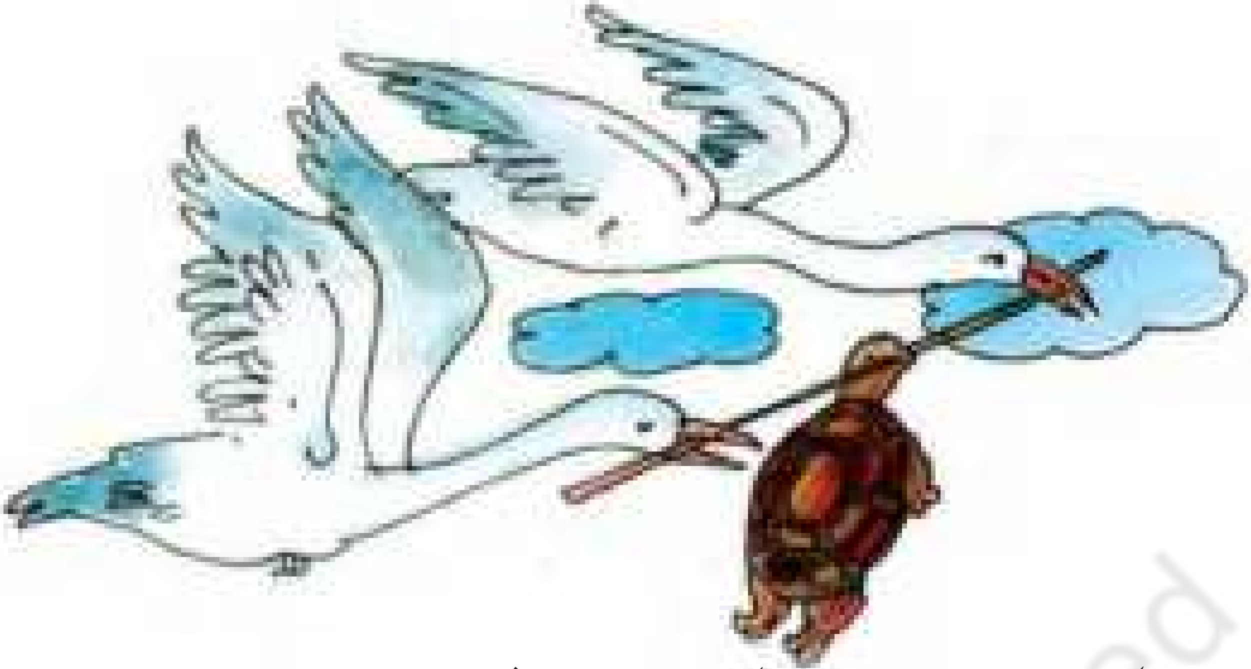

پکڑ لیا۔ بگلوں نے دونوں جانب سے اس لکڑی کو اپنی اپنی چونچ میں لے لیا۔ جب بلندی پر اڑتے ہوئے ان کا گزر ایک گاؤں کے اوپر سے ہوا تو لوگ اس منظر کو تعجب سے دیکھنے لگے اور چیخنے لگے کہ دیکھو دیکھو بگلے کچھوے کو کیسے لے جا رہے ہیں۔ سب طرح طرح کے فقرے چُست کرنے لگے۔ کچھوا یہ سب دیکھ کر کچھ دیر تک تو خاموش رہا۔ آخر اس سے رہا نہ گیا۔ جھلاّ کر بولا ـــــ ''جن سے دیکھا نہیں جاتا، اپنی آنکھیں بند کرلیں۔'' جیسے ہی اس نے منہ کھولا، اوپر سے نیچے کی طرف آ رہا۔ بگلوں نے آواز دی، ''دوستوں کا کام نصیحت کرنا ہے اور نیک بختوں کا کام اس پر عمل کرنا۔''

مشق

لفظ اور معنی:

شفّاف	:	صاف ستھرا
محال	:	مشکل
رخصت چاہنا	:	کہیں جانے کی اجازت لینا
تدبیر	:	ترکیب
نیک بخت	:	خوش قسمت، بھلا آدمی
برداشت نہ ہونا	:	سہانہ جانا
فقرے چست کرنا	:	مذاق اڑانا
جھلاّنا	:	غصّے میں آجانا

غور کیجیے:

- اگر کوئی ہمدرد نصیحت کرے تو اسے غور سے سننا چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔ کسی کے بہکاوے میں نہیں آنا چاہیے۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1۔ بگلوں کو اپنا ٹھکانا کیوں چھوڑنا پڑا؟

2۔ بگلوں کے رخصت ہونے کی بات سن کر کچھوے نے کیا کہا؟

© NCERT not to be republished

3۔ بگلوں نے کچھوے کو ساتھ لے جانے کی کیا تدبیر سوچی؟

4۔ کچھوے کو کیوں نقصان اٹھانا پڑا؟

5۔ کچھوے کو گرتے دیکھ کر بگلوں نے کیا کہا؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

1۔ اچانک ان کی .... کو زمانے کی نظر لگ گئی۔

2۔ کچھوا بھی ان کی جدائی کے .... سے رو پڑا۔

3۔ میری بھی گزر بسر .... کے بغیر ناممکن ہے۔

4۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تم میرے لیے کوئی .... چاہو اور میں اس پر .... نہ کروں۔

5۔ کچھوے نے اسے درمیان میں .... سے اپنے دانتوں میں پکڑ لیا۔

6۔ جیسے ہی اس نے منہ کھولا، .... کی طرف آ رہا۔

ان لفظوں سے جملے بنائیے:

تالاب	غذا	جدائی	مُحال	دوستی

ان جملوں پر غور کیجیے:

1۔ اچانک ان کی دوستی کو زمانے کی نظر لگ گئی۔

2۔ میں تو جیتے جی مر جاؤں گا۔

3۔ ہمارا دل بھی تمھاری جدائی کے خیال سے بیٹھا جا رہا ہے۔

اوپر کے جملوں میں محاوروں کا استعمال ہوا ہے۔ محاوروں کو جب جملوں میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس میں شامل فعل کو زمانے، جنس اور واحد، جمع کے مطابق بدلا جاسکتا ہے۔

محاورہ عام بول چال میں چند ایسے الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے جس میں الفاظ اپنے اصل معنی کے بجائے دوسرے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

◆ نیچے دیے ہوئے محاوروں کا صحیح مطلب، سامنے بنے ہوئے خانوں سے چُن کر لکھیے:

◆ حکم سر آنکھوں پر ہونا۔

مطلب ✍ ....

☆ فیصلہ کرنا۔
☆ خوشی خوشی مان لینا۔
☆ حکم دینا۔

◆ فقرے چست کرنا۔

مطلب ✍ ....

☆ بے کار کی باتیں کرنا۔
☆ مذاق اڑانا۔
☆ دھوکا دینا۔

◆ نظر لگنا۔

مطلب ✍ ....

☆ بری نظر کا اثر ہونا۔
☆ آنکھ لگنا۔
☆ معلوم ہونا۔

© NCERT not to be republished

نیچے دی گئی تصویروں کو غور سے دیکھیے :

اوپر

الٹا

نیچے

سیدھا

ان تصویروں میں 'اوپر'، 'نیچے' اور 'الٹا'، 'سیدھا' ایک دوسرے کے مُتضاد (الٹے) ہیں

◆ نیچے دیے ہوئے لفظوں کے مُتضاد لکھیے :

محال	جواب	غمگین	نیک بخت	خشک	بھلائی	دوست	موت
....	....	....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

ان جملوں کو درست کر کے خالی جگہ میں لکھیے :

1۔ پانی آئینے کی طرح تھا صاف اور شفّاف ایک تالاب کا

◆ ....

2۔ تمھیں کرتے یاد رہیں گے ہر وقت

◆ ....

3۔ تم کرو گے جو وعدہ نہ رہ سکو گے قائم اس پر

◆ ....

4۔ کام دوستوں کا کرنا نصیحت ہے

◆ ....

نیچے دیے ہوئے خانوں میں واحد کی جمع اور جمع کا واحد لکھیے :

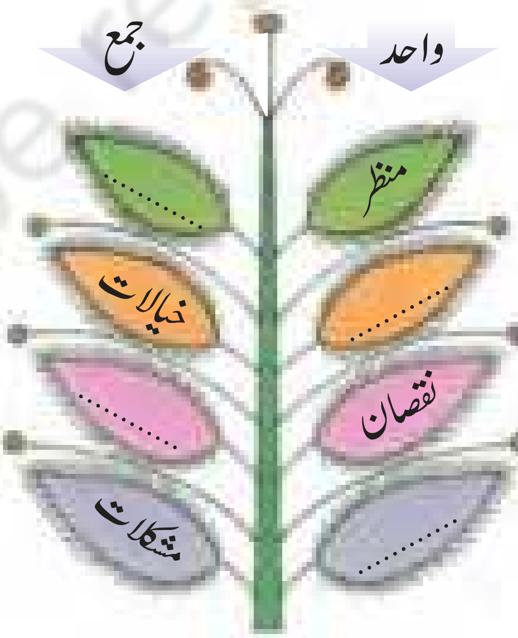

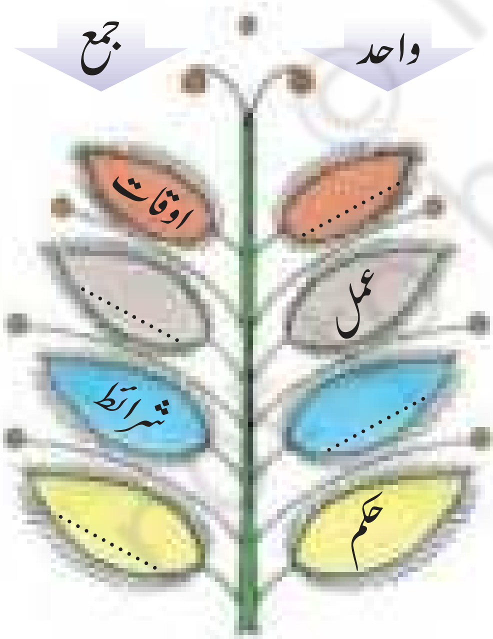

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے:

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

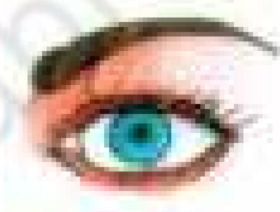

◆ ....

◆ ....

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

محال	رخصت	تدبیر	مضبوطی	نصیحت
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

3

بی بی فاطمہؓ

بی بی فاطمہؓ حضرت محمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ اُن کی والدہ کا نام حضرت خَدِیجہؓ تھا۔ بی بی فاطمہؓ نیک، عبادت گزار اور بہت محنتی خاتون تھیں۔ وہ دن اور رات کے زیادہ تر حصّوں میں اللہ تعالٰی کی عبادت کیا کرتی تھیں۔ اُنھوں نے بہت سادہ زندگی گزاری اور ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کیا۔ بی بی فاطمہؓ کی زندگی دنیا کی تمام عورتوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

حضرت محمدؐ اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ حضرت محمدؐ جب بھی کسی سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں دو رکعت نمازِ نفل ادا کرتے اور پھر بی بی فاطمہؓ کے گھر جاتے۔ بی بی فاطمہؓ جب بھی آپؐ سے ملنے آتیں تو حضورؐ اپنی چادر بچھا کر انھیں اپنے پاس بٹھا لیتے۔

بی بی فاطمہؓ کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی تھی۔ اُن کے بچّوں میں حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت زینبؓ بہت مشہور ہیں۔

بی بی فاطمہؓ اپنے شوہر اور بچّوں کی خدمت کے ساتھ ساتھ گھر کے تمام کام بھی خود کیا کرتی تھیں۔ جیسے کھانا پکانا، برتن صاف کرنا، جھاڑو دینا، غلّہ صاف کرنا اور آٹا پیسنا۔ بہت زیادہ محنت کرنے کی وجہ سے آپ کے ہاتھوں میں گٹّے پڑ گئے تھے۔ ایک مرتبہ بی بی فاطمہؓ اپنے واسطے ایک خدمت گار طلب کرنے کے لیے حضورؐ کے پاس گئیں۔ اُس وقت آپؐ صحابیوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ بی بی فاطمہؓ شرم و لحاظ کی وجہ سے حضورؐ سے کچھ نہیں مانگ سکیں اور واپس گھر چلی آئیں۔ بعد میں آپؐ خود بی بی فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے اور اُن

© NCERT not to be republished

سے آنے کی وجہ پوچھی۔ بی بی فاطمہؓ خاموش رہیں۔ حضرت علیؓ نے خدمت گار طلب کرنے والی بات بتائی تو آپؐ نے اپنی چہیتی بیٹی سے فرمایا: ''بیٹی صبر کرو۔ رات کو سونے سے پہلے سبحان اللہ 33 بار، الحمد للہ 33 بار اور اللہ اکبر 34 بار پڑھ لیا کرو۔ یہ تمھارے لیے ایک ملازم کی خدمات سے کہیں بہتر ہوگا۔'' بی بی فاطمہؓ نے جواب دیا: ''میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا میں خوش ہوں۔''

بی بی فاطمہؓ نے کبھی دولت کی خواہش نہیں کی۔ گھر میں کھانا نہ ہوتا تو وہ فاقہ کر لیتیں اور کسی کو خبر تک نہ ہوتی۔ اس کے باوجود جب بھی موقع ملتا، وہ غریبوں کی مدد کرتی تھیں۔ کئی بار ایسا ہوا کہ وہ اور ان کے بچّے فاقے سے ہیں، کھانے کا سامان مہیّا ہوا، لیکن اسی وقت کسی سائل نے صدا دی۔ بی بی فاطمہؓ نے کھانا سائل کو دے دیا اور خود اُن کے یہاں فاقہ ہی رہا۔ بی بی فاطمہؓ عورتوں کو ایمان داری، خدمت گزاری اور محبت بھرے برتاؤ کی تعلیم دیا کرتی تھیں۔ اُنھوں نے اپنے ایثار اور اخلاق سے لوگوں کے دلوں کو موہ لیا تھا اور سب اُن کی عزّت کرتے تھے۔

وصال سے کچھ عرصے پہلے اپنی علالت کے دوران حضورؐ نے اپنی بیٹی سے بہت دھیمی آواز میں کچھ فرمایا جس پر بی بی فاطمہؓ رونے لگیں۔ اس کے بعد حضورؐ نے ایک اور بات ایسے ہی انداز میں کہی اور اس بار وہ مسکرانے لگیں۔ بعد میں پوچھے جانے پر بی بی فاطمہؓ نے بتایا کہ پہلی مرتبہ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ آپؐ بہت جلد اس دنیا سے تشریف لے جائیں گے۔ اس پر انھیں رونا آ گیا تھا۔ اس کے بعد حضورؐ نے اُنھیں بتایا کہ میری اولاد میں سے سب سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی، اس بات پر وہ مسکرا دی تھیں۔ بی بی فاطمہؓ حضرت محمدؐ کے وصال کے تقریباً چھے ماہ بعد تیئس 23 سال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوگئیں۔

بی بی فاطمہؓ کی زندگی سے نصیحت ملتی ہے کہ ہمیں صبر سے کام لینا چاہیے، اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کی خدمت کرنی چاہیے، محنت سے جی نہیں چرانا چاہیے، مصیبت اور فاقے میں بھی خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی :

عبادت گزار	:	عبادت کرنے والا/والی
غلّہ	:	اناج
خدمت گار	:	خدمت کرنے والا، خادم
صحابی	:	حضورؐ کے ساتھی
رضا	:	خوشی
مہیّا	:	تیار، موجود
سائل	:	سوال کرنے والا، مانگنے والا
صدا	:	آواز، پُکار
فاقہ کرنا	:	بھوکا رہنا
ایثار	:	قربانی، دوسروں کے لیے اپنے فائدے کو چھوڑ دینا
وصال	:	انتقال، خدا سے جا ملنا
دل کو موہ لینا	:	دل جیت لینا

غور کیجیے:

- محنت کرنے والوں سے اللہ اور اُس کے رسولؐ خوش ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی محنت سے جی نہیں چرانا چاہیے۔
- وصال کے معنی ہیں 'ملنا' جن لوگوں کو مذہبی اعتبار سے بزرگ مانا جاتا ہے، ان کی دنیا سے رُخصت کے لیے احترام کے طور پر انتقال کے بجاے وصال کا لفظ استعمال ہوتا ہے یعنی خدا سے جا ملنا۔

© NCERT not to be republished

سوچیے بتائیے اور لکھیے:

1۔ بی بی فاطمہؓ کی والدہ کا نام کیا تھا؟

2۔ بی بی فاطمہؓ کے شوہر اور اُن کے بچّوں کے نام بتائیے۔

3۔ بی بی فاطمہؓ اپنے گھر کے کیا کیا کام کرتی تھیں؟

4۔ حضرت محمدؐ نے اپنی بیٹی کو خدمت گار کے پالینے سے زیادہ بہتر کیا بات بتائی؟

5۔ بی بی فاطمہؓ عورتوں کو کیا تعلیم دیا کرتی تھیں؟

6۔ بی بی فاطمہؓ کی زندگی سے ہمیں کیا نصیحت ملتی ہے؟

نیچے دیے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

بہترین   سردار   محنتی   فاطمہؓ   عورتوں   صحابیوں

1۔ بی بی فاطمہؓ نیک، عبادت گزار اور بہت .... خاتون تھیں۔

2۔ بی بی فاطمہؓ کی زندگی دنیا کی تمام .... کے لیے .... نمونہ ہے۔

3۔ آپؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ .... جنّت کی عورتوں کی .... ہیں۔

4۔ اُس وقت آپؐ .... کے ساتھ بیٹھے تھے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے:

بی بی فاطمہؓ حضورؐ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ کا نام حضرت خَدِیجہؓ تھا۔ بی بی فاطمہؓ نیک، عبادت گزار اور محنتی خاتون تھیں۔ وہ دن اور رات کے زیادہ تر حصّوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی تھیں۔ انھوں نے بہت سادہ زندگی گزاری۔

اوپر کے جملوں میں جن لفظوں کے اوپر لکیر کھینچ دی گئی ہے، وہ بی بی فاطمہؓ (اسم) کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔

ایسے الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال کیے جاتے ہیں انھیں 'ضمیر' کہتے ہیں۔

- آپ بھی سبق سے ایسے تین جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں اسم کی جگہ ضمیر کا استعمال ہوا ہو۔
  - ....
  - ....
  - ....

ان لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھیے:

- نیک ....
- سردار ....
- سفر ....
- خدمت گار ....
- برتن ....
- شرم ....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کے مُتضاد لکھیے:

چھوٹی	نیک	پاس	بہترین	غریب	صاف	رونا	ایمان داری

© NCERT not to be republished

'الف' اور 'ب' کالم کے صحیح حصّوں کو ملا کر جملے مکمّل کیجیے:

الف	ب
بی بی فاطمہؓ حضرت محمدؐ کی	آپ کے ہاتھوں میں گٹّے پڑ گئے تھے۔
بی بی فاطمہؓ جب بھی آپؐ سے ملنے آتیں تو	آپؐ نے اپنی چہیتی بیٹی سے فرمایا — ''بیٹی صبر کرو''۔
بہت زیادہ محنت کرنے کی وجہ سے	اور محبت بھرے برتاؤ کی تعلیم دیا کرتی تھیں۔
حضرت علیؓ نے خدمت گار طلب کرنے والی بات بتائی تو	حضورؐ اپنی چادر بچھا کر انھیں اپنے پاس بٹھا لیتے تھے۔
بی بی فاطمہؓ عورتوں کو ایمان داری، خدمت گزاری	سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔

نیچے دیے گئے جملوں میں سے محاورے الگ کر کے لکھیے:

1۔ انھوں نے اپنے ایثار اور قربانی سے لوگوں کے دلوں کو موہ لیا تھا۔ ....

2۔ بی بی فاطمہؓ تیئیس (23) سال کی عمر میں اس دنیا سے رُخصت ہوگئیں۔ ....

3۔ محنت سے جی نہیں چرانا چاہیے۔ ....

© NCERT not to be republished

یاد کیجیے:

ﷺ حضرت محمدﷺ کے نام کے آگے 'صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ' کی علامت کے طور پر لکھا جاتا ہے۔

رضی 'رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنْہُ/عَنْہا' کی علامت کے طور پر صحابیوں کے نام کے آگے لکھا جاتا ہے۔

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

عبادت گزار	خواہش	صحابی	حضرت	سائل
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

4

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بُلبلیں ہیں اِس کی یہ گلستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا، ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا

© NCERT not to be republished

اے آب رودِ گنگا! وہ دن ہے یاد تجھ کو
اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

(علّامہ اقبالؔ)

© NCERT not to be republished

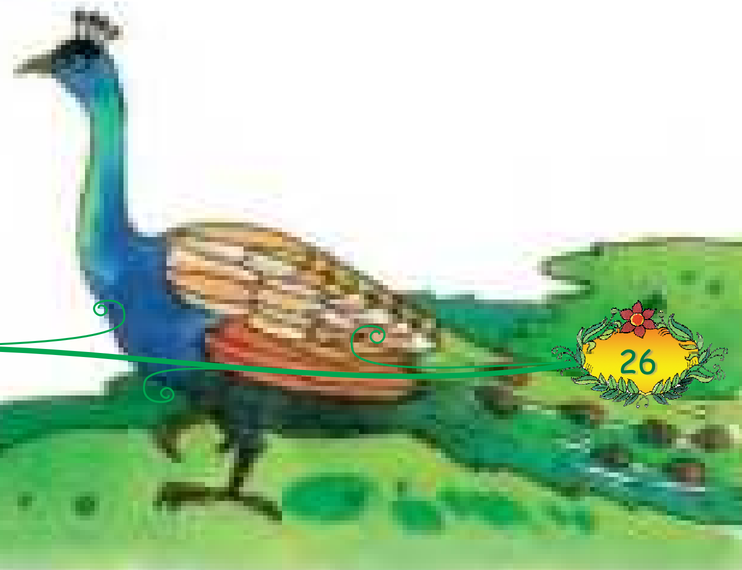

مشق

لفظ اور معنی:

گلستاں	:	باغ
ہم سایہ	:	پڑوسی
سنتری	:	چوکیدار، سپاہی
غربت	:	پردیس
پاسباں	:	رکھوالا
گلشن	:	باغ
رشکِ جناں	:	جنت بھی جس کی طرح ہونے کی تمنّا کرے
رود	:	ندی
کارواں	:	قافلہ، مسافروں کی جماعت
بَیر	:	دشمنی
ہستی	:	زندگی، وجود
دورِ زماں	:	زمانے کی گردش، زمانہ

غور کیجیے:

- ترانۂ ہندی علّامہ اقبالؔ کی بہت مشہور نظم ہے۔ اسے ہمارے قومی ترانوں میں اہم مرتبہ حاصل ہے۔
- آج بھی یہ نظم پورے دیس میں اسی طرح شوق سے پڑھی اور سنی جاتی ہے جس طرح آزادی سے پہلے اس کو سُن کر لوگ وطن کی محبت میں سرشار ہو جاتے تھے۔
- آخری شعر میں شاعر نے بتایا ہے کہ ہندوستان پر بہت حملے کیے گئے لیکن ہماری تہذیب اور ہمارے

© NCERT not to be republished

قومی اتحاد کی بنیادیں اتنی مضبوط ہیں کہ کوئی انھیں نقصان نہیں پہنچا سکا۔

- ہندوستان کے پہلے خلا باز راکیش شرما سے اس وقت کی وزیرِ اعظم محترمہ اندرا گاندھی نے جب پوچھا تھا کہ خلا سے آپ کو ہندوستان کیسا نظر آتا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا تھا:

''سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا''

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1۔ 'بلبلیں' اور 'گلستاں' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

2۔ نیچے دیے ہوئے مصرعے کا کیا مطلب ہے؟

'غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں'

3۔ علّامہ اقبالؔ نے 'سنتری' اور 'پاسباں' کسے کہا ہے؟

4۔ رشکِ جناں سے کیا مُراد ہے؟

5۔ مذہب کیا نہیں سکھاتا؟

6۔ اس نظم میں آپ کو کون سا شعر سب سے زیادہ پسند ہے اور کیوں؟

نیچے دی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے:

- ....
- ....

- ....
- ....

© NCERT not to be republished

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

نیچے دیے ہوئے خانوں کو پُر کیجیے:

واحد	....	آسمان	....	صدی	....	مذہب	....	ہستی
جمع	بلبلیں	....	ندیاں	....	دشمنوں	....	جہانوں	....

الفاظ کی ترتیب درست کر کے صحیح مصرعے خالی جگہوں میں لکھیے:

اس کی ہم بلبلیں ہیں یہ ہمارا گلستاں

◆ ....

کچھ بات ہے کہ ہماری ہستی نہیں مٹتی

◆ ....

دورِ زماں صدیوں ہمارا دشمن رہا ہے

◆ ....

ہزاروں ندیاں اس کی گودی میں کھیلتی ہیں

◆ ....

ہمیں بھی وہیں سمجھو جہاں ہمارا دل ہو

◆ ....

وہ سب سے اونچا پربت کا ہمسایہ آسماں

◆ ....

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کر کے نظم مکمل کیجیے:

سارے جہاں سے اچھا .... ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اِس کی یہ .... ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے...... وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو .... ہمارا

پربت وہ سب سے .... ہمسایہ آسماں کا
وہ .... ہمارا وہ .... ہمارا

گودی میں........... ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
.... ہے جن کے دم سے ...... جناں ہمارا

اے آبِ رودِ گنگا! وہ .... ہے یاد تجھ کو
اترا ترے کنارے جب .... ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں .... رکھنا
ہندی ہیں ہم، .... ہے ہندوستاں ہمارا

کچھ بات ہے کہ .... مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے .... دورِ زماں ہمارا

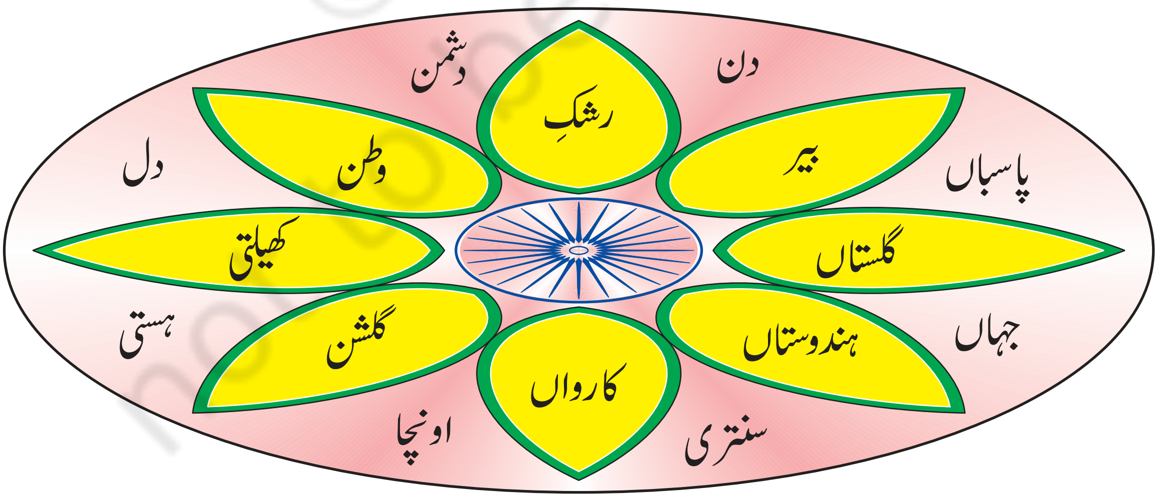

© NCERT not to be republished

نیچے ہر لفظ کے سامنے تین تین لفظ دیے گئے ہیں۔ مثال کے مطابق صحیح متضاد لفظ کے گرد دائرہ بنائیے:

مثال:	رات	ـــــ	آج	(دن)	شام
	اچھا	ـــــ	صاف	بُرا	نیک
	اونچا	ـــــ	بڑا	اوپر	نیچا
	دشمن	ـــــ	دوست	اجنبی	پردیسی

نیچے دیے ہوئے لفظوں کے ہم معنی الفاظ، حروف کے جال سے تلاش کیجیے اور خالی جگہوں میں لکھیے:

گلستاں : باغ ....

پاسباں ....

رُود ....

پربت ....

آب ....

ب	ا	غ	ر	م
ن	د	پ	ن	پ
د	ب	ہ	و	ا
ی	ج	ا	ا	ن
پ	ہ	ڑ	لا	ی
ر	کھ	و	ا	لا

© NCERT not to be republished

ہندوستان کی پانچ مشہور ندیوں کے نام لکھیے :

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

عملی کام

- اقبالؔ کے اس ترانے کو ترنُّم کے ساتھ پڑھنے کی مشق کیجیے۔
- ہندوستان کا قومی پرچم بنائیے اور اس میں رنگ بھریے۔

© NCERT not to be republished

5

لڑکا لڑکی ایک سمان

منّی اور گڈّو بھائی بہن تھے۔ ایک دن منّی نے آم کے پیڑ پر چڑھ کر ایک آم توڑا۔ اُس کا مِٹھّو اس کے ساتھ تھا۔ منّی گھر آئی تاکہ آم کو اپنے بھائی گڈّو کے ساتھ مل کر کھا سکے۔

ماں نے آم کے دو حصّے کیے۔ ایک بڑا اور ایک چھوٹا۔ بڑا حصّہ گڈّو کو دیا اور چھوٹا منّی کو۔ منّی کو یہ اچھا نہیں لگا۔ اُس نے ماں سے شکایت کی۔ ماں بولی —— ''بیٹی، کیا تم نہیں جانتیں کہ لڑکوں کا حصّہ

لڑکیوں سے زیادہ ہوتا ہے۔"

"کیوں"منّی نے پوچھا۔

"اس لیے کہ وہ زیادہ محنت کا کام کرتے ہیں"۔ ماں نے جواب دیا۔

یہ سن کر منّی چپ ہوگئی۔

دو پہر میں کھانے کے وقت بھی منّی نے دیکھا کہ ماں کا دھیان گڈّو کی طرف زیادہ ہے۔ ماں نے اسے انڈا دیا تھا اور منّی کو نہیں دیا تھا۔ مِٹھّو کو بھی یہ سب اچھّا نہیں لگ رہا تھا۔ جب سب ہاتھ دھونے گئے تو مِٹھّو نے انڈے کے دو حصّے کیے اور آدھا آدھا انڈا گڈّو اور منّی کی پلیٹوں میں رکھ دیا۔ واپس آکر ماں نے دیکھا تو منّی سے کہا ـــــ "منّی انڈا گڈّو کو واپس دے دو۔"

منّی ڈر گئی اور انڈے کا آدھا ٹکڑا بھی گڈّو کی پلیٹ میں رکھ دیا۔ ابّا کو یہ بات اچھی نہیں لگی۔

وہ بولے ـــــ "منّی اور گڈّو دونوں بڑھتی عمر کے بچے ہیں۔ دونوں میں فرق نہیں کرنا چاہیے۔"

ماں بولی ـــــ "یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ایسا تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔"

گڈّو کو لگتا تھا کہ اُس کا کام منّی سے زیادہ محنت کا ہے اِس لیے اُس کو بڑا حصہّ ملنا ہی چاہیے۔ وہ بولا ــــ ''منّی کا کام بھی تو مجھ سے آسان ہے۔''

یہ سن کر منّی کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اس نے کہا: ''کل چھٹی کا دن ہے۔ کیوں نہ ہم ایک دن کے لیے اپنے اپنے کام بدل لیں۔تم میرا کام کرو اور میں تمھارا''۔ گڈّو نے اس کی بات مان لی۔

دوسرے دن صبح صبح منّی نے مٹھّو سے کہا: '' گڈّو کو اٹھادو، اُسے چولھا جلانا ہے۔'' گڈّو کو صبح اتنی جلدی اٹھنے کی عادت نہیں تھی۔ وہ نیند میں تھا لیکن اُسے اٹھنا پڑا۔

گڈّو کو احساس ہوا کہ چولھا جلانا اتنا آسان کام نہیں ۔سارا دھواں اُس کی آنکھوں اور ناک میں گھس رہا تھا۔ چولھا جلاکر اُس نے سارے گھر میں جھاڑو لگائی۔ بے چارہ گڈو! اُسے یہ سب کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ بڑی بے دلی سے اُس نے یہ کام کیے۔

اب مرغی کے بچّوں کو دانہ ڈالنا تھا۔ اس کام میں بھی اُسے بڑی مشکل پیش آئی۔ اِدھر اُدھر دوڑتے بھاگتے چوزوں کو ڈربے تک پہنچانا آسان نہ تھا۔

دوسری طرف منّی آرام سے کچھ دیر بعد اُٹھی۔ وہ اپنے مٹھّو کو لے کر پالتو گائے لالی کو چرانے کے لیے نکلنے لگی تو گڈّو نے اس سے کہا: دیکھو منّی! یہ خیال رکھنا کہ لالی کسی دوسرے کے کھیت میں نہ چلی جائے۔منّی کے جانے کے بعد اُس نے اس جگہ کی صفائی کی جہاں گائے باندھی جاتی تھی۔ پھر اچھی طرح ہاتھ دھوکر برتن مانجھنے لگا۔ اس کے بعد اُس نے گھڑوں میں پانی بھرا۔

اُدھر منّی نے گائے کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ اس نے تھوڑی دیر پتنگ اُڑائی۔ کچھ دیر چھوٹے چھوٹے کنکروں سے کھیلتی رہی۔ پھر ایک پیڑ کے سائے میں بیٹھ کر آرام کرنے لگی۔ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔تھوڑی دیر میں اُس کی آنکھ لگ گئی۔

اچانک مِٹھّو کی ٹیں ٹیں سے اُس کی آنکھ کھلی ۔ وہ کہہ رہا تھا: ''لالی گاؤں کے مکھیا کے کھیت میں گھس گئی ہے''۔منّی لالی کے پیچھے بھاگی۔ لالی نے اُسے خوب ستایا۔ بڑی مشکل سے وہ اُسے پکڑ پائی۔

منی شام کو گھر لوٹی تو دیکھا گڈو بہت تھکا ہوا ہے۔اُس کا چہرا اُترا ہوا تھا۔اُسے بھوک بھی لگی تھی۔

ماں نے گڈّو کو دن بھر کام کرتے دیکھا تھا۔اُسے اُس پر ترس آرہا تھا۔اب اُسے لگا کہ واقعی منّی دن بھر کتنی محنت کرتی ہے۔ اُس رات ماں نے منّی کو وہ کھانا کھلایا جو گڈّو کھاتا تھا۔

منّی کی پلیٹ دیکھ کر گڈو کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

''اتنا کام کرنے کے بعد یہ کھانا؟'' اُس نے روتے ہوئے کہا۔

اُس کی اس بات پر سب ہنس پڑے۔

اب یہ بات اُن سب کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ کھانے میں دونوں کو برابر کا حصّہ ملنا چاہیے۔

دوسرے دن گڈّو جب اسکول سے لوٹ رہا تھا تو سڑک کے کنارے امرود کے پیڑ سے ایک امرود توڑا۔ گھر آ کر اُس نے آدھا امرود کاٹ کر منی کو دیا اور بولا: ''تم بہت محنت کرتی ہو۔'' اُس نے وعدہ کیا کہ اب وہ گھر کے کاموں میں اُس کی مدد کیا کرے گا۔

منّی نے بھی اس بات کو مانا کہ گڈّو کا کام آسان نہیں ہے۔

مِٹھّو نے امرود کے دونوں ٹکڑوں کو دیکھا اور بولا: ''ٹیں ٹیں۔ لڑکا لڑکی ایک سمان۔''

مشق

لفظ اور معنی

سمان	:	برابر
ذہن	:	دماغ
آنکھ لگ جانا	:	سو جانا
چہرہ اتر جانا	:	چہرے سے تھکن کا پتا چلنا
ترس آنا	:	ہمدردی پیدا ہونا

غور کیجیے:

- بیٹی اور بیٹے میں جو فرق کیا جاتا ہے، اس سبق میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔
- آخر میں مصنف نے کہا ہے کہ کام سب کے برابر ہیں۔ اسی لیے طوطے سے کہلوایا گیا ہے کہ لڑکا لڑکی ایک سمان ہوتے ہیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ یہ بات ماں نے کیوں کہی کہ لڑکوں کا حصّہ لڑکیوں سے زیادہ ہوتا ہے؟

2۔ ابّا کے خیال سے لڑکے اور لڑکی دونوں میں فرق کیوں نہیں ہونا چاہیے؟

3۔ منّی کیوں ڈر گئی تھی؟

4۔ چولھا جلاتے وقت گڈّو کے ساتھ کیا ہوا؟

5۔ ماں کو گڈّو پر ترس کیوں آ رہا تھا؟

6۔ آخر میں سب کی سمجھ میں کیا بات آئی؟

© NCERT not to be republished

کس نے کیا کہا؟ ان میں سے ہر ایک کا کوئی ایک جملہ لکھیے :

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

© NCERT not to be republished

ان کے کام کیا کیا تھے؟ دو دو جملوں میں لکھیے :

✍ ....

✍ ....

✍ ....

✍ ....

نیچے دی گئی تصویروں کو غور سے دیکھیے :

لڑکا — لڑکی	استاد — استانی	گلاس — کرسی

اوپر دی گئی تصویروں سے 'نر' اور 'مادہ' کا پتا چلتا ہے، 'نر' کو 'مذکّر' اور 'مادہ' کو 'مؤنّث' کہتے ہیں۔ بے جان چیزیں بھی 'مذکّر' اور 'مؤنّث' بولی جاتی ہیں۔ جیسے پنکھا، گلاس، ٹماٹر 'مذکّر' ہیں اور گھڑی، سڑک، کرسی 'مؤنّث' ہیں۔

© NCERT not to be republished

◆ ان لفظوں کو پڑھیے اور 'مذکّر'، 'مؤنّث' کی پہچان کر کے مثال کے مطابق نشان بنائیے:

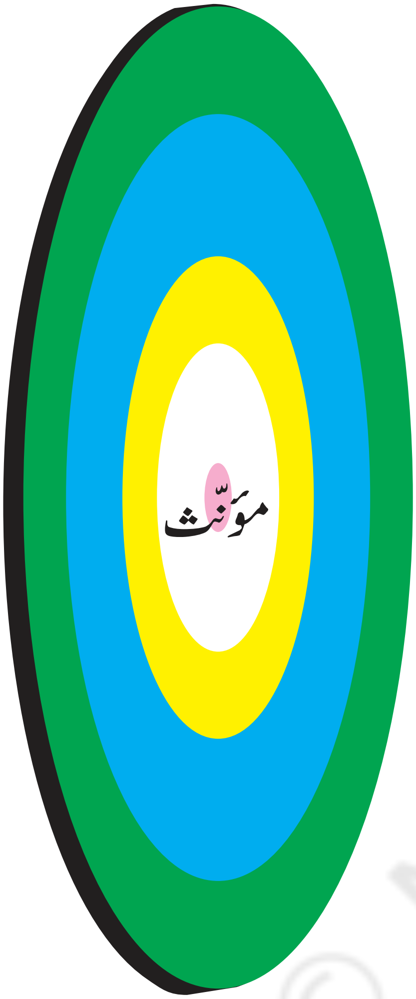

- پتنگ
- دن
- بھوک
- پیڑ
- محنت
- وقت
- مِٹھّو
- انڈا
- بات
- چھٹی
- برتن
- بہن
- دھواں

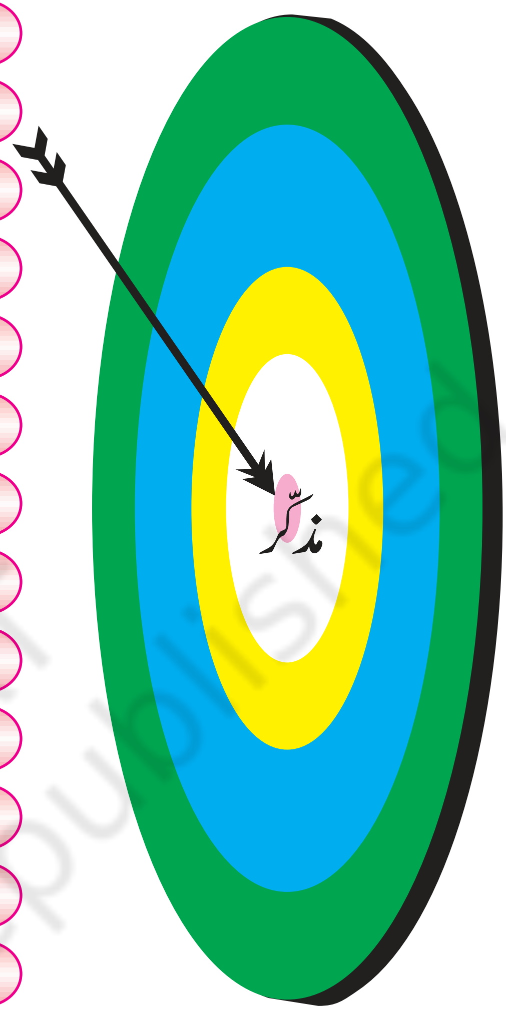

ان لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھیے:

شکایت ....

پتنگ ....

محنت ....

وعدہ ....

حصّہ ....

© NCERT not to be republished

ان لفظوں کے واحد لکھیے :

جمع	اوقات	شکایات	خیالات	عادات	احساسات	مشکلات	واقعات
واحد	....	....	....	....	....	....	....

ان جملوں کو خوش خط لکھیے :

1۔ ادھر ادھر دوڑتے بھاگتے چوزوں کو ڈربے تک پہنچانا آسان نہ تھا۔

◆ ....

2۔ پھر اچھی طرح ہاتھ دھو کر برتن مانجھنے لگا۔

◆ ....

3۔ کچھ دیر چھوٹے چھوٹے کنکروں سے کھیلتی رہی۔

◆ ....

4۔ تھوڑی دیر میں اُس کی آنکھ لگ گئی۔

◆ ....

عملی کام:

◆ اس کہانی کا دوسرا عنوان کیا ہو سکتا ہے؟

◆ ....

◆ ....

© NCERT not to be republished

◆ اس کہانی میں پالتو جانور اور پرندوں کے نام آئے ہیں ان کی تصویریں بنا کر ان پر دو دو جملے لکھیے:

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

© NCERT not to be republished

6

ہمدردی

ایک مرتبہ عید کو ایک بڑی بھاری ٹوپی مجھ کو امّاں جان نے بنا دی تھی۔ وہی ٹوپی اوڑھے ہوئے خالہ جان کے یہاں جاتا تھا۔ میاں مسکین کے کوچے میں پہنچا تو بہت سے چپراسی پیادے ایک گھر کو گھیرے ہوئے تھے اور بہت سے تماشائی بھی وہاں جمع تھے۔ یہ دیکھ کر میں بھی ان لوگوں میں جا گھُسا۔ معلوم ہوا کہ ایک غریب، نہایت غریب، بوڑھی سی عورت ہے چھوٹے چھوٹے کئی بچّے ہیں۔ سرکاری پیادے اس کے میاں کو پکڑے لیے جاتے ہیں۔ اس واسطے کہ اس نے کسی بنیے کے یہاں سے ادھار کھایا تھا اور بنیے نے اس پر ڈگری جاری کرائی تھی۔ وہ مرد مانتا تھا کہ قرضہ واجب ہے، مگر کہتا تھا کہ میں کیا کروں۔ اس وقت بالکل تہی دست ہوں۔

ہر چند اس بے چارے نے بنیے کی اور سرکاری پیادوں کی بہتیری خوشامد کی، مگر نہ بنیا مانتا تھا نہ پیادے باز آتے تھے اور پکڑے لیے جاتے تھے۔ لوگ جو وہاں کھڑے تھے، انھوں نے بھی کہا لالہ! جہاں تم نے اتنے دنوں صبر کیا، دس یا پانچ روز اور صبر کر جاؤ۔ بنیا بولا: ''اچھی کہی، میاں جی! اچھی کہی۔ برسوں کا نانْواں اور روج کی ٹال مٹول۔ بھگوان جانے، ابھی کھان صاحب کی اِجّت اتروائے لیتا ہوں'' وہ شخص جس پر ڈگری جاری تھی، غریب تو تھا لیکن غیرت مند بھی تھا۔ بنیے نے جو عزّت اتروانے کا نام لیا، سرخ ہوگیا اور گھر میں گھُس تلوار میان سے نکالنا چاہتا تھا کہ بنیے کا سر الگ کردے کہ اس کی بیوی اس کے پیروں سے لپٹ گئی اور رو کر کہنے لگی خدا کے لیے، کیا غضب کرتے ہو؟ یہی تمھارا غصّہ ہے تو پہلے مجھ پر اور بچّوں پر ہاتھ صاف کرو۔ کیوں کہ تمھارے بعد تو ہمارا کہیں بھی ٹھکانا نہیں۔'' ماں کو روتا دیکھ کر بچّے اس طرح دھاڑیں مار کر روئے کہ

میرا دل دہل گیا۔ دوڑ کر سب کے سب باپ کو لپٹ گئے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر خاں صاحب بھی ٹھنڈے ہوئے اور تلوار کو میان میں ڈال کر کھونٹی سے لٹکا دیا اور بی بی سے کہا——— ''اچھّا تو نیک بخت، پھر مجھ کو اس بےعزّتی سے بچنے کی کوئی تدبیر بتا۔''

بی بی نے کہا——— ''بلا سے، جو چیز گھر میں ہے، اس کو دے کر کسی طرح اپنا پنڈ چھڑاؤ۔ تم کسی طرح رہ جاؤ تو پھر جیسی ہوگی دیکھی جائے گی۔''

توا، چکی، پانی پینے کا کٹورا، نہیں معلوم کن کن وقتوں کی ہلکی ہلکی بےقلعی دو پتیلیاں، بس یہی اس گھر کی کل کائنات تھی۔ چاندی کی دو چوڑیاں لیکن ایسی پتلی جیسے تار، اُس نیک بخت عورت کے ہاتھوں میں تھیں۔ یہ سب سامان خاں صاحب نے باہر لا کر اس بنیے کے رو برو رکھ دیا۔ اوّل تو بنیا اُن چیزوں کو ہاتھ ہی نہیں

لگاتا تھا لوگوں نے بہت کچھ کہا سنا، یہاں تک کہ ان سرکاری پیادوں کو بھی رحم آیا۔ انھوں نے بھی بنیے کو سمجھایا۔ بارے خدا خدا کرکے وہ اس بات پر رضا مند ہوا کہ پانچ روپیے اصل، دو روپیے سود، ساتوں کے ساتوں دے دیں تو فارغ خطی لکھ دے۔ لیکن خاں صاحب کا کل اُثاثہ چار ساڑھے چار سے زیادہ کا نہ تھا۔ تب پھر گھر گئے تو بی بی سے کہا کہ اڑھائی روپیے کی کسر رہ گئی ہے۔ بی بی نے کہا ''اب تو کوئی چیز میرے پاس نہیں۔ ہاں لڑکی کے کانوں میں چاندی کی بالیاں ہیں۔ دیکھو جو اُن کو ملا کر پوری پڑے۔

وہ لڑکی کوئی چھے برس کی تھی۔ بس بعینہٖ جتنی ہماری حمیدہ۔ امّاں جو لگی اس کی بالیاں اتارنے تو وہ لڑکی اِس حسرت کے ساتھ روئی کہ مجھ سے ضبط نہ ہوسکا۔ میں نے دل میں کہا کہ الٰہی! اس وقت مجھ سے کچھ بھی اس کی مدد نہیں ہوسکتی۔ فوراً خیال آیا کہ ایک روپیہ اور کوئی دو آنے کے پیسے تو نقد میرے پاس ہیں۔ دیکھو، ٹوپی بک جائے تو خاں صاحب کا سارا قرضہ چک جائے۔ بازار تو قریب تھا ہی۔ فوراً میں گلی کے باہر نکل آیا۔ رومال تو سر سے لپیٹ لیا اور ٹوپی ہاتھ میں لے ایک گوٹے والے کو دکھائی۔ اس نے چَھے کی آنکی۔ میں نے چھوٹتے ہی کہا ''لا، بلا سے، چھے ہی دے۔'' غرض چَھے وہ، ایک میرے پاس نقد تھا، ساتوں روپیے میں نے چپکے سے اس عورت کے ہاتھ پر رکھ دیے۔ تب تک پیادے خاں صاحب کو گرفتار کرکے لے جا چکے تھے اور گھر میں رونا پیٹنا مچ رہا تھا۔ دفعتاً پورے سات روپیے ہاتھ میں دیکھ کر اس عورت پر شادی مرگ کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس خوشی میں اس نے کچھ نہیں سوچا کہ یہ روپیہ کیسا ہے اور کس نے دیا ہے۔ فوراً اپنے ہمسائے کو روپیہ دے کر دوڑایا اور خود بچّوں سمیت دروازے میں آکھڑی ہوئی۔ بات کی بات میں خاں صاحب چھوٹ آئے تو بچّوں کو کیسی خوشی ہوئی کہ کو دیں اور اچھلیں۔ کبھی باپ کے کندھے پر کبھی ماں کی گود میں اور کبھی ایک پر ایک۔ اب اُس عورت کو میرا خیال آیا اور بچّوں سے بولی کہ کم بختو! کیا اودھم مچائی ہے۔ (میری طرف اشارہ کرکے) دعا دو اس اللہ کے بندے کی جان و مال کو، جس نے آج باپ کی اور تم سب کی

جانیں رکھ لیں ۔نہیں تو ٹکڑا مانگے نہ ملتا۔کوئی چچا یا ماموں بیٹھا تھا کہ اُس کو تمھارا درد ہوتا،اِس مصیبت کے وقت تمھاری دست گیری کرتا۔صِرف ایک باپ کے دم کا سہارا کہ اللہ رکھے،اس کے ہاتھ پاؤں چلتے ہیں تو محنت سے مزدوری سے،خدا کا شکر ہے،روکھی سوکھی روز کے روز دو وقت نہیں تو ایک ہی وقت مل تو جاتی ہے۔ ہمارے حق میں یہ لڑکا کیا ہے،رحمت کا فرشتہ ہے۔نہ جان نہ پہچان ، نہ رشتہ نہ ناتا۔اوراس اللہ کے بندے نے مٹھی بھر روپیے دے کر آج ہم سب کو نئے سرے سے زندہ کیا۔

وہ بچّے جس قدر شکر گزاری کی نظر سے مجھ کو دیکھتے تھے،اس کی مسرّت اب تک میں اپنے دل میں پاتا ہوں۔روپیہ خرچ کرنے کے بعد مجھ کو عمر بھر میں بھی ایسی خوشی نہیں ہوئی جیسی اس دن تھی۔

مشق

لفظ اور معنی :

پیادے	:	پیدل سپاہی
ڈگری	:	عدالتی فیصلہ، سرکاری حکم
واجب	:	جسے جس کا ادا کرنا ضروری ہو
تہی دست	:	خالی ہاتھ، مفلس
تاؤاں	:	قرض، چڑھی ہوئی رقم
دل دہل جانا	:	کانپ جانا
نیک بخت	:	سیدھا سادا، شریف آدمی
تدبیر	:	ترکیب، حکمت
پِنڈ چھڑانا	:	پیچھا چھڑانا
کائنات	:	سرمایہ، پونجی
روبرو	:	آمنے سامنے
رضا مند ہونا	:	بات مان لینا
فارغ خطی	:	رسید، قرض کے وصول ہوجانے کا سرٹیفکیٹ
آثاثہ	:	سامان، پونجی
کسر	:	کمی
بعینہٖ	:	ہو بہو، ٹھیک اتنی ہی

© NCERT not to be republished

آ نکنا : قیمت لگانا

دفعتاً : یک بہ یک، اچانک

شادی مرگ : خوشی کے مارے مرجانا

کیفیت : حالت

ہمسایہ : پڑوسی

شکرگزاری : احسان مندی

دست گیری کرنا : مدد کرنا، سہارا دینا

مسرت : خوشی

غور کیجیے:

- ڈپٹی نذیر احمد اردو کے مشہور ادیب اور عالم تھے۔ انھوں نے بچّوں کے لیے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔
- اس سبق میں انھوں نے ایک بچّے کا واقعہ بیان کیا ہے۔ جو دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے اور مشکل گھڑی میں کام آتا ہے۔ جو لوگ پریشانی میں ہوں ہمیں ان کی مدد کرنی چاہیے۔
- اس سبق میں ڈپٹی نذیر احمد نے اپنے زمانے کی دلّی کی عام بول چال کی زبان استعمال کی ہے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ غریب عورت کے شوہر کو پیادے کیوں پکڑ کر لے جا رہے تھے؟

2۔ بنیے نے کس لیے خاں صاحب کو مہلت نہیں دی؟

3۔ خاں صاحب کی گرفتاری پر گھر والوں کا کیا حال ہوا؟

4۔ لڑکے نے خاں صاحب کی مدد کس طرح کی؟

5۔ خاں صاحب کے چھوٹ آنے پر بچوں کو کیسی خوشی ہوئی؟

© NCERT not to be republished

خالی جگہوں کو نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پُر کیجیے:

رحمت | اَثاثہ | پیادے | تہی دست | شادی مرگ

1۔ سرکاری .... اس کے میاں کو پکڑے لیے جاتے ہیں۔

2۔ میں اس وقت بالکل .... ہوں۔

3۔ خاں صاحب کا کُل .... چار ساڑھے چار سے زیادہ کا نہ تھا۔

4۔ اس عورت پر .... کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔

5۔ ہمارے حق میں یہ لڑکا کیا ہے، .... کا فرشتہ ہے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے:

لال ٹوپی

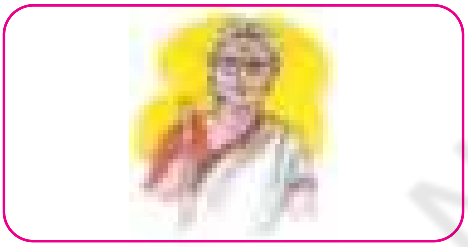

بوڑھی عورت

پتلی پتلی چوڑیاں

چھوٹے بچّے

- اوپر دی ہوئی تصویروں کو دیکھ کر خالی جگہوں کو بھریے:

- ٹوپی کا رنگ .... ہے۔
- عورت .... ہے۔
- چوڑیاں .... ہیں۔
- بچّے .... ہیں۔
- جو لفظ آپ نے لکھے ہیں وہ ٹوپی، عورت، چوڑیاں اور بچّوں کی کسی نہ کسی خصوصیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

ایسے الفاظ جن سے کسی اسم یا ضمیر کی کوئی خصوصیت یعنی اچھائی یا برائی ظاہر ہوتی ہے، انھیں صفت کہتے ہیں۔

- تصویروں کی مدد سے اشارے کے مطابق صحیح جوڑے بنائیے:

بڑی
لال
آدمی
بچّہ
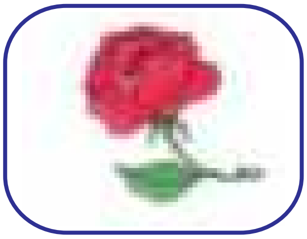

گرم
پیلا
مسجد
چائے

چھوٹا
کالی
گلاب
آم

بوڑھا
ترنگا
جھنڈا
بلّی

© NCERT not to be republished

نیچے گملے کی پتیوں پر کچھ الفاظ دیے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہم معنی الفاظ تلاش کر کے مثال کے مطابق خالی جگہوں میں لکھیے:

مثال: لفظ: مال — معنی: دولت

الفاظ	معنی
شور	....
قریب	....
حاجت	....
ناتواں	....
آمنے سامنے	....
اثاثہ	....
کمی	....
خوشامد کرنا	....

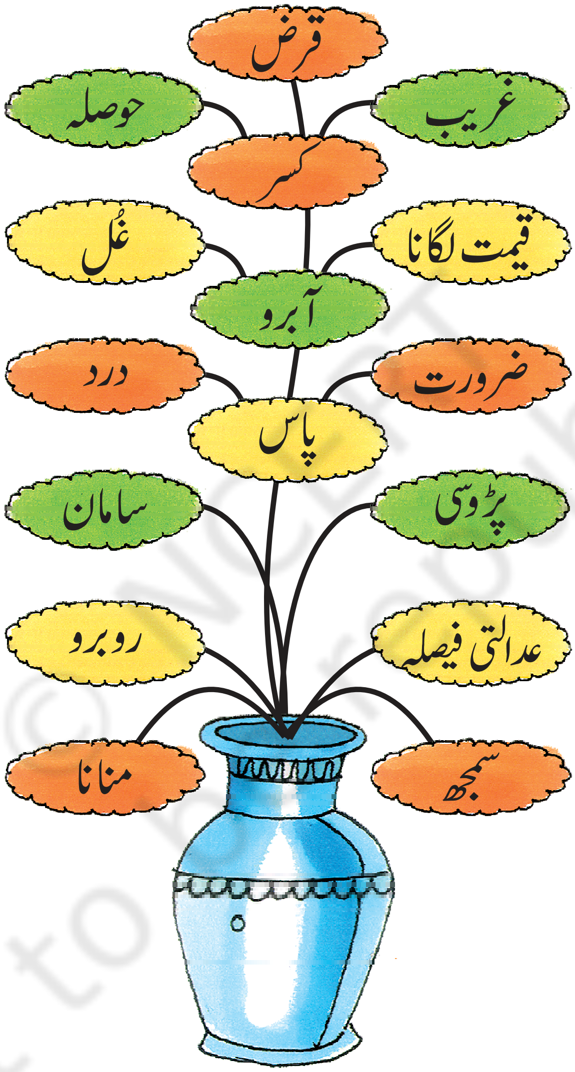

الفاظ	معنی
عزّت	....
تکلیف	....
ڈگری	....
مسکین	....
ہمت	....
ہمسایہ	....
عقل	....
آنکنا	....

◆ 'جماعت' سے پہلے 'ہم' لگا کر 'ہم جماعت' بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں ایک ہی جماعت میں پڑھنے والے۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پہلے 'ہم' لگا کر الفاظ بنائیے اور ان کے معنی بھی لکھیے:

© NCERT not to be republished

	لفظ	معنی
....	خیال	....
....	سفر	....
....	شکل	....
....	عمر	....
....	نام	....

ان لفظوں سے جملے بنایئے اور خالی جگہوں میں لکھیے:

تہی دست ....

تدبیر ....

ہمسایہ ....

دفعتاً ....

واجب ....

ہمدردی کے بارے میں پانچ جملے لکھیے:

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے :

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

تہی دست　　دفعتاً　　فارغ خطی　　اَثاثہ　　ڈگری

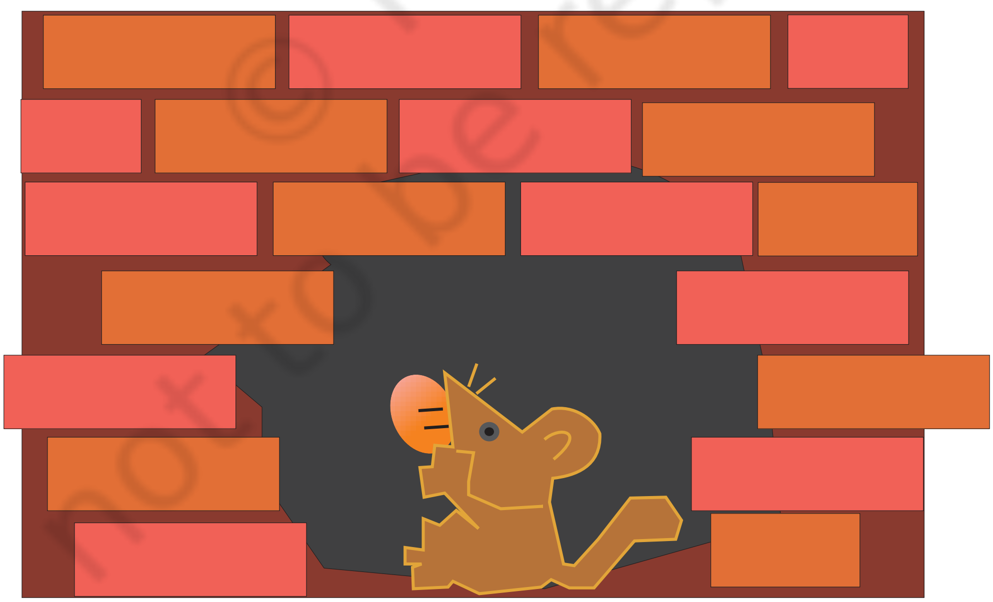

© NCERT not to be republished

7

میری پتنگ

کتنی پیاری پتنگ ہے میری — دیکھ کر عقل دنگ ہے میری
کیسے خوش رنگ، رنگ ہیں اس کے — رنگ کیا شوخ و شنگ ہیں اس کے
آسمانوں میں جا کے اڑتی ہے — ڈولتی ہے، ادا سے مڑتی ہے
ڈور بھی کاٹ دار ہے اس کی — مثل تلوار دھار ہے اس کی
اوپر اُٹھتی ہے، نیچے آتی ہے — دائیں اور بائیں گھوم جاتی ہے
جب کبھی میں اسے اڑاتا ہوں — تو خلاؤں میں خود کو پاتا ہوں
مجھ کو اِک دن بلند ہونا ہے — ہر کسی کی پسند ہونا ہے

تیز کرتی اُمنگ ہے میری
کتنی پیاری پتنگ ہے میری

(محبوب راہیؔ)

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی:

خوش رنگ	:	اچھے رنگ والا
شوخ وشنگ	:	تیز، بھڑکیلا
کاٹ دار	:	دھار دار
مثل	:	طرح، جیسا
خلا	:	زمین سے اوپر کا وہ حصّہ جہاں زمین کی کشش ختم ہوجاتی ہے، Space
امنگ	:	جوش، ولولہ

غور کیجیے:

- اڑتی ہوئی پتنگ دیکھ کر بچّے کے دل میں بھی بلندی تک پہنچنے اور کامیاب ہونے کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔ وہ بھی پتنگ کی طرح اونچائیوں پر پہنچنا چاہتا ہے۔
- 'شوخ وشنگ'، میں 'وَ' سے دو لفظوں کو جوڑا گیا ہے۔ یہاں 'وَ'، 'اور' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس طرح کے لفظوں میں 'وَ' کو پہلے لفظ کے آخری حرف کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ پتنگ دیکھ کر بچے کی عقل کیوں دنگ ہے؟
2۔ پتنگ کی ڈور کیسی ہے؟
3۔ پتنگ بچّے میں کون سی امنگ پیدا کرتی ہے؟

© NCERT not to be republished

4۔ پتنگ اڑاتے ہوئے بچّہ خود کو کہاں پاتا ہے؟
5۔ اس نظم میں بیان کی گئی پتنگ کی چند خوبیاں لکھیے:

نظم کے مطابق مصرعوں کے جوڑ ملائیے:

کتنی پیاری پتنگ ہے میری	تو خلاؤں میں خود کو پاتا ہوں
ڈور بھی کاٹ دار ہے اس کی	ہر کسی کی پسند ہونا ہے
کیسے خوش رنگ، رنگ ہیں اس کے	دیکھ کر عقل دنگ ہے میری
جب کبھی میں اسے اڑاتا ہوں	رنگ کیا شوخ و شنگ ہیں اس کے
مجھ کو اِک دن بلند ہونا ہے	مثل تلوار دھار ہے اس کی

ان لفظوں کے مُتضاد لکھیے:

بلند	آسمان	دائیں	اوپر	خوش رنگ	تیز	دن	اُٹھنا
....	....	....	....	....	....	....	....

'خوش رنگ' دو لفظوں 'خوش' اور 'رنگ' سے مل کر بنا ہے۔ اس کے معنی ہیں 'اچھے رنگ والا/والی'
آپ بھی 'خوش' لگا کر چھے الفاظ لکھیے: جیسے: خوش + مزاج = خوش مزاج

◆ .... ◆ ....
◆ .... ◆ ....
◆ .... ◆ ....

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے :

نیچے دی ہوئی تصویروں کو غور سے دیکھیے :

- شخص : پنڈت جواہر لعل نہرو
- جگہ : لال قلعہ
- چیز : جھنڈا

کسی شخص، جگہ یا چیز کے نام کو اِسم کہتے ہیں۔

اِسم کی دو قسمیں ہیں۔
- اسمِ خاص (معرفہ)
- اسمِ عام (نکرہ)

- اسمِ خاص (معرفہ)

مہاتما گاندھی

ہندوستان

تاج محل

کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کے نام کو اسمِ خاص کہتے ہیں۔ اسے اسم معرفہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے مہاتما گاندھی، ہندوستان اور تاج محل وغیرہ۔

© NCERT not to be republished

◆ اِسمِ عام (نکرہ)

لڑکی

پہاڑ

کتاب

'کسی عام شخص، جگہ یا چیز کو 'اسمِ عام' کہتے ہیں۔ اسے 'اسمِ نکرہ' بھی کہتے ہیں۔ جیسے: لڑکی، پہاڑ اور کتاب وغیرہ۔

◆ نیچے دی ہوئی پتنگوں پر کچھ نام لکھے ہیں۔ ان پتنگوں میں ڈور نہیں بندھی ہے۔ ان میں ڈور باندھ کر صحیح بچّے کے ہاتھ میں دیجیے:

© NCERT not to be republished

’کاٹ دار‘ تیز دھار والے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یہ دو لفظوں ’کاٹ‘ اور ’دار‘ سے مل کر بنا ہے۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کے بعد ’دار‘ لگا کر لفظ بنائیے اور خالی جگہوں میں ان کے معنی لکھیے۔

لفظ	+	دار	معنی	لفظ	+	دار	معنی	لفظ	+	دار	معنی
شان	+	....	=	ایمان	+	....	=	جان	+	....	= ....
ہوا	+	....	=	دنیا	+	....	=	سمجھ	+	....	= ....
مال	+	....	=	مزے	+	....	=				

بلند آواز سے پڑھیے اور خوشخط لکھیے:

خوش رنگ	مثل	خلا	اُمنگ	شوخ وشنگ
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

پتنگ پر پانچ جملے لکھیے :

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

عملی کام :

- نیچے بنے ہوئے خانوں میں پتنگیں بنائیے اور رنگ بھریے۔

© NCERT not to be republished

8

صحت اور صفائی

ہماری زندگی کا دارومدار جسمانی صحت پر ہے۔ صحت کے لیے اچھی غذا، کھلی اور تازہ ہوا اور صفائی نہایت ضروری ہے۔ گندگی سے طرح طرح کے کیڑے اور جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔ مکھیوں اور مچھروں کو تو ہم دیکھ سکتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ جہاں زیادہ گندگی ہوتی ہے، یہ وہیں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہزاروں جراثیم ایسے ہوتے ہیں جنھیں ہم آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ کیڑے مکوڑے اور بہت سے جراثیم انسان کی صحت کے دشمن ہیں۔ ان کو جیسے ہی موقع ملتا ہے، انسانی جسم پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اس سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لیے بستی، محلّے، گھر اور لباس کی صفائی کے ساتھ جسم کی صفائی بھی ضروری ہے۔

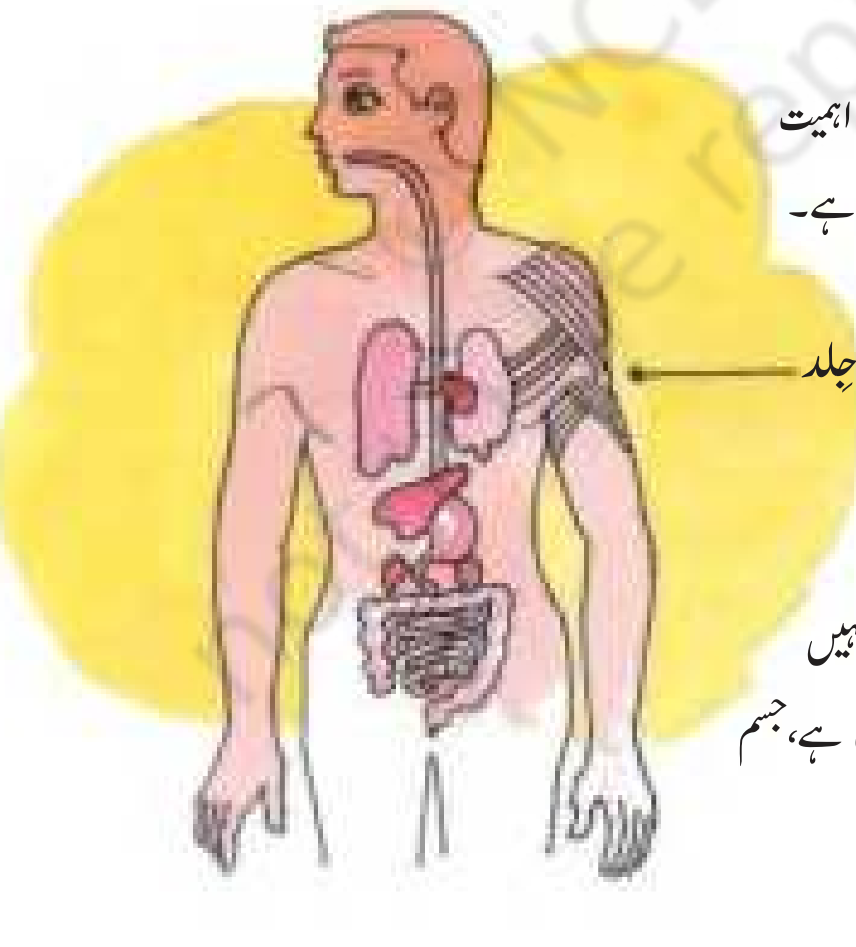

انسانی جسم میں جِلد کی بڑی اہمیت ہے۔ جِلد ہمارے جسم کا قدرتی لباس ہے۔ یہ ہمارے جسم کو باہر کی گندگی سے بچاتی ہے۔ جِلد کی دو پرتیں ہوتی ہیں۔ ایک بیرونی اور دوسری اندرونی۔ بیرونی پرت یعنی وہ حصّہ جو ہمیں نظر آتا ہے۔ اِس میں رگیں نہیں ہوتیں۔ جلد جب تک صحیح و سالم رہتی ہے، جسم

میں جراثیم داخل نہیں ہو پاتے۔ جِلد کہیں موٹی ہوتی ہے کہیں پتلی۔ جسم کے جو حصّے زیادہ استعمال ہوتے ہیں، وہاں جِلد موٹی بھی ہوتی ہے اور سخت بھی، جیسے تلوے اور ہتھیلی۔ لگا تار استعمال سے جلد کی بیرونی پرت گِھستی رہتی ہے اور اس کی جگہ نئی پرت بنتی رہتی ہے۔ بیرونی پرت کے نیچے اندرونی پرت ہوتی ہے۔ اس میں باریک رگیں ہوتی ہیں، جن میں خون گردش کرتا رہتا ہے۔ اس پرت کے نیچے پسینے کے غدود ہوتے ہیں۔

جِلد ہمارے جسم پر غلاف کی طرح منڈھی ہوتی ہے۔ یہ بہ ظاہر سپاٹ معلوم ہوتی ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ آپ نے کبھی سوچا کہ جسم کے اندر سے پسینہ کیسے نکلتا ہے؟ بات یہ ہے کہ ہماری جلد کو قدرت نے چھلنی کی طرح بنایا ہے۔ اس میں باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں جنھیں مسام کہتے ہیں، ان سے پسینہ خارج ہوتا ہے۔ یہ مسام اتنے باریک ہوتے ہیں کہ صرف خوردبین کی مدد سے ان کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ شمار کرنا مشکل ہے بس یوں سمجھ لیجیے کہ ایک مربّع سینٹی میٹر میں تقریباً ایک ہزار مسامات ہوتے ہیں۔

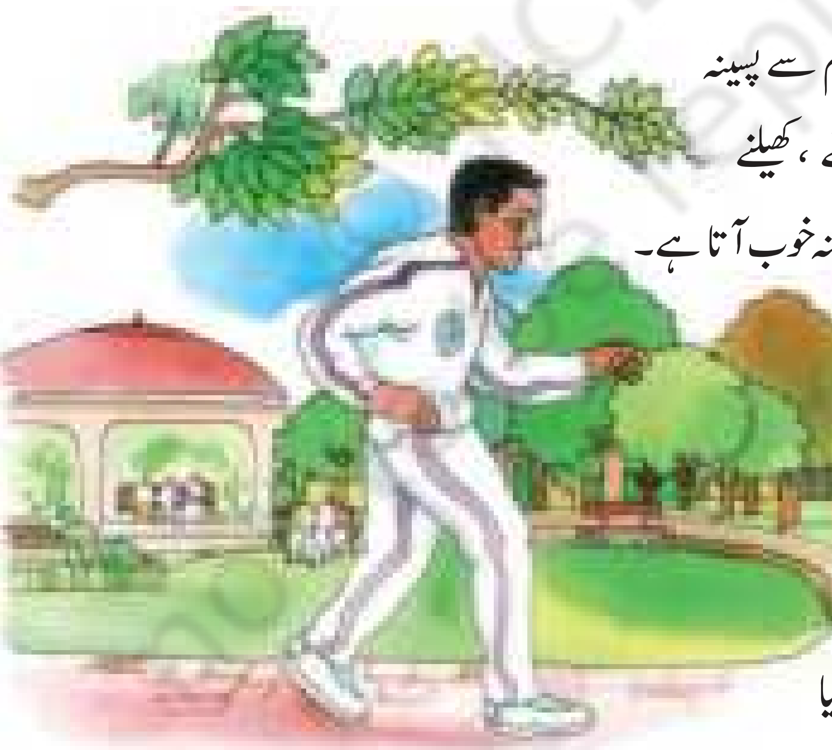

گرمی کے موسم میں ہمارے جسم سے پسینہ زیادہ نکلتا ہے۔ جسمانی محنت کرنے، کھیلنے کودنے اور ورزش کرنے سے بھی پسینہ خوب آتا ہے۔ پسینے کے ذریعے جسم کے بہت سے گندے اور فاضل مادّے خارج ہو جاتے ہیں۔ پسینے میں پانی، نمک اور کسی قدر چکنائی ہوتی ہے۔ آپ نے محسوس کیا

ہوگا کہ گرمی اور برسات میں بعض لوگوں کے جسم سے بو آتی رہتی ہے۔ یہ جسم سے نکلنے والے انھیں مادّوں کی بو ہوتی ہے۔ نہانے سے یہ بو دور ہو جاتی ہے۔ اگر جِلد کی صفائی نہ کی جائے تو باہر سے گرد و غبار اور اندر سے نکلنے والے مادّے مسامات کو بند کر دیتے ہیں اور پسینہ نہیں نکل پاتا۔ بدن پر مَیل جم جاتا ہے، جسم پر پھوڑے پھُنسیاں نکلنے لگتی ہیں اور خارش ہو جاتی ہے۔ جسم سے گندے مادّے خارج نہ ہونے پر طبیعت میں سُستی اور کاہلی پیدا ہونے لگتی ہے۔

جسم کو صاف رکھنے کے لیے نہانا ضروری ہے تاکہ پسینے کے ذریعے نکلنے والے مادّے جِلد پر نہ جم جائیں اور مسامات کھُلے رہیں۔ جسم کے جو حصّے زیادہ کھلے رہتے ہیں اُن پر گرد و غبار بھی زیادہ جمتا ہے۔ ان کا بار بار دھونا مفید ہے۔ نہانے کا مطلب صرف پانی ڈالنا نہیں، بلکہ جسم کو اچھی طرح رگڑ رگڑ کر صاف کرنا چاہیے۔ اس طرح جما ہوا مَیل دور ہو جاتا ہے، مسام کھُل جاتے ہیں اور جسم میں خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے۔ چُستی پیدا ہوتی ہے۔ طبیعت فرحت اور تازگی محسوس کرتی ہے۔

نہانے کے لیے تازہ اور صاف پانی اچھا ہوتا ہے۔ موسم کے اعتبار سے گرم یا ٹھنڈے پانی سے بھی نہایا جا سکتا ہے۔ صابُن لگانے سے مَیل آسانی سے دور ہو جاتا ہے۔ نہانے کے بعد جِلد اور بالوں کو تولیے وغیرہ سے اچھّی طرح خشک کر لینا چاہیے۔

کھانا کھانے، ورزش یا جسمانی محنت کرنے کے فوراً بعد نہانا ٹھیک نہیں ہے۔ صبح سویرے نہانا سب سے اچھّا ہے۔ بدن کی مالش بھی جِلد کے لیے مفید ہے۔ اِس سے دَورانِ خون بھی ٹھیک رہتا ہے اور جِلد بھی نرم رہتی ہے۔

مشق

لفظ اور معنی:

دارومدار	:	بنیاد، اصل
جراثیم	:	بہت چھوٹے کیڑے جو بغیر خوردبین کے نظر نہیں آتے
اندرونی	:	اندر کا
بیرونی	:	باہر کا
گردِش	:	گھومنا، چکّر کاٹنا
غدود	:	جسم کے اندر کی گانٹھ، گلٹی
خوردبین	:	وہ آلہ جس سے چھوٹی چیزیں بڑی نظر آتی ہیں (Microscope)
فاضل	:	ضرورت سے زیادہ، غیر ضروری
فرحت	:	تازگی، سرور
دورانِ خون	:	خون کی گردش، جسم میں خون کا چکّر لگانا

غور کیجیے:

- تندرستی کے لیے جسم کی صفائی بہت ضروری ہے۔
- گھروں میں اور آس پاس مکھیاں، مچھر اور دوسرے کیڑے مکوڑے پیدا نہ ہوں، اس کے لیے کیڑے مار دواؤں کا استعمال کرتے رہنا چاہیے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ بیماریاں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟

2۔ جِلد سے جسم کو کیا کیا فائدے ہیں؟

3۔ جِلد کی کتنی پرتیں ہوتی ہیں اور اُن کے کیا کام ہیں؟

4۔ مسام کسے کہتے ہیں؟ ان کے کیا فائدے ہیں؟

5۔ نہانا کیوں ضروری ہے؟

6۔ جلد کو صاف نہ رکھنے کے کیا نقصان ہیں؟

نیچے دیے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

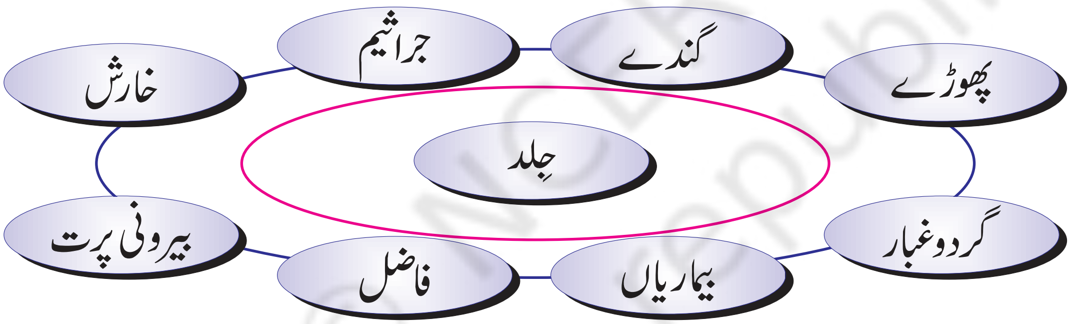

1۔ ہزاروں .... ایسے ہوتے ہیں جنھیں ہم آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔

2۔ اس سے مختلف .... پیدا ہوتی ہیں۔

3۔ لگاتار استعمال سے .... کی .... گِھستی رہتی ہے۔

4۔ پسینے کے ذریعے جسم کے بہت سے .... اور .... مادّے خارج ہوجاتے ہیں۔

5۔ جسم پر .... پھُنسیاں نکلنے لگتی ہیں اور .... ہوجاتی ہے۔

6۔ جسم کے جو حصّے زیادہ کھلے رہتے ہیں اُن پر .... بھی زیادہ جمتا ہے۔

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے:

جمع	اجسام	حیوانات	آفات	معلومات	مشکلات	مسامات	محسوسات	مواقع
واحد	....	....	....	....	....	....	....	....

نیچے لکھے ہوئے جوابات کے لیے مناسب سوالات بنائیے:

جواب: صحت کے لیے اچھی غذا، کھلی اور تازہ ہوا اور صفائی نہایت ضروری ہے۔

سوال: ....

جواب: پسینے میں پانی، نمک اور کسی قدر چکنائی ہوتی ہے۔

سوال: ....

جواب: پسینے سے نکلنے والے مادّوں کی وجہ سے بعض لوگوں کے جسم سے بو آتی ہے۔

سوال: ....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو صحیح خانوں میں لکھیے:

لباس، تازہ، مسام، اچھی، جِلد، صاف، چکنا، گرم

خون، مکھی، گندہ، سخت، تولیا، صابن، باریک، خوردبین

اسم	....	....	....	....	....	....	....	....
صفت	....	....	....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے الفاظ میں صحیح اِملا پر (✓) کا نشان لگائیے:

ورزش	ورزس	ورجس	شرط	شرت	ثرت	سوراکھ	سوراخ	شوراخ
مصامات	مشاماط	مسامات	گردص	غردش	گردش	انشان	انسان	انصان
دشمن	دوشمن	دوسمن	صخت	سخت	شخط	صفائی	شفائی	سفائی

درخت کی پتیوں پر لکھے ہوئے لفظوں کو ان کے صحیح خانوں میں لکھیے:

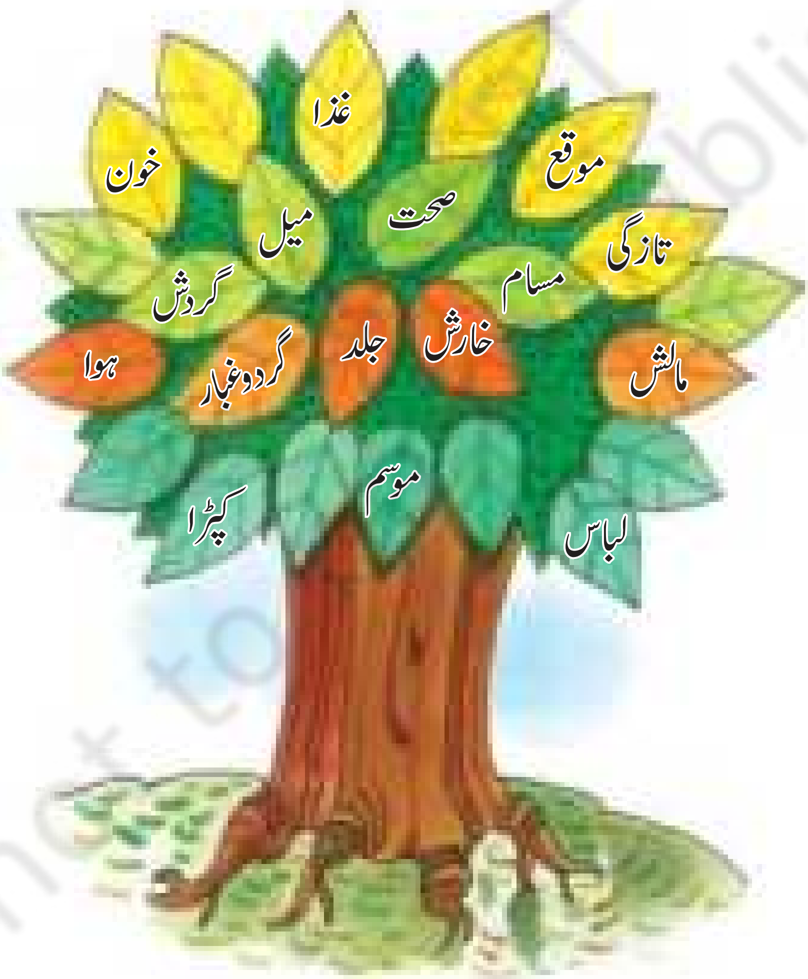

مذکّر	مؤنّث

عملی کام:

- جسم کی صفائی کے لیے جن باتوں کا دھیان رکھنا ضروری ہے انھیں ایک چارٹ پر لکھ کر اپنی جماعت میں لگائیے۔
- اپنی کاپی میں ورزش کرتے ہوئے بچوں کی تصویریں چپکائیے۔

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

صفائی	غلاف	فاضل	قدرتی	خوردبین
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

درخت کی گواہی

پرانے زمانے کی بات ہے۔ ایک شخص قاضی کی عدالت میں حاضر ہوا اور ایک دوسرے شخص پر سو روپیے کا دعویٰ کیا۔ قاضی نے پوچھا——— ''تمھارے پاس کوئی گواہ ہے؟''

آدمی نے کہا——— ''نہیں۔''

قاضی نے کہا——— ''بغیر کسی گواہ کے کیسے کام چلے گا۔ ہاں ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ میں اُس شخص سے قسم لے کر پوچھوں۔'' دعویٰ کرنے والا شخص یہ سن کر بُری طرح رونے لگا اور بولا——— ''حضور! یہ شخص بہت قسمیں کھاتا ہے۔ اس کی قسم پر آپ اعتبار نہ کریں۔ نہیں تو میں برباد ہو جاؤں گا۔''

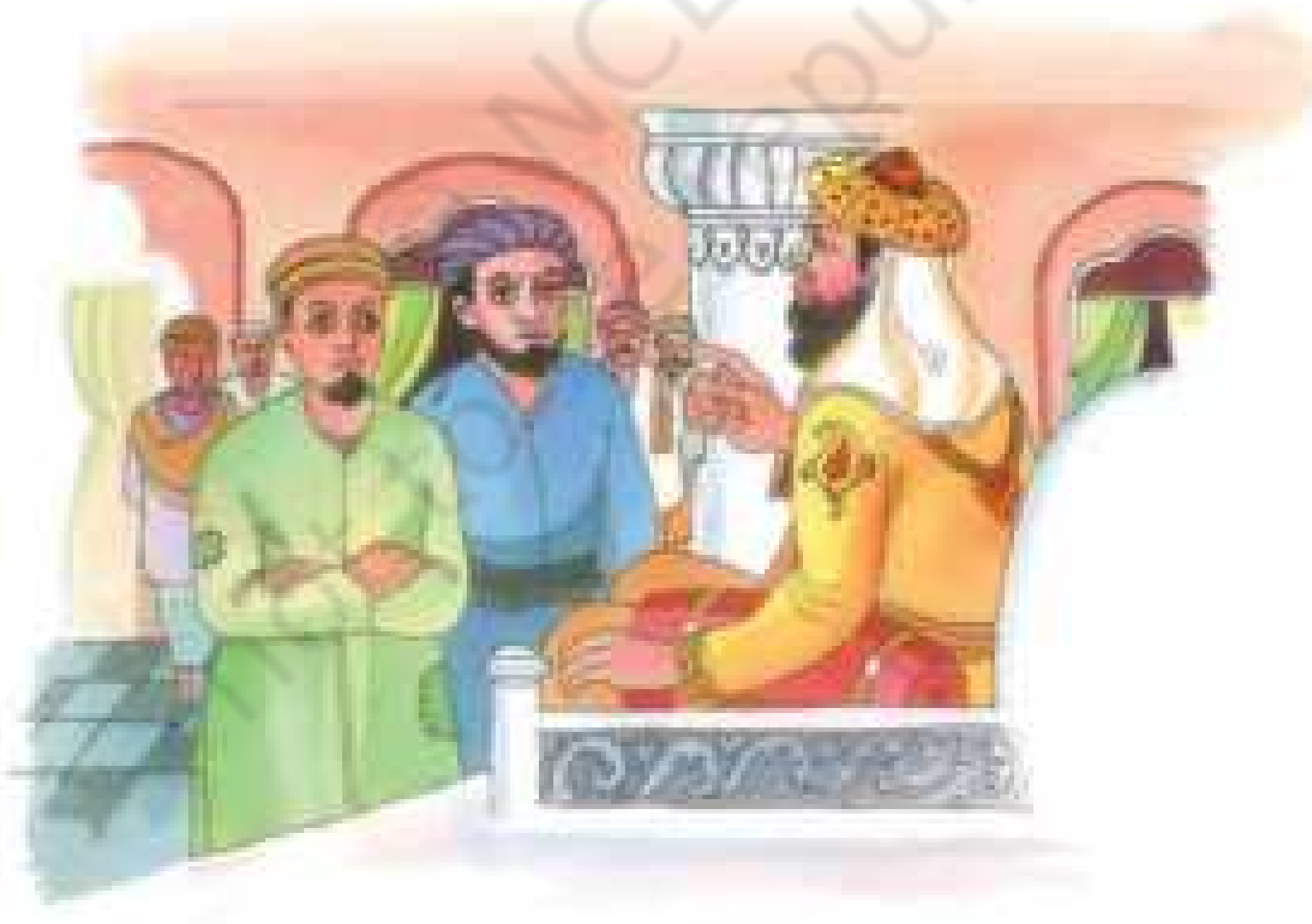

قاضی نے جب اس آدمی کو اس بُری طرح روتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ اس کا دعویٰ سچا ہے۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ وہ بغیر کسی گواہی کے فیصلہ بھی نہیں دے سکتا تھا، اس لیے اُس نے پورا قصّہ جاننے کی کوشش کی۔

دعویٰ کرنے والے نے بتایا —— ''حضور! یہ میرا پرانا دوست ہے۔ اسے ایک بار کسی کام کے لیے سو روپیے کی اشد ضرورت تھی۔ یہ بہت پریشان تھا۔ اس نے اپنی پریشانی کا ذکر مجھ سے کیا۔ مجھے اس کی پریشانی جان کر بہت دُکھ ہوا اور میں نے زندگی بھر کی کمائی جو صرف سو روپیے تھی، اپنی کمر سے کھول کر اس کے حوالے کر دی۔ اس نے یہ رقم مجھ سے ایک مہینے کے وعدے پر لی تھی۔ افسوس! آج اس بات کو چار مہینے ہو گئے لیکن اس نے اب تک میرے روپیے واپس نہیں کیے۔''

قاضی نے پوچھا —— ''تم نے کس جگہ اس کو روپیے دیئے تھے؟''

اُس نے جواب دیا —— ''ایک درخت کے نیچے۔''

قاضی نے فوراً کہا —— ''جب تمھارا کہنا یہ ہے کہ تم نے ایک درخت کے نیچے اس کو روپیے دیئے تھے تو پھر یہ کیوں کہتے ہو کہ تمھارا کوئی گواہ نہیں ہے۔''

قاضی نے دوسرے شخص سے پوچھا —— ''تم کیا کہتے ہو؟ کیا یہ درخت اور جگہ کی بات صحیح ہے؟''

دوسرے شخص نے کہا —— ''یہ جھوٹ بکتا ہے۔ میں نے نہ اُس درخت کو دیکھا ہے اور نہ ہی اُس جگہ کو جانتا ہوں۔ میں نے تو اِس سے قرض لیا ہی نہیں۔''

قاضی نے اس کی بات سُن کر کہا —— ''اچھا! تم ابھی یہیں بیٹھو'' پھر دعویٰ کرنے والے شخص سے کہا —— ''تم پریشان مت ہو۔ اس درخت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم کو قاضی نے بُلایا ہے، چلو اور گواہی دو۔''

قاضی کی بات سن کر دوسرا شخص مسکرانے لگا۔

پہلے شخص نے کہا ـــــ ''قاضی صاحب! مجھے ڈر ہے کہ میرے بلانے سے درخت نہیں آئے گا۔''
قاضی نے اس کی بات سُن کر اپنی مُہر اس کو دی اور کہا ـــــ ''یہ مُہر لے جاؤ اور درخت سے کہنا کہ یہ قاضی کی نشانی ہے۔تم جو کچھ جانتے ہو اس کی گواہی قاضی کی عدالت میں حاضر ہو کر دو۔''

مدّعی نے قاضی کی مُہر لی اور چلا گیا۔ دوسرا شخص وہیں بیٹھا رہا۔ قاضی صاحب دوسرے مقدموں کو سننے اور فیصلے کرنے میں مصروف ہو گئے اور اس شخص کی طرف سے نگاہیں ہٹا لیں۔تھوڑی دیر کے بعد قاضی نے اچانک اُس سے سوال کیا ـــــ ''وہ شخص اُس جگہ پہنچ گیا ہو گا یا ابھی نہیں؟''

اُس نے جواب دیا —— ''ابھی نہیں۔''

قاضی جی یہ سُن کر پھر مقدموں میں مصروف ہو گئے۔

مدّعی قاضی کی مُہر لے کر درخت کے پاس گیا۔ وہاں اس نے درخت کو قاضی کی مُہر دکھائی۔ اس سے کہا کہ قاضی نے تمھیں گواہی دینے کے لیے بلایا ہے۔ وہ کچھ دیر تک جواب کے انتظار میں وہاں کھڑا رہا اور جب کوئی جواب نہیں ملا تو بہت رنجیدہ ہو کر قاضی کے پاس لوٹ آیا۔ اس نے قاضی صاحب کو بتایا کہ درخت نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ نہ ہی وہ میرے ساتھ عدالت میں گواہی دینے آیا ہے۔ قاضی نے کہا —— ''تم کو پتا نہیں ہے۔ درخت تو یہاں پر گواہی دے کر چلا گیا۔''

قاضی نے پھر یہ فیصلہ سنایا —— ''مدّعی کا دعویٰ صحیح ہے۔ سو روپے اُسے واپس دیئے جائیں۔''

دوسرا شخص یہ فیصلہ سُن کر فوراً بولا —— ''قاضی صاحب میں تبھی سے یہاں بیٹھا ہوں، میرے سامنے کوئی بھی درخت گواہی دینے نہیں آیا۔ پھر آپ نے یہ فیصلہ کیسے کر دیا۔''

قاضی نے جواب دیا —— ''بے شک یہاں کوئی درخت نہیں آیا لیکن جب میں نے تم سے اچانک پوچھا تھا کہ کیا وہ شخص اُس جگہ پہنچ گیا ہوگا؟ تو تم نے جواب دیا تھا کہ ابھی نہیں۔ اگر یہ بات سچ نہ ہوتی تو تم یہ جواب ہرگز نہ دیتے کہ وہ ابھی وہاں نہ پہنچا ہوگا۔''

مشق

لفظ اور معنی:

قاضی	:	انصاف کرنے والا، حاکم، جج
دعویٰ کرنا	:	حق جتانا، اپنا حق مانگنے کے لیے حاکم کے سامنے درخواست پیش کرنا
اشد	:	بہت زیادہ، شدید ترین
مصروف ہو جانا	:	کام میں لگ جانا
مدّعی	:	دعویٰ کرنے والا
رنجیدہ	:	دکھی، اداس

غور کیجیے:

- اس سبق میں قاضی، عدالت، مدّعی اور گواہ الفاظ آئے ہیں جو عدالت یعنی کورٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ قاضی انصاف کرنے والے کو کہتے ہیں۔ عدالت وہ جگہ ہے جہاں انصاف یا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ مدّعی دعویٰ کرنے والے کو اور گواہ، گواہی دینے والے کو کہتے ہیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ قاضی کی عدالت میں کیا دعویٰ پیش کیا گیا؟

2۔ مدّعی بری طرح کیوں رونے لگا؟

3۔ مقدمے میں گواہ کون تھا؟

© NCERT not to be republished

4۔ گواہ عدالت میں گواہی دینے کیوں نہیں آیا؟

5۔ قاضی کو کیسے پتا چلا کہ دعویٰ کرنے والا سچّا ہے؟

6۔ قاضی نے کیا فیصلہ سنایا؟

نیچے دیے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

وعدے　جان　مُہر　قاضی　گواہی　درخت

1۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ وہ بغیر کسی .... کے فیصلہ بھی نہیں دے سکتا تھا۔

2۔ مجھے اس کی پریشانی .... کر بہت دُکھ ہوا۔

3۔ اس نے یہ رقم مجھ سے ایک مہینے کے .... پر لی تھی۔

4۔ اس درخت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم کو .... نے بُلایا ہے۔

5۔ اس نے درخت کو قاضی کی .... دکھائی۔

6۔ اس نے قاضی صاحب کو بتایا کہ .... نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھیے:

وعدہ ....

رنجیدہ ....

مُہر ....

گواہ ....

عدالت ....

ان تصویروں کو غور سے دیکھیے :

ایسے الفاظ جن سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو، اُنھیں 'فعل' کہتے ہیں۔

- ان تصویروں میں آپ نے دیکھا کہ :

- سورج نکل رہا ہے۔
- کسان ہل چلا رہا ہے۔
- پرندے اُڑ رہے ہیں۔
- عورت پانی نکال رہی ہے۔

اِن جملوں میں 'نکل رہا ہے'، 'چلا رہا ہے'، 'اُڑ رہے ہیں' اور 'نکال رہی ہے' جیسے الفاظ کسی کام کے کرنے کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ نکلنا، چلانا، اُڑنا، نکالنا، 'فعل' ہیں۔

◆ نیچے دیے ہوئے جملوں کو پڑھیے اور مثال کے مطابق فعل تلاش کر کے خالی جگہوں میں لکھیے:

مثال: دعویٰ کرنے والا شخص یہ سن کر بُری طرح رونے لگا۔ رونا

1۔ یہ شخص بہت قسمیں کھاتا ہے۔ ....

2۔ نہیں تو میں برباد ہو جاؤں گا۔ ....

3۔ تم نے کس جگہ اس کو روپے دیئے تھے؟ ....

4۔ قاضی کی بات سن کر دوسرا شخص مسکرانے لگا۔ ....

5۔ قاضی جی یہ سُن کر پھر مُقدموں میں مصروف ہو گئے۔ ....

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو کہانی کے مطابق ترتیب سے لکھیے:

1۔ قاضی نے کہا تمھیں پتا نہیں ہے، درخت تو یہاں گواہی دے کر چلا گیا۔

2۔ قاضی نے دوسرے شخص سے پوچھا: کیا وہ شخص وہاں پہنچ گیا ہوگا؟

3۔ ایک شخص قاضی کی عدالت میں حاضر ہوا اور ایک دوسرے شخص پر سو روپے کا دعویٰ کیا۔

4۔ واپس آ کر دعویٰ کرنے والے نے قاضی کو بتایا کہ درخت میرے ساتھ نہیں آیا۔

5۔ قاضی نے کہا مدعی کا دعویٰ صحیح ہے۔ سو روپے اِسے واپس دیئے جائیں۔

6۔ قاضی نے دعویٰ کرنے والے شخص کو درخت کے پاس بھیجا تاکہ گواہی کے لیے درخت کو ساتھ لا سکے۔

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

درخت کی پتیوں پر لکھے ہوئے لفظوں کو ان کے صحیح خانوں میں لکھیے:

مذکّر	مؤنّث

ہر تصویر کے آگے اُس شخص کا کہا ہوا ایک جملہ لکھیے:

....

....

....

....

....

....

نیچے ہر لفظ کے سامنے تین تین لفظ دیے گئے ہیں۔ ہر لفظ کے صحیح متضاد کو خالی جگہ میں لکھیے:

برباد :	ویران	آباد	سنسان	....	رونا :	ہنسنا	بھاگنا	دوڑنا	....
زندگی :	مُردہ	زندہ	موت	....	سچا :	پورا	جھوٹا	آدھا	....
حاضر :	دور	پیش	غائب	....	صحیح :	سچا	غلط	دکھ	....

عملی کام:

- انصاف کے ایسے ہی کچھ اور قصّے تلاش کر کے پڑھیے اور ان میں سے کوئی ایک قصّہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished

10

نونہالو!

وطن گلشن ہے، رنگیں پھول ہو تم
سفینہ ہے وطن، مستول ہو تم
بہت پیارے ہو تم، مقبول ہو تم
تمھیں سے رونقِ قوم و وطن ہے

وطن والوں کو اپنا بھائی جانو
محبت میں تعصّب کی نہ مانو
رہو مل جل کے، جھگڑے کی نہ ٹھانو
چمن پھولوں کے جمگھٹ تک چمن ہے

ضعیفوں کو سہارا دو، سنبھالو
غریبوں کی مدد کرکے دعا لو
کوئی فرقہ ہو، سینے سے لگالو
چمن میں ایک جا سرو و سمن ہے
کروگے اس نصیحت پر عمل تم
مرا ذمّہ کہ جاؤگے سنبھل تم
میاں! محنت کرو، پاؤگے پھل تم
یہ دنیا میں ترقی کا چلن ہے

(شادؔ عارفی)

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی:

گلشن : باغ

سفینہ : کشتی، جہاز

مقبول : پسندیدہ، سب کا پیارا

مَستُول : جہاز یا کشتی کا لکڑی سے تیار کیا ہوا وہ کھمبا جس سے کپڑا باندھ کر بادبان بنایا جاتا ہے۔

رونق : چہل پہل، چمک دمک، آب وتاب

تَعَصُّب : تنگ نظری، ناانصافی، قوم، مذہب یا ذات پات کی بنیاد پر لوگوں کے درمیان فرق کرنا

سرو : ایک لمبا خوب صورت درخت

سمن : چنبیلی

ضعیف : کمزور، بوڑھا، عمر رسیدہ

فرقہ : قومی، نسلی یا مذہبی گروہ

غور کیجیے:

- ہندوستان ہمارا وطن ہے۔ شاعر نے وطن کو گلشن اور سفینہ کہا ہے اور ملک کے نونہالوں کو رنگین پھول اور مَستُول کہا ہے۔ نہ پھولوں کے بغیر گلشن میں رنگینی اور دل کشی پیدا ہو سکتی ہے اور نہ مَستُول کے بغیر کشتی کا چلنا ممکن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وطن کی رونق، ترقی اور خوش حالی کا سارا دارومدار اس

© NCERT not to be republished

کے نونہالوں پر ہے۔ اس لیے نونہالوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ انھیں اپنے وطن کی بہتری کے لیے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے۔

- نظم کے تیسرے بند کے آخری مصرعے میں شاعر نے ''ایک جا سرو وسمن ہے'' لکھا ہے۔ سرو اور سمن دو چیزیں ہیں، اس لیے قاعدے کے مطابق یہاں ''سرو وسمن ہیں'' ہونا چاہیے تھا۔ لیکن شاعری میں کبھی کبھی ضرورت کی بنا پر قاعدے کے خلاف بھی لفظوں کا استعمال کرلیا جاتا ہے۔ نثر میں ایسا کرنا صحیح نہیں۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1۔ شاعر نے رونقِ قوم و وطن کسے کہا ہے؟

2۔ ''چمن پھولوں کے جمگھٹ تک چمن ہے'' سے کیا مراد ہے؟

3۔ شاعر نے کس نصیحت پر عمل کرنے کی تاکید کی ہے؟

4۔ دنیا میں ترقی کس طرح کی جاسکتی ہے؟

نظم میں سے ایسے جمع الفاظ چن کر جن کے آخر میں 'وں' لگا ہو، نیچے دی ہوئی جگہوں میں لکھیے:

- ....
- ....
- ....
- ....

نیچے دیے ہوئے مصرعوں کو مکمّل کیجیے:

وطن والوں کو اپنا .... جانو
محبت میں .... کی نہ مانو

رہو مل جل کے، .... کی نہ ٹھانو
چمن پھولوں کے جمگھٹ تک .... ہے

ضعیفوں کو .... دو، سنبھالو
غریبوں کی مدد کرکے .... لو

کوئی فرقہ ہو، .... سے لگالو
چمن میں ایک جا سرو و .... ہے

© NCERT not to be republished

نیچے کچھ فعل دیے گئے ہیں۔ انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

- لکھا ....
- دوڑا ....
- منایا ....
- سنبھالا ....
- کرو ....

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کا املا درست کیجیے:

- وتن ....
- سپھینہ ....
- فرکہ ....
- ظعیفوں ....
- گلسن ....
- نسیہت ....

نیچے دی ہوئی تصویروں میں رنگ بھریے:

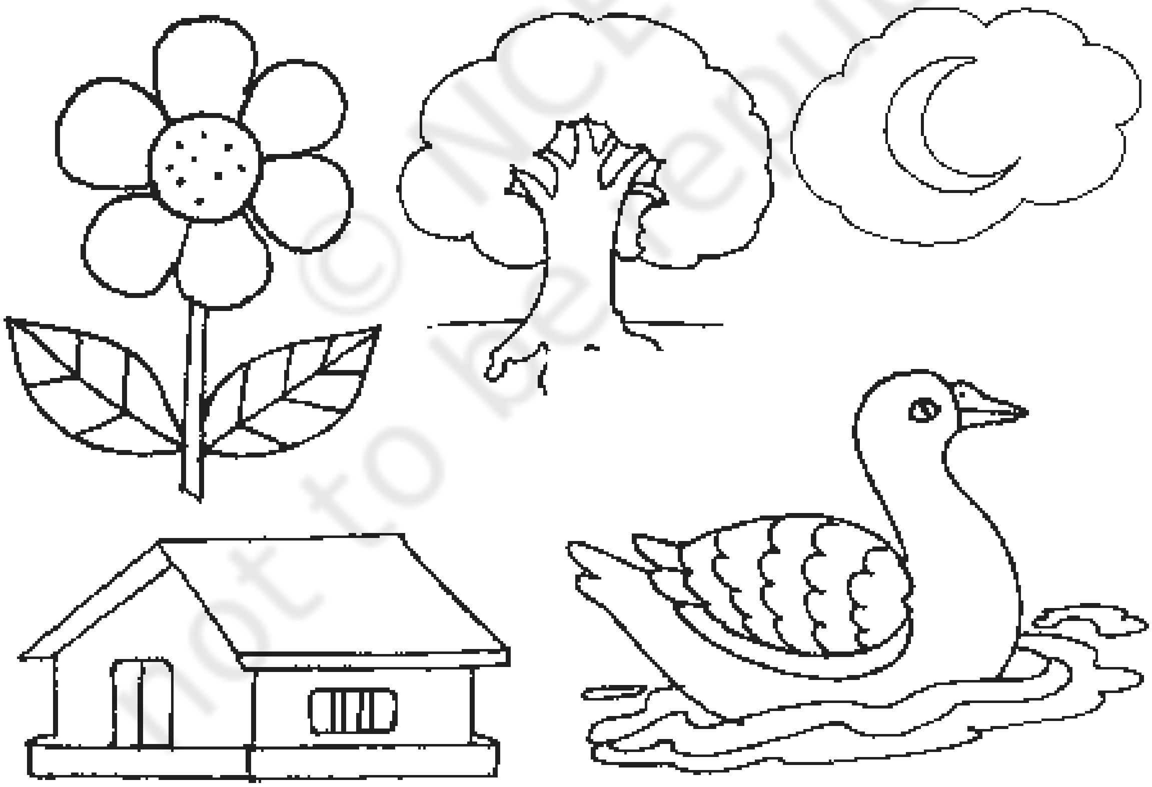

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

سَرو | تعصّب | سفینہ | عمل | مستول

....

....

....

....

....

سفینہ

11

گرونانک

آپ نے یہ بات اکثر سنی ہوگی کہ ہمارا ملک گنگا جمنی تہذیب کا نمونہ ہے۔ ایسا اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہاں بہت سے مذہبوں کے ماننے والے سیکڑوں برس سے ایک ساتھ رہتے آئے ہیں ۔جیسے ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بودھ ، پارسی وغیرہ۔ ہر مذہب کے رہنماؤں نے اپنی تعلیمات کے ذریعے پیار، محبت، بھائی چارے اور امن کا پیغام دیا۔ بھگتی تحریک کے نام سے بھی ایک تحریک چلی تھی۔اس کے ماننے والوں کی زندگی انسانیت کی بھلائی کے کاموں میں گزری۔ اس تحریک کے پَیرو مذہبی تعلیمات کے علاوہ سماج سدھار کے کام بھی کرتے تھے۔

ایسے ہی ایک بزرگ سکھ مذہب کے رہنما گرونانک تھے۔

گرونانک کی پیدائش 1469 میں دریائے راوی کے کنارے آباد ایک گاؤں تل وَنڈی میں ہوئی۔ یہ گاؤں اب پاکستان میں ہے اور لاہور کے جنوب میں واقع ہے۔ اِس گاؤں کو اب ننکانہ صاحب کہتے ہیں۔

گرونانک اِس گاؤں کے ایک منیم کالو چند کے بیٹے تھے۔ان کے نام کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ ان کی بڑی بہن کی پیدائش اپنے نانا کے گھر میں ہوئی، اس لیے انھیں نانکی یعنی ''نانا کی'' کہتے تھے۔ اپنی بڑی بہن کے نام پر ان کو نانک یعنی نانا کا کہنے لگے اور یہی ان کا نام پڑ گیا۔

© NCERT not to be republished

بچپن ہی سے گرونانک کی عادتیں عام بچّوں سے مختلف تھیں۔انھیں کھیل کود کا شوق نہیں تھا۔ جیب خرچ کے پیسے بھی وہ اپنی ذات پر خرچ کرنے کے بجاے ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ جب ان کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا تو انھوں نے فارسی زبان اور حساب بہت حد تک سیکھ لیا۔ آگے پڑھائی میں ان کا جی نہیں لگا۔ جب وہ بڑے ہوئے تو ان کے والد نے پہلے کھیتی باڑی اور پھر تجارت کرنے کے لیے کہا۔ انھوں نے کسی کام میں دل چسپی نہیں لی کیونکہ ان کا دل دنیا داری میں نہیں لگتا تھا۔

ایک دن گرونانک کے والد نے انھیں کچھ روپے دے کر لاہور بھیجا اور کہا کہ ایسا کھرا سودا کرنا جس سے کچھ نفع ہو۔ انھوں نے بالا نام کا ایک نوکر بھی ساتھ کر دیا۔ راستے میں انھیں کچھ فقیر نظر آئے جو بہت بھوکے تھے۔ گرونانک نے ان کو کچھ روپے دینے چاہے لیکن فقیروں نے کہا: ''یہ پیسے ہمارے کس کام کے؟ ہم تو بھوکے ہیں، کھانا چاہیے۔''

گرونانک نے ان کے کھانے کا انتظام کیا اور سارے پیسے ان کو کھانا کھلانے میں خرچ کر دیے۔ واپس آکر والد کے ڈر سے گھر کے باہر ہی رک گئے، لیکن والد نے انھیں ڈھونڈ نکالا اور جب اُن سے پوچھا کہ تجارت کی غرض سے جو روپے دیئے تھے وہ کیا کیے تو گرونانک نے سارا واقعہ بیان کر دیا اور کہا: '' آپ نے کہا تھا کھرا سودا کرنا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے سے زیادہ کھرا سودا اور کیا ہوسکتا ہے؟''

گرونانک کے والد ان کی طرف سے بہت فکر مند رہتے تھے۔ اس لیے گرونانک کے بہنوئی انھیں اپنے ساتھ کپورتھلہ لے گئے اور وہاں کے گورنر لودھی خاں کے دفتر میں ملازمت دلادی۔ یہاں بھی ان کا دل کام میں نہیں لگا۔ یہ طور طریقے دیکھتے ہوئے ان کے والد نے سوچا کہ اُن کی شادی کردی جائے۔ شاید گھریلو ذمّے داریاں پڑنے پر وہ اِس طرح روپیہ خرچ کرنا بند کردیں۔ دو بچّے ہونے کے بعد بھی وہ غریبوں کی مدد کرتے رہے۔

آخر کار انھوں نے گھر بار چھوڑ کر فقیری اختیار کرلی۔ یہ بات ان کے دل پر نقش ہوگئی کہ دنیا اور یہاں کی ہر شے فانی ہے۔ اس کا پیدا کرنے والا ہی ہمیشہ باقی رہے گا۔ اس لیے خدا سے محبت کی جائے اور اس کا قرب حاصل کیا جائے۔ ان کے والد نے انھیں سمجھانے کے لیے جس مسلمان گوّیے اور وفادار خادم مردانا کو بھیجا وہ بھی ان کا چیلا بن گیا۔ اب گرونانک اپنے پرانے خادموں کے ساتھ لوگوں کو نصیحت کرتے کہ ذات پات کی بنا پر انسانوں کے بیچ کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے۔ گرونانک نے اِس بات پر زور دیا تھا کہ ان کے ماننے والے مشترکہ رسوئی یعنی لنگر میں کھانا کھائیں۔ جہاں کوئی بھی ذات پات اور مذہب کے بھید بھاو کے بغیر کھا سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انسانوں کا آپسی رشتہ محبت ہی پر قائم ہے۔ انھوں نے عورتوں کو برابری کے حقوق دینے کی بات کہی۔ جب ان کے ماننے والے جمع ہوتے تو عورتیں بھی ان کے ساتھ ہوتیں۔ رفتہ رفتہ ان کی یہ تعلیمات ایک مذہب کی شکل اختیار کرگئیں، جس کے ماننے والے سکھ کہلائے۔

گرونانک نے کئی ملکوں کا سفر کیا۔ آخر میں کرتا پور میں آباد ہوگئے، جسے آج کل ڈیرہ نانک صاحب کہتے ہیں۔ 1538 میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی تعلیمات 'گروگرنتھ صاحب' میں جمع ہیں۔ یہی سکھوں کی مقدّس کتاب ہے۔ ان کا یومِ پیدائش 'گروپرَب' کی شکل میں دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

not to be republished © NCERT

مشق

لفظ اور معنی :

گنگا جمنی	:	ملی جلی
تحریک	:	کسی خاص مقصد کے تحت چلائی گئی مہم، آندولن
جنوب	:	دکن
پیروکار	:	ماننے والے، پیچھے چلنے والے
گرہستی	:	گھربار
نقش ہوجانا	:	اثر کرنا، دل میں بیٹھ جانا
فانی	:	مٹنے والا
قرب	:	نزدیکی
مشترکہ	:	ملی جلی
مقدّس	:	پاک

غور کیجیے:

- گرونانک ہمارے ملک ہندوستان کے ایک اہم روحانی پیشوا اور سماج سدھارک تھے۔ انسان دوستی اور محبت ان کا پیغام تھا۔ انھوں نے دنیاداری چھوڑ کر خدمتِ خلق کا راستہ اختیار کیا۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے :

1۔ ہمارا ملک کس تہذیب کا نمونہ ہے؟

© NCERT not to be republished

2۔ گرونانک کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟

3۔ گرونانک کا دِل کام میں کیوں نہیں لگتا تھا؟

4۔ گرونانک کی تعلیمات کیا ہیں؟

5۔ گرونانک کی تعلیمات کس کتاب میں جمع کی گئی ہیں؟

6۔ گرونانک آخر میں کہاں آباد ہوئے؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

فکرمند	فقیری	گنگا جمنی	لنگر	تحریک

1۔ ہمارا ملک .... تہذیب کا نمونہ ہے۔

2۔ بھگتی تحریک کے نام سے بھی ایک .... چلی تھی۔

3۔ گرونانک کے والدان کی طرف سے بہت .... رہتے تھے۔

4۔ انھوں نے گھر بار چھوڑ کر .... اختیار کر لی۔

5۔ گرونانک نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ان کے ماننے والے .... میں کھانا کھائیں۔ 5۔

ان لفظوں کے مُتَضاد لکھیے:

محبت	امن	جنوب	کھرا	نفع	آباد	انسان	شروع
....	....	....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے جملوں کو پڑھیے اور ان میں سے 'اِسم' اور 'ضمیر' تلاش کر کے خالی جگہوں میں لکھیے:

1۔ گرونانک کی پیدائش تل ونڈی گاؤں میں ہوئی۔
2۔ اِس گاؤں کو اب ننکانہ صاحب کہتے ہیں۔
3۔ بڑی بہن کے نام پر ان کو نانک کہنے لگے۔
4۔ انھیں کھیل کود کا شوق نہیں تھا۔
5۔ جیب خرچ کے پیسے بھی وہ ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔
6۔ ان کا دل دنیاداری میں نہیں لگتا تھا۔

اسم	ضمیر
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

صحیح بیان کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیے۔

1۔ ہمارے ملک میں بہت سے مذہبوں کے ماننے والے رہتے آئے ہیں۔ (   )
2۔ گرونانک کی پیدائش کسان کے گھر میں ہوئی تھی۔ (   )
3۔ گرونانک کو جو پیسے ملتے تھے، انھیں اپنی ذات پر خرچ کر دیتے تھے۔ (   )

© NCERT not to be republished

4۔ گرونانک کا دل دنیاداری میں نہیں لگتا تھا۔ ( )

5۔ گرونانک آخری وقت میں تل ونڈی گاؤں آئے۔ ( )

6۔ ننکانہ صاحب دہلی کے پاس واقع ہے۔ ( )

سبق میں ایک لفظ آیا ہے 'فکرمند' ۔ یہ 'فکر' اور 'مند' سے مل کر بنا ہے۔ آپ بھی 'مند' لگا کر پانچ الفاظ خالی جگہوں میں لکھیے : جیسے: دولت + مند = دولت مند
ضرورت + مند = ضرورت مند

◆ .... ◆ .... ◆ ....

◆ .... ◆ ....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو صحیح خانوں میں لکھیے :

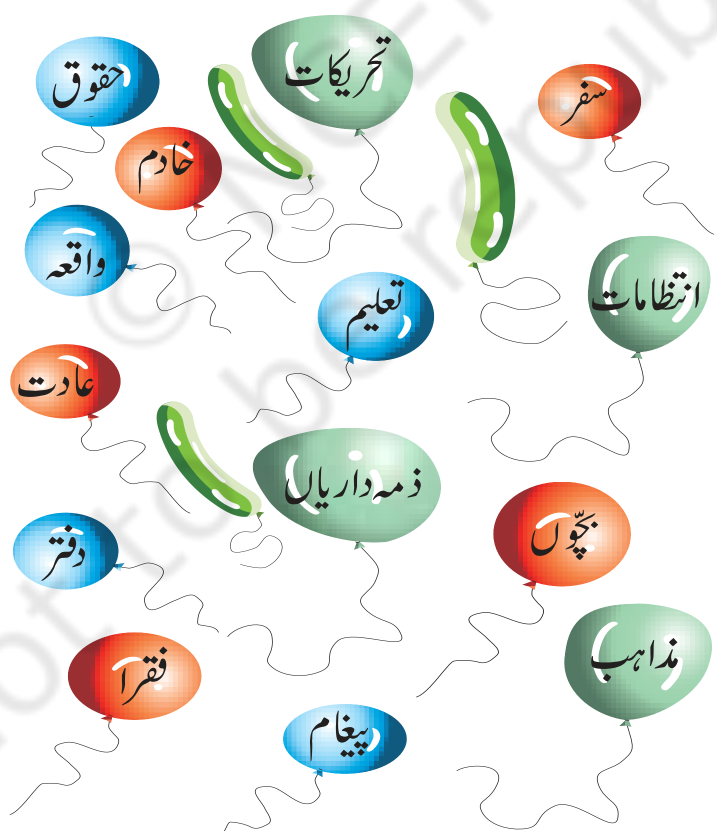

واحد	جمع
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

not to be republished © NCERT

عملی کام

گرونانک کے بارے میں پانچ جملے لکھیے :

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

ننکانہ　واقع　ضرورت مند　سلسلہ　مقدّس

....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

12

زیرو ناٹ آؤٹ

پروگرام کے مطابق کرکٹ میچ ٹھیک دس بجے شروع ہونا چاہیے تھا مگر امپائر کا کوٹ اِستری ہو کر دیر سے آیا، اِسی لیے طے شدہ پروگرام کے مطابق کھیل شروع کرنے کی بجائے ساڑھے گیارہ بجے تک کھلاڑی مونگ پھلیاں کھاتے رہے۔ پندرہ منٹ کے بعد یہ طَے پایا کہ جو ٹیم 'ٹاس' ہارے وہی بیٹنگ کرے۔ پھر کلدار روپیہ کھنکا، تالیاں بجیں، رومال لہرائے اور مرزا کسے بندھے بیٹنگ کرنے نکلے۔

ہم نے دعا دی—— ''خدا کرے تم واپس نہ آؤ۔''

مصیبت اصل میں یہ تھی کہ مخالف ٹیم کا لمبا تڑنگا بالر (خدا جھوٹ نہ بُلوائے) پورے ایک فرلانگ سے ٹہلتا ہوا آتا، یک بارگی جھٹکے کے ساتھ رُک کر کھنکارتا، پھر نہایت تیزی سے گیند پھینکتا۔ اِس کے علاوہ، حالاں کہ وہ صرف دائیں آنکھ سے دیکھ سکتا تھا، گیند بائیں ہاتھ سے پھینکتا تھا۔ مرزا کا خیال تھا کہ اُس

بے ایمان نے یہ چکرا دینے والی صورت انتظاماً بنا رکھی ہے۔ لیکن ایک مرزا ہی نہیں کوئی بھی یہ اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ وہ گیند کیسے اور کہاں پھینکے گا، بلکہ اس کی صورت دیکھ کر کبھی کبھی تو یہ شبہ ہوتا کہ اللہ جانے پھینکے گا بھی یا نہیں۔

مرزا کے کھیلنے کا انداز یہ تھا کہ وہ بیٹ کو پوری طاقت کے ساتھ گوپھن کی طرح گھمائے جا رہے تھے۔ تین اووَر اِسی طرح سے خالی گئے اور گیند کو ایک دفعہ بھی بیٹ سے ہم کنار ہونے کا موقع نہ ملا۔ مرزا کے مسکرانے کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ رَن نہ بننے کی بڑی وجہ بالر کی نالائقی سے زیادہ مرزا کے پینترے تھے۔ وہ اپنا وکٹ ہتھیلی پر لیے پھر رہے تھے۔ وہ کرتے یہ تھے کہ اگر گیند اپنی طرف آتی دیکھتے تو صاف ٹل جاتے لیکن گیند اگر ٹیڑھی آتی تو اُس کے پیچھے بیٹ لے کر نہایت جوش و خروش سے دوڑتے۔ کپتان نے بہتیرا اشاروں سے منع کیا، مگر وہ دو دفعہ گیند کو باؤنڈری لائن تک چھوڑنے گئے۔

ایک اووَر میں بالر نے گیند ایسی کھینچ ماری کہ مرزا کے سر سے ایک آواز (اور منہ سے کئی) نکلی اور ٹوپی اُڑ کر وِکٹ کیپر کے قدموں میں جا پڑی۔ جب امپائر نے مرزا کو ٹوپی پہنانے کی کوشش کی تو وہ ایک انچ تنگ ہو چکی تھی۔

اِس کے باوجود مرزا خوب جم کر کھیلے اور ایسا جم کر کھیلے کہ اُن کی ٹیم کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ اِس کی تفصیل یہ ہے

کہ جیسے ہی اُن کا ساتھی گیند پر ہِٹ لگاتا، ویسے ہی مرزا اُسے رن بنانے کی پُر زور دعوت دیتے اور جب وہ تین بٹے چار پچ طے کر لیتا تو اُسے ڈانٹ ڈپٹ کر بلکہ ڈھکیل کر اپنے وکٹ کی جانب واپس بھیج دیتے۔ مگر اکثر یہی ہوا کہ گیند اس غریب سے پہلے وہاں پہنچ گئی اور وہ مفت میں رن آؤٹ ہو گیا۔ جب مرزا نے یکے بعد دیگرے اپنی ٹیم کے پانچ کھلاڑیوں اور کپتان کا اِسی طرح جلوس نکال دیا تو کپتان نے سختی سے تنبیہہ کر دی کہ خبردار! اب مرزا کے علاوہ کوئی رن نہ بنائے۔

لیکن مرزا نے آخری وکٹ تک ایک بھی رن بنا کر نہیں دیا۔ اِس کے باوجود اُن کا اسکور اپنی ٹیم میں سب سے اچھا رہا، اس لیے کہ رن تو کسی اور نے بھی نہیں بنائے، مگر وہ سب آؤٹ ہو گئے۔ اِس کے برعکس مرزا خود کو بڑے فخر کے ساتھ 'زیرو ناٹ آؤٹ' بتاتے تھے۔

'ناٹ آؤٹ!' اور یہ بڑی بات ہے۔

مشق

لفظ اور معنی:

گلدار	:	ہندوستان میں رائج انگریزی حکومت کا سکّہ
انتظاماً	:	سوچ سمجھ کر
گوپھن	:	پتھّر پھینکنے کے لیے رسّی کا بنایا ہوا پھندا
ہم کنار ہونا	:	ملنا، چھونا
پینترا	:	داؤ پیچ
پاؤں اُکھڑ جانا	:	میدان چھوڑ دینا، میدان سے بھاگ جانا
یکے بعد دیگرے	:	ایک کے بعد دوسرا
تنبیہہ کرنا	:	تاکید کرنا، خبردار کرنا
برعکس	:	الٹا، خلاف
ٹاس	:	کھیلنے کے لیے سکّہ اُچھال کر باری طے کرنا

غور کیجیے:

- یہ ایک مزاحیہ مضمون ہے۔اس کا موضوع بہت دل چسپ ہے۔کرکٹ کے میچ میں ہنسنے کے کچھ موقعے تو آتے ہی ہیں لیکن مرزا اور ان کی ٹیم کے کھلاڑی جس طرح ایک رن بھی نہیں بنا پائے، مصنف نے اس صورتِ حال سے اپنی اس تحریر میں مزاح پیدا کر دیا ہے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتائیے اور لکھیے :

1۔ مرزا بیٹنگ کرنے نکلے تو انھیں واپس نہ آنے کی دعا کیوں دی گئی؟

2۔ مخالف ٹیم کا بالر کس طرح گیند پھینکتا تھا؟

3۔ یہ کیوں کہا گیا ہے کہ مرزا اپنا وکٹ ہتھیلی پر لیے پھر رہے تھے؟

4۔ اس جملے کی وضاحت کیجیے: 'جب امپائر نے مرزا کو ٹوپی پہنانے کی کوشش کی تو وہ ایک انچ تنگ ہو چکی تھی'۔

5۔ کپتان نے یہ تنبیہہ کیوں کی کہ مرزا کے علاوہ کوئی رَن نہ بنائے؟

نیچے لکھے ہوئے صحیح لفظوں سے خالی جگہوں کو بھریے:

وکٹ | ٹاس | بیٹ | امپائر | بالر

1۔ مگر .... کا کوٹ اِستری ہو کر دیر سے آیا۔

2۔ یہ طے پایا کہ جو ٹیم .... ہارے وہی بیٹنگ کرے۔

3۔ مخالف ٹیم کا لمبا تڑنگا .... پورے ایک فرلانگ سے ٹہلتا ہوا آتا۔

4۔ وہ .... کو پوری طاقت کے ساتھ گوپھن کی طرح گھمائے جا رہے تھے۔

5۔ وہ اپنا .... ہتھیلی پر لیے پھر رہے تھے۔

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورہ	جملوں میں استعمال
ٹل جانا	....
پاؤں اکھڑ جانا	....
جان ہتھیلی پر لیے پھرنا	....

ایک جملے میں جواب دیجیے اور خالی جگہوں میں لکھیے:

1۔ میچ دیر سے کیوں شروع ہوا؟

....

2۔ ٹاس کے بارے میں کیا طے ہوا؟

....

3۔ مرزا بیٹ کو کس طرح گھما رہے تھے؟

....

4۔ ایک بھی رَن نہ بنانے کے باوجود مرزا کا اِسکور اپنی ٹیم میں سب سے اچھا کس طرح رہا؟

....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کے مُتضاد لکھیے:

جیت	دیر	مخالف	جھوٹ	نالائق	تیزی	ٹیڑھا	سختی

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی ہر تصویر کے بارے میں دو دو جملے لکھیے :

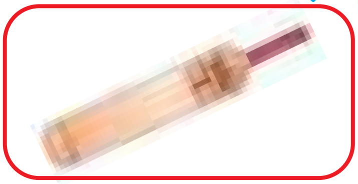

....

....

....

....

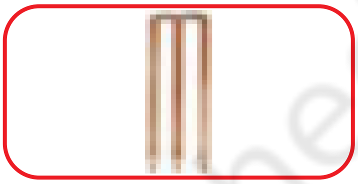

....

....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو ان کے صحیح خانوں میں لکھیے :

صفت	فعل
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

بھرنا	زرخیز	کھانا	گلدار
اکھڑنا	دیکھنا	پُرفضا	پھرنا
لمبا	چھوڑنا	ٹہلنا	بے ایمان
پھینکنا	نکلنا	نالائقی	دوڑنا
خُشک	جھوٹ	سنوارنا	صاف

صفت	فعل
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

عملی کام:

- پانچ ہندوستانی کھلاڑیوں کی تصویریں کاپی میں چپکائیے اور ان کے نام لکھیے :

© NCERT not to be republished

13

کتابیں

سمجھتا ہے اسے سارا زمانہ   کتابیں علم و حکمت کا خزانہ
ہماری مُونِس و غم خوار ہیں یہ   جہادِ علم کی للکار ہیں یہ
کتابیں کیا ہیں، روحانی غذا ہیں   سکوں دل کا، دواؤں کی دوا ہیں
کتابوں سے ہے جس کی آشنائی   بڑی دولت جہاں میں اس نے پائی
کتابوں کی رفاقت بھی عجب ہے   تعلّق توڑنا ان سے غضب ہے

سکھاتی ہیں یہ جینے کا طریقہ
بتاتی ہیں ہمیں کیا ہے سلیقہ
کسی نے منہ کتابوں سے جو پھیرا
یقیناً اس کو ذلّت نے ہے گھیرا
کتابوں سے اگر خالی مکاں ہے
وہ ہے بھوتوں کا مسکن، گھر کہاں ہے
کتابوں سے حلاوت گفتگو میں
شرافت کا اثر باقی لہو میں

کتابوں سے سدا رشتہ بڑھاؤ
اسی میں زندگی اپنی لگاؤ

(ظفرؔ کمالی)

مشق

لفظ اور معنی:

علم	:	جان کاری
حکمت	:	عقل مندی، اچھے برے کی تمیز
روحانی	:	روح سے متعلق
روحانی غذا	:	روح کو قوت بخشنے والی چیز
مونس	:	دوست، ساتھی
غم خوار	:	غم میں شریک ہونے والا، دکھ درد کا ساتھی
جہادِ علم	:	علم حاصل کرنے کے لیے جدّ و جہد
للکار	:	نعرہ، اکسانے والی چیز
آشنائی	:	جان پہچان، دوستی
رفاقت	:	دوستی، ساتھ
ذلّت	:	بد نامی، بے عزّتی
مسکن	:	رہنے کی جگہ، گھر
حلاوت	:	مٹھاس

غور کیجیے:

- انسانی زندگی میں کتابوں کی بڑی اہمیت ہے۔ پڑھے لکھے لوگوں کو سماج میں عزّت کی نظر سے دیکھا

© NCERT not to be republished

جاتا ہے۔اس لیے کتابوں سے رشتہ جوڑنا اور تعلیم پر توجّہ دینا ضروری ہے۔

سوچیے ، بتایئے اور لکھیے :

1۔ کتابیں کس چیز کا خزانہ ہیں؟

2۔ ’’جہادِ علم کی للکار ہیں یہ‘‘ کا کیا مطلب ہے؟

3۔ نظم میں کتاب کو روحانی غذا کیوں کہا گیا ہے؟

4۔ شاعر نے یہ کیوں کہا ہے کہ کتابیں بڑی دولت ہیں؟

5۔ کتابوں سے منہ پھیر لینے کے کیا معنی ہیں؟

خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

ہماری مُونِس و .... ہیں یہ

سکوں .... کا ، دواؤں کی دوا ہیں

تعلّق توڑنا ان سے .... ہے

کتابوں سے حلاوت .... میں

اسی میں .... اپنی لگاؤ

© NCERT not to be republished

مختلف فعلوں کی مدد سے جملے بنا کر لکھیے :

بچّہ

مثال : بچّہ کتاب پڑھ رہا ہے۔

....

....

....

....

اُستانی

....

....

....

....

....

لڑکی

....

....

....

....

....

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے مصرعوں کی نثر بنائیے:

مثال: سمجھتا ہے اسے سارا زمانہ   **نثر:** اسے سارا زمانہ سمجھتا ہے۔

کتابوں سے ہے جس کی آشنائی ....

سکھاتی ہیں یہ جینے کا طریقہ ....

وہ ہے بھوتوں کا مسکن ، گھر کہاں ہے ....

یقیناً اس کو ذلّت نے ہے گھیرا ....

کتابوں کی اہمیت پر پانچ جملے لکھیے:

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

نیچے دی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے:

- ....
- ....

© NCERT not to be republished

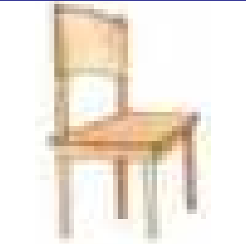

عملی کام:

- نظم کو زبانی یاد کیجیے:
- اپنی پسندیدہ پانچ کتابوں کے نام لکھیے:

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

حلاوت　　رشتہ　　غضب　　رفاقت　　آشنائی

© NCERT not to be republished

14

آ ئیے لُغت دیکھیں

(پانچویں جماعت کا کمرہ۔ اُستاد جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ تمام طَلَبا کھڑے ہو جاتے ہیں۔)

طَلَبا : (ایک ساتھ) السَّلامُ علیکم!

اُستاد : وَعَلَیکمُ السّلام! بیٹھ جایئے۔ آپ کو تو معلوم ہی ہوگا کہ میاں فیّاض کو چوتھی جماعت میں اردو مضمون میں سب سے زیادہ نمبر ملے ہیں اور سالانہ جلسے میں انھیں ایک کتاب انعام میں دی گئی ہے۔ میاں فیّاض! انعام مبارک ہو۔

طَلَبا : (مل کر) مبارک ہو، مبارک ہو!

فیّاض : شکریہ، شکریہ!

اُستاد : فیّاض! ذرا یہ بتایئے کہ آپ کو کون سی کتاب انعام میں ملی ہے؟

© NCERT not to be republished

فیّاض : جناب، مجھے نام تو یاد نہیں ہے۔ ابّا جان کہہ رہے تھے کہ اس میں الفاظ کے معنی دیئے ہوئے ہیں۔

اُستاد : آپ جانتے ہیں ایسی کتاب کو کیا کہتے ہیں؟

فیّاض : جی نہیں! جناب۔

اُستاد : اچھا! آپ میں سے کوئی بتا سکتا ہے کہ ایسی کتاب کو کیا کہتے ہیں؟

(سب بچے خاموش رہتے ہیں)

اُستاد : ایسی کتاب کو 'لُغت' کہتے ہیں۔

ناصر : جناب، ہماری اُردو کی کتاب میں بھی ہر سبق کے بعد الفاظ کے معنی دیئے گئے ہیں۔ کیا لُغت میں بھی اسی طرح ہوتا ہے؟

اُستاد : (مسکراتے ہوئے) بالکل اسی طرح تو نہیں ہوتا، کچھ فرق ہوتا ہے۔ ہماری کتاب میں ہر سبق میں آنے والے نئے الفاظ کے معنی لکھے جاتے ہیں، لیکن لُغت میں بہت سے الفاظ کے معنی ہوتے ہیں۔

ماجِد : لیکن جناب، لُغت میں ہزاروں لفظ ہوتے ہوں گے، پھر ہم کسی خاص لفظ کے معنی کس طرح ڈھونڈتے ہیں؟ کیا اس کے لیے پوری کتاب دیکھنی پڑتی ہے؟

اُستاد : یہ بہت اچھا سوال ہے۔ آج میں آپ کو یہی بتانے والا ہوں کہ لُغت میں الفاظ کے معنی کیسے تلاش کیے جاتے ہیں۔

(اُستاد بچوں کو لُغت دکھاتے ہیں۔ سبھی باری باری لغت دیکھتے ہیں۔)

اُستاد : کوئی بتا سکتا ہے کہ اس میں کیا خاص بات ہے؟

سلیم : جناب میں نے دیکھا ہے کہ الف سے شروع ہونے والے تمام الفاظ شروع میں دیئے ہوئے ہیں۔

© NCERT not to be republished

اُستاد : بالکل صحیح! صرف اتنا ہی نہیں۔ اس میں تمام الفاظ حروفِ تہجّی کی ترتیب میں جمع کیے گئے ہیں۔

آصف : جناب اس کا مطلب یہ ہوا کہ 'الف' سے 'ی' تک تمام الفاظ جمع کیے گئے ہیں۔

اُستاد : درست ہے! آپ کو تمام حروفِ تہجّی ترتیب سے یاد ہونے چاہئیں۔ 'لام' کے بعد کون سا حرف آتا ہے؟ اسلم آپ بتائیے۔

اسلم : 'میم'

اُستاد : اور 'نون' کے بعد کیا آتا ہے؟ حسن! آپ بتائیے۔

حسن : (سوچ کر) 'واؤ'

اُستاد : بہت خوب! اگر ہمیں لفظ منزل کے معنی دیکھنے ہوں تو کیسے دیکھیں گے؟ فیّاض' آپ بتائیے۔

(اُستاد تختۂ سیاہ پر لفظ '' منزل'' لکھتے ہیں۔)

فیّاض : حرف میم کے نیچے دیکھیں گے۔

اُستاد : اچھا! ڈھونڈ کر بتائیے۔

(فیّاض کوشش کرتا ہے، لیکن یہ لفظ نہیں ملتا۔)

فیّاض : جناب اس میں میم سے شروع ہونے والے بہت سے لفظ ہیں۔ ڈھونڈنا مشکل ہے۔

اُستاد : لفظ 'منزل' میں 'میم' کے بعد کون سا حرف ہے؟

تمام بچے: (ایک ساتھ) 'نون'

اُستاد : لُغت میں 'میم' سے شروع ہونے والے الفاظ غور سے دیکھیے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ان میں پہلے وہ الفاظ اکٹھّا کیے گئے ہیں جن میں 'میم' کے بعد 'الف' آتا ہے جیسے مات، مار، ماش وغیرہ۔ اس کے بعد وہ الفاظ ہیں جن کے بعد 'ب' آتا ہے جیسے 'مبارک، مبتلا، مبشّر وغیرہ۔ اس سے آپ کی سمجھ

© NCERT not to be republished

میں کون سی بات آتی ہے؟

راشد : جناب، اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں نہ صرف 'میم' سے شروع ہونے والے تمام الفاظ کو ایک ساتھ جمع کیا گیا ہے بلکہ ہر لفظ کے دوسرے حروف کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اُستاد : بالکل صحیح ! یہ بھی حروفِ تہجّی کی ترتیب میں ہیں۔ اس لیے لفظ 'منزل' کے معنی ڈھونڈنے کے لیے آپ کس بات کا خیال رکھیں گے؟

راشد : ہم اسے میم، نون میں ڈھونڈیں گے۔

اُستاد : اچھا فیّاض، میم نون کے نیچے دیکھو۔

(فیّاض لفظ منزل ڈھونڈ نکالتا ہے)

فیّاض : مل گیا جناب ! اس کے معنی ہیں اُترنے کی جگہ، رہنے کی جگہ، مسافر خانہ، سرائے۔ جناب ! اس میں تو بہت سے معنی دیئے ہوئے ہیں۔کون سے معنی صحیح ہیں؟

اُستاد : ہر معنی اپنی جگہ صحیح ہے۔ لفظ 'منزل' اس جملے میں دیکھیے " قافلہ منزل پر ٹھہر گیا" یہاں، منزل کے معنی ہوں گے، اُترنے کی جگہ۔ فرض کیجیے آپ نے کسی مکان پر 'سلطان منزل' لکھا ہوا دیکھا۔ یہاں منزل کے معنی ہوں گے 'رہنے کی جگہ' یعنی مکان۔ ہر لفظ کے معنی جملے میں اس کے استعمال کے مطابق ہوتے ہیں۔

اُستاد : اچھا! میں یہاں تختۂ سیاہ پر تین لفظ لکھتا ہوں۔ بتایئے ان میں کون سا لفظ لُغت میں پہلے آئے گا؟

(اُستاد لکھتے ہیں ابر، ابتر، ابن)

کریم : جناب، میں بتاتا ہوں۔

اُستاد : ہاں، بتایئے!

کریم : پہلے 'ابر' آئے گا۔

اُستاد : فیّاض! کیا یہ صحیح ہے؟

فیّاض : جی نہیں۔ پہلے 'ابتر' آئے گا۔

اُستاد : کیوں؟

فیّاض : اس لیے کہ ان تینوں لفظوں میں پہلے دو حروف وہی ہیں 'ا' اور 'ب' اس لیے تیسرا حرف دیکھنا ہوگا۔ 'ابر' میں 'ر' ہے۔ 'ابتر' میں 'ت' ہے۔ 'ابن' میں 'ن' ہے۔ حروفِ تہجی میں 'ت' پہلے آتا ہے، اس لیے 'ابتر' پہلے آئے گا۔ اس کے بعد 'ابر' اور آخر میں 'اِبن' آئے گا۔

اُستاد : شاباش! میرا خیال ہے کہ اب آپ یہ ساری باتیں سمجھ گئے ہوں گے۔ اس بارے میں آئندہ اور بھی معلومات دی جائیں گی۔

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی:

طَلَبا	:	علم حاصل کرنے والے، طالِب کی جمع
حروفِ تہجّی	:	حروف ہِجا مثلاً اب پ ت وغیرہ
تختۂ سیاہ	:	بلیک بورڈ (Black Board)
مات	:	ہار، شکست
مار	:	سانپ
ماش	:	اُرد کی دال
مبتلا	:	گِھرا ہوا، گرفتار
مبشِّر	:	خوش خبری دینے والا
قافلہ	:	مسافروں کا گروہ، کارواں
اَبر	:	بادل
ابتر	:	بدحال
ابن	:	بیٹا

غور کیجیے:

- مطالعے کے دوران بعض ایسے نئے الفاظ سامنے آتے ہیں جن کے معنی ہمیں معلوم نہیں ہوتے۔ ایسی کتاب جس میں کسی زبان کے الفاظ اور ان کے معنی درج ہوں اسے لُغت کہتے ہیں۔ لُغت

© NCERT not to be republished

سے ہم کسی نئے لفظ کے معنی معلوم کر سکتے ہیں۔ اس سبق میں بتایا گیا ہے کہ لُغت میں نئے الفاظ کیسے تلاش کیے جائیں تاکہ ہمیں ان کے معنی معلوم ہو سکیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ اُستاد نے فیّاض کو کس بات کی مبارک باد دی؟

2۔ آپ کی درسی کتاب کے ہر سبق کے بعد جو الفاظ اور معنی دیے گئے ہیں ان میں اور لُغت میں کیا فرق ہے؟

3۔ حروفِ تہجّی کا ترتیب سے یاد ہونا کیوں ضروری ہے؟

4۔ 'سلطان منزل' میں لفظ 'منزل' کے کیا معنی ہیں؟

اِن تصویروں کو غور سے دیکھیے:

بچّے لُغت دیکھ رہے ہیں۔

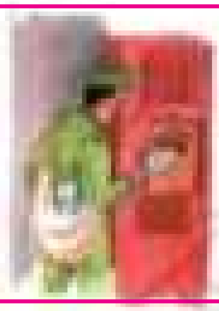

ڈاکیہ خط بانٹ رہا ہے۔

عورت کپڑے سی رہی ہے۔

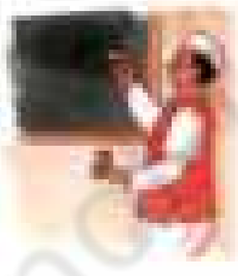

اُستاد تختۂ سیاہ پر لکھ رہے ہیں۔

© NCERT not to be republished

ان تصویروں میں ’بچّے‘، ’ڈاکیہ‘، ’عورت‘ اور ’اُستاد‘ کام کر رہے ہیں۔ یہ سب فاعل ہیں۔

کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں۔

- نیچے دی ہوئی تصویروں کو دیکھ کر ’فعل‘ اور ’فاعل‘ لکھیے:

فعل: ....

فاعل: ....

فعل: ....

فاعل: ....

فعل: ....

فاعل: ....

فعل: ....

فاعل: ....

فعل: ....

فاعل: ....

© NCERT not to be republished

نیچے لکھے ہوئے الفاظ لُغت میں جس ترتیب سے آتے ہیں اسی ترتیب میں لکھیے :

منزل — سرائے

ابر — لُغت

حرف — مضمون

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو ان کے صحیح خانوں میں لکھیے :

مذکّر	مؤنّث

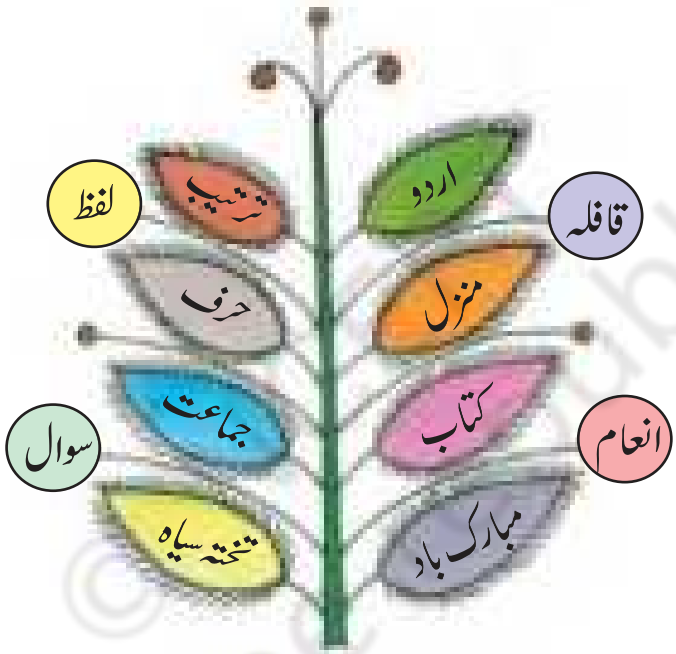

نیچے دی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے :

◆ ....

◆ ....

© not to be republished

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے :

جمع	طَلَبا	اسباق	الفاظ	سوالات	مضامین	لغات	منازل	معلومات
واحد	....	....	....	....	....	....	....	....

عملی کام:

◆ اخبار سے پانچ الفاظ چنیے اور لُغت میں ان کے معنی تلاش کر کے لکھیے :

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....		

© NCERT not to be republished

15

پہلی جنگِ آزادی کا سپہ سالار

عامر آج بہت خوش تھا۔ اس کے اسکول میں یومِ آزادی کا جشن منایا جا رہا تھا۔ اس موقعے پر اسکول میں ایک ڈراما اسٹیج کیا گیا۔ جس کا موضوع تھا 'پہلی جنگِ آزادی کا سپہ سالار'۔ اس ڈرامے میں بہادر شاہ ظفر کی زندگی کے حالات پیش کیے گئے تھے۔

عامر نے بھی اس ڈرامے میں حصّہ لیا۔ ڈراما بہت پسند کیا گیا اور سب نے طَلَبا کی بہت تعریف کی۔ عامر کے ابّو بھی پروگرام دیکھنے گئے تھے۔ گھر لوٹ کر انھوں نے عامر کو مبارک باد دی۔ عامر نے کہا— ''ابّو! مَیں 1857 کی جنگِ آزادی کے بارے میں اور معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ بتائیے۔

ابّو نے جواب دیا—— ’’بیٹا یہ ایک لمبی کہانی ہے ۔بس یوں سمجھ لو کہ انگریز اپنے ناپاک ارادوں کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوئے ۔تاجر بن کر آئے ۔ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی۔اپنے ملک کا مال یہاں بیچنے لگے اور یہاں کی چیزیں اونے پونے داموں خرید کر اپنے ملک لے جانے لگے۔ دھیرے دھیرے وہ بعض ہندوستانی صنعتوں کے مالک بن بیٹھے۔ اپنی چالاکی اور مکّاری سے انھوں نے ملکی انتظامات اپنے ہاتھ میں لے لیے۔ 1837 میں جب بہادر شاہ ظفر کو بادشاہ بنایا گیا تو مغلوں کی حکومت نام کی رہ گئی تھی ۔انگریز بادشاہ کو وظیفہ دیتے تھے اور حکم کمپنی کے افسروں کا چلتا تھا۔‘‘

عامر نے حیرت زدہ ہو کر کہا—— ’’ابو ! تو بادشاہ انگریزوں کی بات مانتے ہی کیوں تھے؟‘‘

’’بیٹا! انگریز بڑے طاقت ور ہو گئے تھے۔ انھوں نے اپنی فوج بھی بنالی تھی‘‘ ۔ابّو نے جواب دیا۔

عامر نے فوراً کہا—— ’’تو کیا اتنے بہت سے انگریز ہندوستان آ گئے تھے کہ ان کی فوج بھی بن گئی ۔‘‘

ابّو نے بتایا—— ’’نہیں بیٹا! انگریزوں نے ہندوستانیوں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا تھا۔ تنخواہ انگریز دیتے تھے اس لیے ہندوستانی ان کا حکم مانتے تھے۔‘‘

’’تو کیا بادشاہ کے پاس فوج نہیں تھی؟‘‘ عامر نے پوچھا۔

ابّو نے جواب دیا—— ’’بیٹا فوج تو تھی لیکن برائے نام ۔‘‘

’’پھر 1857 کی جنگِ آزادی کیسے لڑی گئی‘‘؟ عامر نے سوال کیا۔

ابّو نے بتایا—— ’’انگریزوں کا ظلم اور ناانصافی بڑھتی جا رہی تھی ۔عوام میں بے چینی تھی۔ بہادر شاہ ظفر کو بھی عوام کے حالات کا علم تھا۔ وہ اپنے ملک کو انگریزوں سے نجات دلانا چاہتے تھے۔ ادھر اودھ کی بیگم حضرت محل، جھانسی کی رانی لکشمی بائی، بہار کے بابو کنور سنگھ، نانا صاحب پیشوا اور تانتیا ٹوپے وغیرہ اپنے اپنے علاقوں میں انگریزوں کے قدم اُکھاڑنے کی جدوجہد میں لگے تھے۔‘‘

عامر نے کہا——— ''ابّو! اس کا مطلب یہ ہوا کہ سارے ملک میں لوگ انگریزوں کے خلاف ہو گئے تھے۔''

ابّو نے کہا——— ''ہاں بیٹا! انگریزی فوج کے ہندوستانی سپاہیوں میں بھی انگریزوں کے خلاف بے چینی پیدا ہو رہی تھی۔ انگریز ان ہندوستانی فوجیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے۔ انگریزوں کے خراب رویّے اور بعض دوسرے معاملات کی وجہ سے میرٹھ چھاؤنی کے ہندوستانی سپاہیوں نے بغاوت کردی۔ انھوں نے اپنے انگریز افسروں کو قتل کردیا۔ 10 مئی 1857 کو پانچ ہزار سپاہیوں نے دلّی کا رُخ کیا۔ اگلے دن وہ سپاہی لال قلعہ پہنچے۔ بہادر شاہ ظفر کو اپنا شہنشاہ تسلیم کیا۔ سپاہیوں نے بادشاہ سے درخواست کی کہ وہ ان کی کمان سنبھالیں۔''

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ انگریزوں کی فوج اب بہادر شاہ ظفر کی فوج ہوگئی۔'' عامر نے پوچھا۔

ابّو نے جواب دیا—— ''ہاں بیٹا! جس فوج نے بغاوت کی تھی وہ اب بہادر شاہ ظفر کے ساتھ ہوگئی تھی۔ انھوں نے فوج کی کمان جنرل بخت خاں کو سونپ دی۔ ان کی سربراہی میں ہندوستانی فوجیوں نے انگریزوں کو دلّی سے بھگا دیا۔''

''تو پھر یہ جنگ ناکام کیوں ہوئی؟'' عامر نے پوچھا۔

ابّو نے بتایا—— ''اس لیے کہ انگریزوں کی فوجیں دلّی کے باہر مورچے بنائے ڈٹی رہیں۔ انگریز اپنی فوجی طاقت بڑھانے میں لگے رہے۔ وہ ہندوستان پر مکمل حکومت کے خواب کو ادھورا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ اُن کے جاسوس شہر میں پھیلے ہوئے تھے اور ہندوستانی فوج کی پل پل کی خبریں انگریزوں کو پہنچا رہے تھے۔ ہندوستانی سپاہیوں نے پانچ مہینے تک ڈٹ کر انگریزوں کا مقابلہ کیا، لیکن یہ فوج منظّم نہ تھی۔ ان کے پاس وسائل کی بھی بے انتہا کمی تھی۔ اس وجہ سے انگریز دلّی پر دوبارہ قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

''اوہو! تو اس وجہ سے یہ جنگ ناکام ہوئی۔'' عامر نے کہا۔

ابّو نے کہا—— ''ہاں بیٹا اس وقت انگریزوں کی چالاکی ہم پر بھاری پڑی ۔ انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کرلیا۔ بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کرلیا اور ان کے دو بیٹوں کو سرِ عام گولی ماردی گئی۔ انگریزوں نے آزادی کی اس جنگ کو غدر کا نام دیا۔ بہادر شاہ ظفر پر مقدّمہ چلا کر انھیں بغاوت کا ذمّے دار قرار دیا۔ اور جلا وطن کر کے انھیں رنگون بھیج دیا۔''

''اپنے وطن سے دُور؟'' عامر نے پوچھا۔

ابّو نے کہا—— ''ہاں بیٹا! بہادر شاہ ظفر کو اپنے وطن سے بہت محبت تھی ۔ وہ ہندوستان واپس آنا چاہتے تھے لیکن انگریزوں نے اُن کی ایک نہیں سنی۔ بہادر شاہ ظفر نے یہ خواہش بھی ظاہر کی کہ اُن کی موت کے بعد اُن کو ہندوستان میں دفن کیا جائے ۔ انگریزوں نے اُن کی یہ خواہش بھی پوری نہیں کی۔

9 نومبر 1862 کو اُن کی وفات ہوئی اور انھیں رنگون ہی میں دفن کر دیا گیا۔''

عامر نے پوچھا—— ''تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ بہادر شاہ ظفر اپنے وطن آ ہی نہ سکے۔''

ابّو نے کہا—— ''ہاں بیٹا! '' نیتا جی سبھاش چندر بوس نے اپنی آزاد ہند فوج کے ساتھ پہلی جنگِ آزادی کے اس سپہ سالار کے مزار پر حاضری دی۔ انھوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے باقیات ہندوستان لے جائے جائیں۔''

اس طرح بہادر شاہ ظفر کی رہ نمائی میں آزادی کی جو جنگ شروع ہوئی تھی وہ 15 اگست 1947 کو کامیابی سے ہم کنار ہوئی۔ اس کی یاد میں آج تمھارے اسکول میں جشن منایا گیا۔

''ابّو! آپ نے بڑی اچھی معلومات فراہم کیں ۔ میں یہ سب باتیں اپنے دوستوں کو بتاؤں گا۔ وہ بھی سن کر خوش ہو جائیں گے۔'' عامر نے کہا۔

مشق

لفظ اور معنی:

موضوع	:	وہ مسئلہ جسے بنیاد بنا کر کچھ کہا، لکھا جائے
سپہ سالار	:	فوج کا سردار
حیرت زدہ	:	حیران
برائے نام	:	نہ ہونے کے برابر
نجات	:	چھٹکارا، رہائی
بغاوت	:	نافرمانی، غدر
سربراہی	:	سرداری
بدسلوکی	:	بُرا برتاؤ
منظّم	:	باقاعدہ
وسائل	:	ذرائع، وسیلے کی جمع
سرِ عام	:	عوام کے سامنے
غدر	:	بغاوت، ہنگامہ
جلاوطن	:	دیس سے نکالا ہوا
باقیات	:	بچی ہوئی چیزیں، ہڈیاں
ہم کنار ہونا	:	ملنا
فراہم کرنا	:	بہم پہنچانا، جمع کر دینا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے:

◆ بہادر شاہ ظفر کی رہ نمائی میں جس جنگِ آزادی کا آغاز ہوا تھا، اس میں ہندوؤں اور مسلمانوں نے اتحاد کی ایک غیر معمولی مثال قائم کی تھی۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ عامر نے جس ڈرامے میں حصّہ لیا اس کا موضوع کیا تھا؟

2۔ ملک میں انگریزوں کے خلاف اور کون کون لوگ جدو جہد کر رہے تھے؟

3۔ میرٹھ کے سپاہیوں نے لال قلعہ پہنچ کر بہادر شاہ ظفر سے کیا درخواست کی؟

4۔ انگریز دلّی پر قبضہ کرنے میں کس طرح کامیاب ہوئے؟

5۔ بہادر شاہ ظفر کو رنگون کیوں بھیجا گیا؟

6۔ نیتا جی سبھاش چندر بوس نے اُن کے مزار پر کس خواہش کا اظہار کیا تھا؟

نیچے دیے ہوئے جملوں کو سبق کے مطابق صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

بدسلوکی — مقدّمہ — ملکی — کمان — جنگِ آزادی

1۔ مَیں 1857 کی .... کے بارے میں اور معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

2۔ اپنی چالاکی اور مکّاری سے انھوں نے .... انتظامات اپنے ہاتھ میں لے لیے۔

3۔ انگریز ان ہندوستانی فوجیوں کے ساتھ .... کرتے تھے۔

4۔ سپاہیوں نے بادشاہ سے درخواست کی کہ وہ ان کی .... سنبھالیں۔

5۔ بہادر شاہ ظفر پر .... چلا کر انھیں بغاوت کا ذمّے دار قرار دیا۔

© NCERT not to be republished

پڑھیے سمجھیے اور لکھیے :

- جو زمانہ گزر چکا ہو اسے **ماضی** کہتے ہیں۔
- موجودہ زمانے کو **حال** کہتے ہیں۔
- آنے والے زمانے کو **مستقبل** کہتے ہیں۔
- نیچے دیے ہوئے جملوں میں کس زمانے کا ذکر ہے، خالی جگہوں میں لکھیے :

1۔ مَیں جنگِ آزادی کے بارے میں اور معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ ....

2۔ مغلوں کی حکومت نام کی رہ گئی تھی۔ ....

3۔ یہ سب باتیں میں اپنے دوستوں کو بتاؤں گا۔ ....

- ماضی، حال اور مستقبل کی دو دو مثالیں لکھیے :

ماضی	حال	مستقبل
◆	◆	◆ ....
◆	◆	◆ ....

اِن مُحاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مُحاورہ	جملوں میں استعمال
◆ قدم اُکھڑنا	....
◆ ڈٹ کر مقابلہ کرنا	....
◆ ایک نہ سُننا	....
◆ بھاری پڑنا	....

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویروں کو ان کے صحیح ناموں سے ملایئے:

نام	تصویر
جھانسی کی رانی	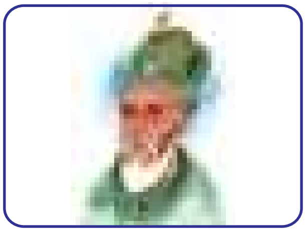
سبھاش چندر بوس	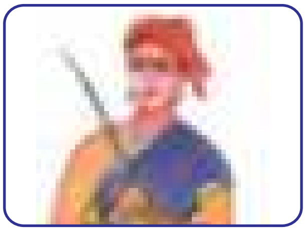
تانتیا ٹوپے	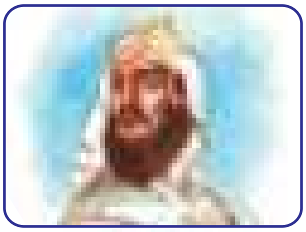
بابو کنور سنگھ	
بہادر شاہ ظفر	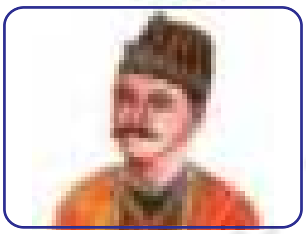
بیگم حضرت محل	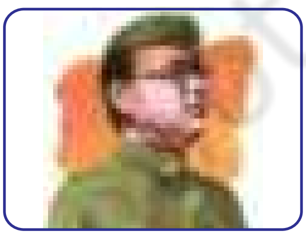

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے جملوں میں رنگین لفظوں کے متضاد خالی جگہوں میں لکھیے :

- عامر آج بہت خوش تھا۔ ....
- بہادر شاہ ظفر کی زندگی کے حالات پیش کیے گئے تھے۔ ....
- سب نے طلَبا کی بہت تعریف کی۔ ....
- ابّو نے جواب دیا۔ ....
- انگریز اپنے ناپاک ارادوں کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوئے۔ ....
- اونے پونے داموں خرید کر اپنے ملک لے جانے لگے۔ ....

پہلی جنگِ آزادی (1857) پر پانچ جملے لکھیے :

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

© NCERT not to be republished

16

دریا کنارے چاندنی

کیا چھا رہی ہے چاندنی
اٹھلا رہی ہے چاندنی
دریا کی اک اک لہر کو
نہلا رہی ہے چاندنی
لہرا رہی ہے چاندنی!
دریا کنارے دیکھنا
پانی میں تارے دیکھنا
تاروں کو دامن میں لیے
کیا کیا نظارے دیکھنا
دکھلا رہی ہے چاندنی!

© NCERT not to be republished

ٹھنڈی ہوا خاموش ہے
اجلی فضا خاموش ہے
خاموش ہے سارا جہاں
ہر اک صدا خاموش ہے
اور چھا رہی ہے چاندنی!

اے لو وہ بدلی آگئی
اور چاندنی پر چھا گئی
باہر نکلنے کے لیے
پھر آئی پھر کترا گئی
گھبرا رہی ہے چاندنی!

لو رات کے منظر چلے
تارے بھی گھل گھل کر چلے
بیٹھے ہوئے یاں کیا کریں
اختر ہم اپنے گھر چلے
اب جا رہی ہے چاندنی!

(اختؔر شیرانی)

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی:

فضا	:	منظر، ماحول
دامن	:	آنچل
نظارہ	:	منظر
صدا	:	آواز

غور کیجیے:

- 'چاندنی میں نہانا'، محاورے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ 'چاندنی کا دریا کی لہروں کو نہلانا' ایک انوکھا خیال ہے۔
- چاندنی کا اِٹھلانا، لہرانا اور گھبرانا بڑا خوب صورت اور پرلطف طرزِ بیان ہے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ شاعر نے نظم میں کس چیز اور کس جگہ کا منظر پیش کیا ہے؟
2۔ 'دریا کی اک اک لہر کو نہلا رہی ہے چاندنی' کا کیا مطلب ہے؟
3۔ پانی میں تارے کیوں نظر آ رہے ہیں؟
4۔ شاعر نے چاندنی کے گھبرانے کی کیا وجہ بیان کی ہے؟

نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

چاندنی　　صدا　　دامن　　بدلی　　منظر

© NCERT not to be republished

کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کی آوازیں یکساں یا ملتی جلتی ہوتی ہیں لیکن ان کے معنی الگ الگ ہوتے ہیں۔ ایسے لفظوں کی دو قسمیں ہیں۔

- ایک وہ جن کی آوازیں اور حروف دونوں ایک ہی ہوں۔ مثلاً

لفظ	معنی
بدلی	بادل کا ٹکڑا
بدلی	تبادلہ یا بدلی ہوئی شکل

لفظ	معنی
چشمہ	عینک
چشمہ	پانی کا سوتا

- دوسری وہ جن کی آوازیں یکساں ہوتی ہیں، لیکن ان کے حروف میں فرق ہوتا ہے۔ مثلاً

لفظ	معنی
آم	ایک پھل
عام	معمولی

لفظ	معنی
صدا	آواز
سدا	ہمیشہ

- خانوں میں دیے ہوئے لفظوں کے معنی لکھیے:

لفظ	معنی
مانگ	....
مانگ	....

لفظ	معنی
کان	....
کان	....

لفظ	معنی
کثرت	....
کسرت	....

لفظ	معنی
آری	....
عاری	....

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویر کی مدد سے ایک کہانی بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھیے :

....

....

....

....

....

نیچے دیئے ہوئے مصرعوں کو مکمّل کیجیے:

1۔ دریا کی اک اک .... کو

2۔ پانی میں .... دیکھنا

3۔ اجلی .... خاموش ہے

4۔ اور .... پر چھاگئی

5۔ لورات کے .... چلے

6۔ اخترہم اپنے .... چلے

نیچے دیئے ہوئے لفظوں کی جمع لکھیے:

واحد	تارا	پھول	فضا	منظر	صدا	ندی	نظارہ	لہر
جمع	....	....	....	....	....	....	....	....

عملی کام:

- نظم کو زبانی یاد کیجیے۔

© NCERT not to be republished

17

مولانا برکت اللہ بھوپالی

مولانا برکت اللہ بھوپالی 1862 میں بھوپال میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولوی شجاعت اللہ ایک سرکاری مدرسے میں مدرّس تھے۔ برکت اللہ کو بچپن ہی سے تعلیم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ انھوں نے عربی، فارسی اور اردو کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور مدرسہ سلیمانیہ بھوپال میں مدرّس کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔

اس وقت ہندوستان پر انگریزوں کا راج تھا۔ وہ طرح طرح سے ہندوستانیوں پر ظلم اور زیادتی کر رہے تھے۔ یہ بات مولانا برکت اللہ کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ وہ اپنے ملک کو آزاد اور اہلِ وطن کو خوش حال دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ انگریزوں سے مقابلہ کرنے کے لیے انگریزی جاننا ضروری ہے۔ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے شوق میں انھوں نے 1883 میں بھوپال چھوڑ دیا اور بمبئی چلے گئے۔ وہاں انھوں نے مشن اسکول میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ انگریزی تعلیم نے ان کے ذہن کو روشن کر دیا جس سے ملک کو آزاد کرانے کی خواہش شدید ہوگئی۔ ان کا خیال تھا کہ انگریزوں سے ٹکّر لینے کے لیے بیرونی ملکوں میں جا کر ان کے خلاف فضا تیار

کی جائے۔ وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوئے اور خاموشی کے ساتھ بمبئی سے انگلستان روانہ ہوگئے۔ وہ کچھ عرصے تک لیور پول یونیورسٹی کے اورینٹل کالج میں عربی کے پروفیسر رہے۔

برکت اللہ بھوپالی کو تحریر و تقریر دونوں میں مہارت حاصل تھی۔ انگلستان کے قیام کے دوران وہاں کے اخباروں میں چھپنے والی اپنی تحریروں اور جوشیلی تقریروں سے انھوں نے ایک پہچان بنالی۔ وطن کو آزاد کرانا ان کی زندگی کا مشن بن گیا تھا۔ وہ گیارہ سال انگلستان میں رہے اور اپنے مشن کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھا۔ تنگ آکر حکومت برطانیہ نے انھیں انگلستان چھوڑنے پر مجبور کردیا۔ اپنے مشن پر قائم رہتے ہوئے وہ امریکہ چلے گئے۔ وہاں چھے سال رہے۔ انقلابی سرگرمیوں کے سبب انھیں امریکہ بھی چھوڑنا پڑا۔ اب انھوں نے جاپان کا رخ کیا اور ٹوکیو یونیورسٹی میں مشرقی زبانوں کے شعبے میں پروفیسر ہوگئے۔ برکت اللہ بھوپالی کا اصل مقصد ملازمت نہیں بلکہ اپنے مشن کو آگے بڑھانا تھا۔ جاپان میں انھوں نے ''اسلامک فریٹرنٹی'' (اسلامی بھائی چارہ) کے نام سے ایک جماعت قائم کی۔ اسی نام سے ایک اخبار بھی جاری کیا جس کے ذریعے انھوں نے ہندوستان کو برطانیہ کی غلامی سے آزاد کرانے کی مہم چلائی۔

مولانا برکت اللہ بھوپالی اب تنہا نہ تھے۔ ان کی آواز میں آواز ملانے والے دوسرے انقلابی بھی ان کے ساتھ شامل ہوگئے تھے۔ جلا وطن انقلابیوں کے ساتھ مل کر مولانا نے ایک ''انقلابی پارٹی'' کی بنیاد ڈالی۔ ان کی انقلابی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے لیے برطانوی حکومت نے جاپانی حکومت پر دباؤ ڈالنا شروع کردیا۔ اس وجہ سے مولانا کو جاپان چھوڑ کر پیرس جانا پڑا۔ پیرس میں وہ اخبار ''الانقلاب'' کے ایڈیٹر مقرر ہوئے جو ہندوستان کی آزادی کا ترجمان تھا۔ یہاں اُنھوں نے انگریزی حکومت کے خلاف اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کردیا۔ ان کی سرگرمیوں پر انگریزی حکومت کی گہری نظر تھی، اس لیے پیرس میں بھی وہ زیادہ عرصے نہ رہ سکے اور ایک بار پھر امریکہ چلے گئے۔ یہاں انھوں نے ''ایسوسی ایشن آف پیسیفک کوسٹ'' قائم کی۔ ایک

اخبار'' غدر'' کے نام سے جاری کیا۔ کچھ دنوں بعد'' غدر پارٹی'' کے نام سے ایک انقلابی جماعت بھی بنالی۔ اس اخبار اور پارٹی کا مقصد برطانوی حکومت کا تختہ الٹ کر ہندوستان میں آزاد حکومت قائم کرنا تھا۔

مولانا برکت اللہ بھوپالی نے اپنے انقلابی مشن کو کامیاب بنانے کے لیے ترکستان، روس، سوئٹزر لینڈ اور افغانستان کا بھی سفر کیا۔ اُن ملکوں کے سربراہوں سے ملاقات کر کے انھوں نے اپنے مشن کے لیے حمایت کی اپیل کی۔

اکتوبر 1915 میں کابل میں آزاد ہندوستان کی پہلی عارضی جلاوطن حکومت قائم کی گئی۔ مولانا برکت اللہ بھوپالی کو اس حکومت کا وزیر اعظم بنایا گیا۔ راجا مہندر پرتاپ سنگھ اس کے صدر اور مولانا عبید اللہ سندھی اس کے وزیر خارجہ تھے۔ اس حکومت میں ہندوستان کے بہت سے حُرّیت پسند شامل تھے۔

مولانا نے اپنی زندگی پوری طرح اپنے وطن ہندوستان کو آزاد کرانے کے لیے وقف کر دی تھی۔ وہ ایک انقلابی رہنما تھے۔ انھوں نے عمر کا بڑا حصہ جلاوطنی میں گزارا اور طرح طرح کی مشکلیں برداشت کیں۔

ستمبر 1927 میں سان فرانسسکو میں ان کا انتقال ہو گیا۔ انھوں نے اپنے اس قول کو پورا کر دکھایا:

'' جب تک سرزمینِ ہند پر آزادی کا سورج نہ چمکے گا، برکت اللہ کے قدم وہاں نہ پڑیں گے۔''

مولانا برکت اللہ بھوپالی ایک بے باک صحافی، نڈر انقلابی اور مردِ آہن تھے۔ انھوں نے اپنی طویل مجاہدانہ زندگی میں دنیا کی سب سے بڑی طاقت، برطانوی سامراج سے زبردست ٹکر لی اور ہر محاذ پر اس کا مقابلہ کیا۔ وہ آخری سانس تک وطن سے دور رہ کر وطن کی خدمت کرتے رہے۔

مدھیہ پردیش حکومت نے ان کی خدمات کے اعتراف میں بھوپال یونیورسٹی کا نام 'برکت اللہ یونیورسٹی' رکھا۔ لال قلعہ دہلی میں مجاہدین آزادی کے میوزیم میں مولانا برکت اللہ بھوپالی کے نام سے ایک گوشہ قائم کیا گیا ہے۔ بھوپال میں ایک کمیونٹی ہال اور دوسری یادگاریں بھی ان کے نام سے منسوب ہیں۔

مشق

لفظ اور معنی:

مدرِّس	:	اُستاد، درس دینے والا
آغاز	:	ابتدا، شروع
محاذ آرائی	:	مورچہ کھولنا، مقابلہ کرنا
جلاوطنی	:	ملک بدری، دیس نکالا
مجاہدانہ	:	جدو جہد سے بھری ہوئی
ترجمان	:	نمائندہ
سربراہ	:	سردار
وزیرخارجہ	:	بیرونی ملکوں کے معاملات کا وزیر
عارضی	:	وقتی، جو مستقل نہ ہو
حُرّیت پسند	:	آزادی چاہنے والا
بیرونی	:	باہری
مردِ آہن	:	مضبوط ارادے والا
مجاہد	:	جدو جہد کرنے والا
گوشہ	:	کونا، حصّہ
منسوب	:	متعلق، نسبت دیا گیا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے:

- مولانا برکت اللہ بھوپالی ایک انقلابی رہنما تھے۔ ملک کی آزادی ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ ان کا خیال تھا کہ انگریزوں کا مقابلہ کرنے کے لیے انگریزی جاننا نہایت ضروری ہے۔ ملک کی آزادی کے لیے فضا سازگار بنانے کی غرض سے انھوں نے کئی بیرونی ملکوں کا سفر کیا۔ کئی جماعتیں اور سوسائٹیاں بنائیں اور اخبارات جاری کیے۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1۔ مولانا برکت اللہ بھوپالی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
2۔ اخبار 'اسلامک فریٹرنٹی' کس لیے جاری کیا گیا؟
3۔ مولانا نے امریکہ میں کون سا اخبار جاری کیا؟
4۔ مولانا نے اپنے انقلابی مشن کو کامیاب بنانے کے لیے کن کن ملکوں کا سفر کیا؟
5۔ مولانا نے اپنے کس قول کو پورا کر دکھایا؟
6۔ ہمارے ملک میں ان کے نام سے کون کون سی یادگاریں ہیں؟

خالی جگہوں کو صحیح الفاظ سے پُر کیجیے:

1۔ وہ اپنے ملک کو آزاد اور اہلِ وطن کو.................. دیکھنا چاہتے ہیں۔
2۔ انگریزی تعلیم نے اُن کے ذہن کو..................کر دیا۔
3۔ برکت اللہ بھوپالی کا اصل مقصد............نہیں بلکہ اپنے............کو آگے بڑھانا تھا۔
4۔ جلاوطن انقلابیوں کے ساتھ مل کر مولانا نے ایک .... کی بنیاد ڈالی۔
5۔ انھوں نے انگریزی حکومت کے خلاف اپنی سرگرمیوں کو..................کر دیا۔

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورہ	جملوں میں استعمال
ایک آنکھ نہ بھانا	....
تختہ اُلٹ دینا	....
ہمت نہ ہارنا	....
ٹکر لینا	....

کالم 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

الف	ب
کابل میں آزاد ہندوستان کی پہلی عارضی حکومت قائم کی گئی تو مولانا برکت اللہ بھوپالی کو	صدر بنایا گیا۔
راجا مہندر پرتاب سنگھ کو	وزیر خارجہ بنایا گیا۔
مولانا عبید اللہ سندھی کو	اس حکومت کا وزیر اعظم بنایا گیا۔

خالی خانوں کو صحیح لفظ سے بھریے:

واحد	....	مُشکل	....	رُکن	....	تعلیم	....	قوم
جمع	مدارس	....	وزرا	....	تقاریر	....	مقاصد	....

© NCERT not to be republished

مولانا برکت اللہ بھوپالی کی قائم کی ہوئی تین تنظیموں اور اُن کے جاری کیے ہوئے تین اخباروں کے نام لکھیے:

تنظیم	اخبار
◆	◆ ....
◆	◆ ....
◆	◆ ....

اس سبق میں دو لفظوں سے مل کر بنے ہوئے کچھ الفاظ آئے ہیں جیسے 'خوش حال' اور 'بے باک'۔ اسی طرح 'خوش' اور 'بے' لگا کر چار چار الفاظ لکھیے۔

خوش	خوش	خوش	خوش ....
بے	بے	بے	بے ....

مولانا برکت اللہ بھوپالی کے بارے میں پانچ جملے لکھیے:

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

جلاوطن　　ترجمان　　مردِ آہن　　اعتراف　　حرّیت

....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

18

کیرالا کی سیر

دہلی

4/اکتوبر 2007

پیاری سہیلی آمنہ

یہ صحیح ہے کہ میں تمھیں بہت دنوں سے کوئی خط نہیں لکھ پائی۔ میں نے پچھلے خط میں تمھیں بتایا تھا کہ ہمارے اسکول سے ایک ٹور جنوبی ہندوستان کی سیر پر جا رہا ہے۔ امّی ابّو کی اجازت سے میں بھی اس میں شریک ہوگئی۔ ہماری جماعت کی اور لڑکیاں بھی ساتھ گئی تھیں۔ ہم نے کرناٹک، تامل ناڈو، آندھرا پردیش اور کیرالا کی سیر کی۔ مجھے کیرالا بہت اچھا لگا۔

ریاست کیرالا ہندوستان کے جنوب میں واقع ہے۔ یہاں جگہ جگہ ناریل کے درخت نظر آتے ہیں۔ کیرالا کے معنی ہی ناریل کا گھر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس ریاست کا نام کیرالا پڑا۔ یہاں کے لوگ ناریل کے تیل سے کھانا پکاتے ہیں۔ اس کے ریشے سے رسّی، دریاں، ٹاٹ پٹّیاں اور غالیچے بناتے ہیں۔ ناریل کے درخت کے تنوں اور پتّوں سے گھروں کی دیواریں اور چھپّر بنائے جاتے ہیں۔

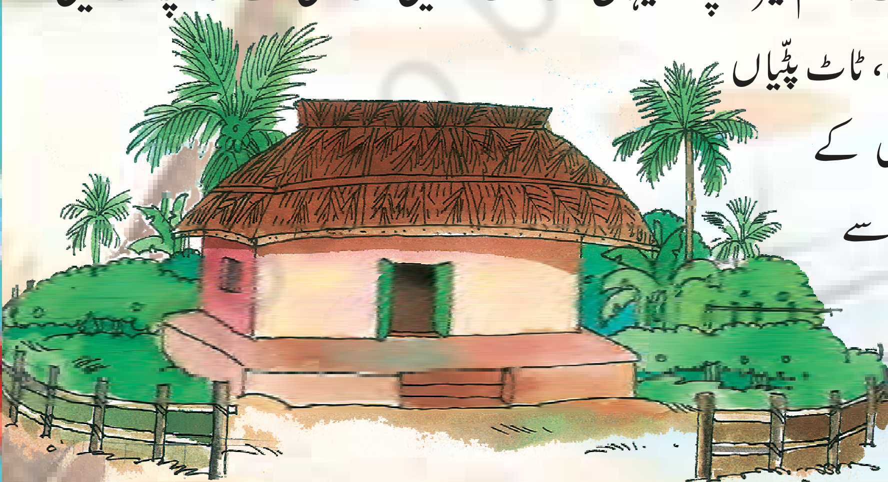

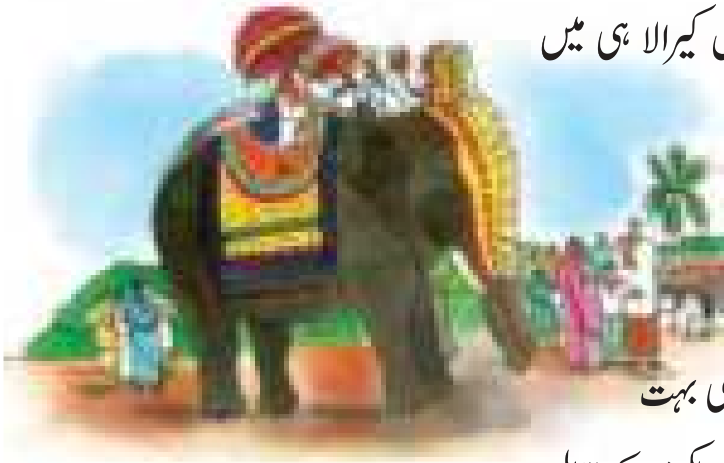

جنوبی ہندوستان میں سب سے زیادہ بارش کیرالا ہی میں ہوتی ہے۔ اسی لیے یہاں گھنے جنگلات ہیں۔ کیرالا میں جگہ جگہ سمندر زمینی حصّوں کے اندر چلا گیا ہے۔ یہی اس کی سب سے بڑی خوب صورتی ہے۔ یہاں کا زیادہ تر علاقہ پہاڑی ہے۔ گرمی بھی بہت پڑتی ہے۔ کیرالا کے ہرے بھرے اور گھنے جنگل دیکھنے کے قابل ہیں۔

ان جنگلوں میں ہاتھیوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ نظر آتے ہیں۔ ہمارے استاد نے ہمیں روز وُڈ اور ساگوان کے درخت بھی دکھائے جو یہاں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

کیرالا کی راجدھانی ترونتناپورم ہے۔ یہاں کی زبان ملیالم ہے۔ کتھاکلی یہاں کا مشہور ناچ ہے اور اونم یہاں کا خاص تہوار ۔ ہم نے دیکھا کہ گرمی کی فصلیں کٹ چکی تھیں۔کسان بہت خوش اور مطمئن تھے۔ جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو بڑے زور و شور سے اونم کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔

اونم کا جشن دس دن تک چلتا ہے۔ ان دنوں کیرالا میں جگہ جگہ ناچ گانے اور کھیلوں کے مقابلے ہوتے ہیں۔ ہاتھیوں کے جلوس نکلتے ہیں، کشتیوں کی دوڑ ہوتی ہے۔ طرح طرح کے پکوان تیاّر کیے جاتے ہیں۔ دوستوں، پڑوسیوں اور رشتے داروں کی دعوتیں ہوتی ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ اونم کے موقع پر لڑکے لڑکیاں صبح سویرے ہاتھوں

میں ٹوکریاں لیے نکل جاتی ہیں۔ وہ اپنی ٹوکریوں میں رنگ برنگے پھول جمع کر کے لوٹتی ہیں۔ عورتیں نہا دھوکر نئے کپڑے پہنتی ہیں اور ان پھولوں سے رنگ برنگی رنگولیاں بناتی ہیں۔

گھر کے بیچوں بیچ صحن میں چوکور رنگولی دیکھ کر میں تو حیران رہ گئی۔ الگ الگ رنگوں اور طرح طرح کے پھولوں سے اسے خوب سجایا گیا تھا۔ ہم نے وہاں کے لوگوں سے رنگولی بنانے کا طریقہ سیکھا۔ ہمارے استاد نے کہا کہ اس بار سالانہ جلسے میں مہمانوں کے استقبال کے لیے ہم بھی اسکول کے آنگن میں رنگولی بنائیں گے۔

اونم کے اس امنگ بھرے تہوار پر کشتیوں کی دوڑ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ملیالم میں اسے 'وَلّم کلی' کہتے ہیں۔ اس دوڑ میں حصّہ لینے والی کشتیوں کا اگلا حصّہ سانپ کے پھن کی شکل کا بنایا جاتا ہے۔ پچھلا حصّہ سانپ کی دُم معلوم ہوتا ہے۔ تقریباً 15 میٹر لمبی کشتی میں پچاس آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے۔ سب چمکیلے اور بھڑک دار کپڑے پہنے ہوتے ہیں۔ دور دور سے لوگ ان ناگ پھنی کشتیوں کی دوڑ

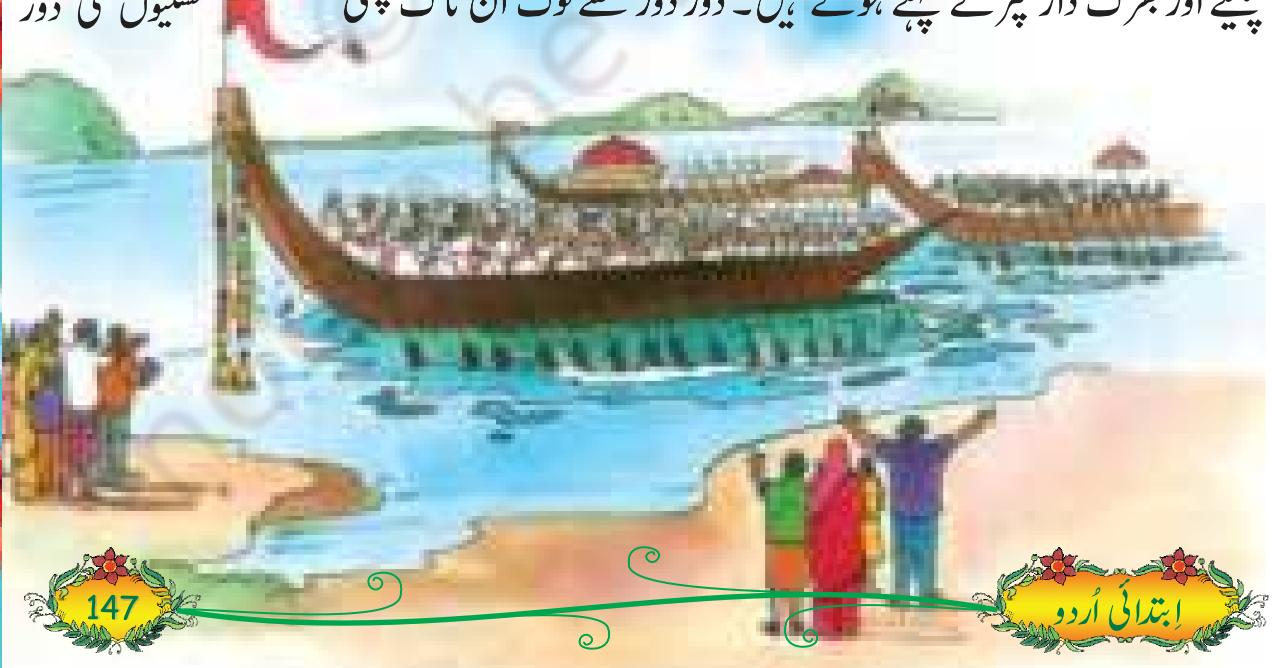

دیکھنے آتے ہیں اور ناؤ کھینے والوں کا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔ کنارے کھڑے ہوکر ہم نے اس دوڑ کے خوب مزے لیے اور جیتنے والی کشتیوں کے ملّاحوں سے ہاتھ ملا کر انھیں مبارک باد دی۔

کیرالا کی حسین وادیاں، بہتے جھرنے، لہلہاتے کھیت اور سمندر کے خوب صورت ساحل مجھے اتنے پسند آئے کہ میں نے اس سیر میں تمھیں بھی شریک کرلیا۔

آخر میں یہ اور بتا دوں کہ کیرالا والے تعلیم میں بہت آگے ہیں۔ وہاں پڑھنے والوں کی تعداد سو فی صد ہے۔

خدا حافظ

تمھاری دوست

زینب

مشق

لفظ اور معنی:

جنوب	:	ایک سمت کا نام، دکن
غالیچہ	:	قالین
روزوُڈ	:	ایک قسم کی لکڑی
استقبال	:	خیر مقدم، سواگت
علامت	:	نشانی
ملّاح	:	ناؤ کھینے والا

غور کیجیے:

- کیرالا کے دلکش اور خوب صورت قدرتی مناظر سیّاحوں کو اپنی طرف کھینچ لاتے ہیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ زینب نے کن کن ریاستوں کی سیر کی؟

2۔ کیرالا کے لوگ ناریل کو کن کن کاموں میں استعمال کرتے ہیں؟

3۔ کیرالا کی راجدھانی اور یہاں کی زبان کیا ہے؟

4۔ کیرالا کا سب سے مشہور تہوار کون سا ہے اور وہ کتنے دن منایا جاتا ہے؟

5۔ رنگولی کس طرح بنائی جاتی ہے؟

6۔ 'ولّم کلی' کیا ہے اور یہ کیسے کھیلا جاتا ہے؟

© NCERT not to be republished

خالی جگہوں میں صحیح لفظ لکھیے:

1۔ ریاست کیرالا ہندوستان کے.................... میں واقع ہے۔

2۔ کیرالا کے ہرے بھرے اور گھنے.................... دیکھنے کے قابل ہیں۔

3۔ ہم لوگ وہاں پہنچے تو بڑے زور وشور سے.................... کی تیاریاں ہورہی تھیں۔

4۔ پھولوں سے رنگ برنگی.................... بنائی جاتی ہیں۔

5۔ دور دور سے لوگ ان ناگ پھنی.................... کی دوڑ دیکھنے آتے ہیں۔

6۔ وہاں پڑھنے والوں کی.................... سو فی صد ہے۔

ان لفظوں سے جملے بنایئے:

- تہوار
- ناریل
- ملاّح
- رنگولی
- جشن

نیچے دیے ہوئے جملوں میں جہاں جہاں صفت کا استعمال ہوا ہے اسے پہچانیے اور خالی جگہوں میں لکھیے:

سب چمکیلے اور بھڑک دار کپڑے پہنے ہوتے ہیں۔ کیرالا کی حسین وادیاں، بہتے جھرنے، لہلہاتے کھیت اور سمندر کے خوب صورت ساحل مجھے اتنے پسند آئے کہ میں نے اس سیر میں تمھیں بھی شریک کرلیا۔

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

© NCERT not to be republished

ہر تصویر کے نیچے اس کا صحیح عنوان لکھیے :

ناگ پھنی کشتی　　ناریل کا درخت　　کتھاکلی　　رنگولی　　وَلّم کلی　　ہاتھیوں کا جلوس

◆ ....

◆ ....

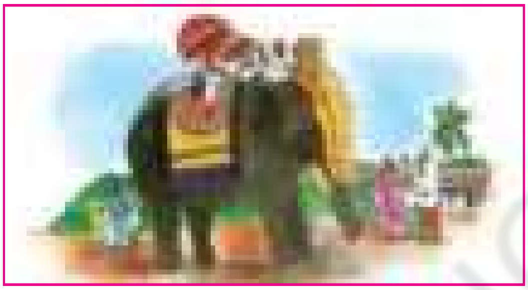

◆ ....

◆ ....

'کیرالا کی سیر' پر پانچ جملے لکھیے :

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

© NCERT not to be republished

نیچے رنگولی کا خاکہ دیا گیا ہے اس میں رنگ بھریئے:

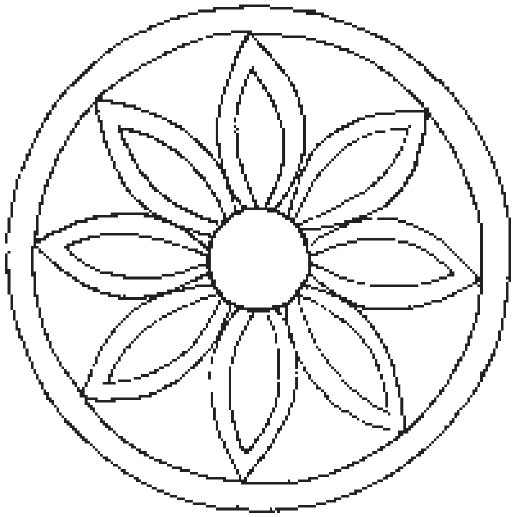

عملی کام:

◆ اپنے دوست کو ایک خط لکھیے جس میں اپنے کسی سفر کا حال بیان کیجیے:

....

....

....

....

....

....

....

خدا حافظ

....

....

© NCERT not to be republished

19

ننّھی پُجارن

اِک ننّھی منّی سی پُجارن
پتلی باہیں، پتلی گردن

بھور بھئے مندر آئی ہے
آئی نہیں ہے، ماں لائی ہے

وقت سے پہلے جاگ اُٹھی ہے
نیند ابھی آنکھوں میں بھری ہے

آنکھوں میں تاروں کی چمک ہے
مکھڑے پر چاندی کی جھلک ہے

کیسی سُندر ہے کیا کہیے
ننّھی سی اِک سیتا کہیے

دھوُپ چڑھے تارا چمکا ہے
پتھر پر اک پھول کھِلا ہے

چاند کا ٹکڑا، پھول کی ڈالی
کم سِن، سیدھی، بھولی بھالی

© NCERT not to be republished

کان میں چاندی کی بالی ہے — ہاتھ میں پیتل کی تھالی ہے
دل میں لیکن دھیان نہیں ہے — پوجا کا کچھ گیان نہیں ہے
کیسی بھولی اور سیدھی ہے — مندر کی چھت دیکھ رہی ہے
ماں بڑھ کر چٹکی لیتی ہے — چُپکے چُپکے ہنس دیتی ہے
ہنسنا رونا اس کا مذہب — اس کو پوجا سے کیا مطلب

خود تو آئی ہے مندر میں
من ہے اُس کا گڑیا گھر میں

(اسرارالحق مجاز)

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی:

پُجارن	:	پوجا کرنے والی
بھور	:	صبح
مُکھڑا	:	چہرہ
سیتا	:	رام چندر جی کی بیوی کا نام
دھوپ چڑھے	:	دن چڑھے
کم سِن	:	کم عمر
دھیان	:	گہری توجہ
گیان	:	علم

غور کیجیے:

- اس نظم میں شاعر نے ایک ننّھی منّی بچّی کی فطرت کی عکّاسی کی ہے۔ اس کی ماں اسے مندر لے جاتی ہے لیکن اس کا دل گڑیا گھر میں لگا رہتا ہے۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1۔ اس نظم میں ننّھی پُجارن کسے کہا گیا ہے؟

2۔ شاعر نے آنکھوں میں نیند بھری ہونے کی کیا وجہ بیان کی ہے؟

3۔ نظم میں سیتا اور چاند کا ٹکڑا کسے کہا گیا ہے؟

© NCERT not to be republished

4۔ شاعر نے ننّھی پُجارن کے بارے میں کیا کیا باتیں بتائی ہیں؟

5۔ 'ماں بڑھ کر چٹکی لیتی ہے' کا کیا مطلب ہے؟

6۔ ننّھی پُجارن کا مَن کہاں ہے؟

نیچے دیے ہوئے مصرعوں کو مکمّل کیجیے:

آنکھوں میں .... کی چمک ہے ننّھی سی اِک .... کہتے

چاند کا ٹکڑا، .... کی ڈالی پوجا کا کچھ .... نہیں ہے

ماں بڑھ کر .... لیتی ہے اس کو .... سے کیا مطلب

نیچے دیے ہوئے لفظوں کی جمع خانوں کے مطابق لکھیے:

واحد	گڑیا	تھالی	ڈالی	آنکھ	بالی	مکھڑا
جمع	....	....	....	....	....	....

نیچے دیئے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے اور خالی جگہوں میں لکھیے:

دھیان ....

تھالی ....

گیان ....

مذہب ....

نیند ....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کے نیچے ان کے مُتضاد لکھیے :

پتلی	ہنسنا	پھول	کم	سیدھی	دھوپ
....	....	....	....	....	....

نیچے دیے ہوئے غلط املا میں لکھے ہوئے لفظوں کو درست کیجیے:

مذحب .... وکت ....

متلب .... غیان ....

کھود .... پزارن ....

'ننّھی پجارن' کے بارے میں پانچ جملے لکھیے :

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

مطلب دھیان بھور بھئے تھالی جھلک

عملی کام :

- ننّھی پجارن نظم زبانی یاد کیجیے۔
- ننّھی پجارن کے خاکے میں رنگ بھریے۔

© NCERT not to be republished

20

اچھّے خیالات

ایک مرتبہ اکبر بادشاہ اپنے وزیر بیربل کے ساتھ سیر کو نکلے۔ موسم کا لطف لیتے ہوئے دونوں شہر سے باہر آگئے۔ ان کی نگاہ ایک لکڑہارے پر پڑی جو لکڑیوں کا گٹھّا اپنے سر پر رکھے ہوئے چلا آرہا تھا۔ اس کو دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اچانک ایک خیال پیدا ہوا۔ وہ لکڑہارے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیربل سے مُخاطِب ہوئے۔

اکبر : کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہ لکڑہارا ہمارے بارے میں کیا سوچتا ہوگا؟

بیربل : جہاں پناہ! سیدھی سی بات ہے۔ جیسے خیالات آپ لکڑہارے کے بارے میں رکھتے ہیں، ویسا ہی وہ آپ کے بارے میں بھی سوچتا ہوگا۔

اکبر : لیکن میں اسے نہیں مانتا۔ دوسرے انسان کے دل کی بات کوئی کیسے جان سکتا ہے؟

بیربل : آپ کو یقین نہ ہو تو اپنے کانوں سے سن لیجیے۔ مہربانی کر کے آپ ایک درخت پر چڑھ کر اپنے آپ کو چھپا لیجیے۔

(درخت کی موٹی شاخ پر چھپ کر بیٹھے ہوئے اکبر بادشاہ سوچنے لگتے ہیں۔)

''یہ لکڑہارا ہمارے جنگل کی لکڑیاں ہماری اجازت کے بغیر کاٹ کر لے جاتا ہے۔ اس کو سخت سزا ملنی چاہیے۔''

(اس طرح کے کئی اور خیالات بادشاہ کے دماغ میں آئے۔ تبھی لکڑہارا درخت کے قریب آ پہنچا۔)

(بیربل اسے روکتے ہیں۔)

بیربل : اے لکڑہارے! تم نے کچھ سنا، آج اکبر بادشاہ کا انتقال ہو گیا۔

(لکڑہارا لکڑیوں کا گٹھّا زمین پر پھینک کر ناچنے لگتا ہے۔)

not to be republished

لکڑہارا: اچھّا ہوا جو دنیا سے اُٹھ گیا۔ ایسے بادشاہ کا مرجانا ہی بہتر ہے جو اپنی رعایا کے دکھ درد کو نہ سمجھ سکے۔ میں تو آج جلیبیاں بانٹوں گا۔ اکبر نے لکڑہارے کی بات سنی، اسے یقین نہیں آیا۔

(یہ کہہ کر لکڑہارے نے اپنا لکڑی کا گٹھّا سر پر رکھا اور گنگناتا ہوا چلا گیا۔)

اکبر : بیربل! یہ تو برائی کے بارے میں بات ہوئی۔ اچھائی کے بارے میں بھی سن لوں تو تمھاری بات پر پوری طرح یقین آجائے گا۔

بیربل : جہاں پناہ! تھوڑی دیر اور ٹھہریے۔ وہ دیکھیے ایک بوڑھی عورت آرہی ہے۔ بڑی غریب اور دکھی نظر آتی ہے۔ اس کے بارے میں اچھّے خیالات دل میں لائیے۔ پھر اس کی باتیں سنیے گا۔

اکبر : سچ مچ یہ بہت پریشان لگ رہی ہے۔ ترس آرہا ہے اس بے چاری پر۔ آج سے ہی اس کے کھانے پینے کے لیے شاہی خزانے سے انتظام کروادوں گا۔

بیربل : جہاں پناہ! آپ جلدی سے چھپ جائیے، تاکہ وہ آپ کو نہ دیکھ سکے۔

اکبر : ٹھیک ہے۔

(اکبر چھپ جاتے ہیں۔ بوڑھی عورت کے قریب آنے پر بیربل اسے روکتے ہیں۔)

بیربل : ارے مائی! تجھے پتا ہے یا نہیں۔ آج اکبر بادشاہ چل بسے۔

(یہ سنتے ہی بوڑھی عورت دھاڑیں مار مار کر رونے لگتی ہے۔)

بوڑھی عورت: ارے اللہ! یہ کیا غضب ہو گیا، ایسا رحم دل بادشاہ اب کہاں ملے گا۔ وہ اپنی رعایا کا کتنا خیال رکھتا تھا۔ ہندو اور مسلمان دونوں اس کی آنکھوں کے تارے تھے۔ اے اللہ اس کے بدلے میں تو میری جان لے لیتا پر اس کو سلامت رکھتا۔

بوڑھی عورت کی بات سن کر اکبر کے دل میں بیربل کی کہی ہوئی بات کی سچائی پر ذرا بھی شک نہیں رہا۔

اکبر : بیربل! تم نے ٹھیک کہا کہ کوئی بھی شخص دوسروں کے لیے جیسے خیالات رکھتا ہے، دوسرے بھی اس شخص کے بارے میں ویسے ہی خیالات رکھتے ہیں۔

مشق

لفظ اور معنی:

لطف	:	مزہ
مُخاطِب ہونا	:	بات کرنا
جہاں پناہ	:	دنیا کو پناہ دینے والا ، مراد بادشاہ
انتقال ہوجانا	:	دنیا سے چلا جانا، مرجانا
رعایا	:	عوام، پرجا
غضب ہوجانا	:	کوئی ایسا کام ہوجانا جس سے دوسروں کو تکلیف اور پریشانی ہو، برا ہونا

غور کیجیے:

- اکبر اور بیربل کے قصّے بہت مشہور ہیں۔
- اس قصّے سے سبق ملتا ہے کہ ہمیں بدگمانی سے بچنا چاہیے اور دوسروں کے بارے میں اچّھے خیالات رکھنے چاہئیں۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1۔ اکبر اور بیربل سیر کرتے ہوئے کہاں پہنچ گئے؟

2۔ اکبر نے لکڑہارے کے بارے میں کیا سوچا؟

3۔ بوڑھی عورت کے بارے میں اکبر کیا سوچ رہے تھے؟

© NCERT not to be republished

4۔ بوڑھی عورت نے اکبر کی موت کی خبر سن کر کیا کہا؟

5۔ لکڑہارے اور بوڑھی عورت کی باتیں سن کر اکبر کس نتیجے پر پہنچے؟

ان تصویروں کو غور سے دیکھیے ، پڑھیے ، سمجھیے اور لکھیے :

آپ ایک درخت پر چڑھ کر اپنے آپ کو درخت میں چھپا لیجیے۔

بیربل تم نے ٹھیک کہا؟

ہمارے جنگل کی لکڑیاں ہماری اجازت کے بغیر کاٹ کر لے جاتا ہے۔

اے اللہ! اس کے بدلے میں تو میری جان لے لیتا۔

آج ہی اس کے کھانے پینے کے لیے شاہی خزانے سے انتظام کرا دوں گا۔

◆ ان تصویروں کے نیچے اکبر، بیربل اور عورت کی کہی ہوئی باتیں لکھی ہوئی ہیں، جن میں ’آپ‘ ، ’تم‘ ، ’ہمارے‘ ، ’ہماری‘ ، ’میری‘ اور ’اس‘ جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

کسی بھی اسم کی جگہ استعمال کیے جانے والے لفظ ’ضمیر‘ کہلاتے ہیں۔

ضمیر کی تین قسمیں ہیں

ضمیر مُتَکَلِّم	ضمیر حاضِر	ضمیر غائب

بات کرنے والا اپنے لیے جو ضمیر استعمال کرتا ہے، اُسے ضمیر مُتَکَلِّم کہتے ہیں۔

جیسے: ’میں‘ ، ’ہم‘ ، ’میرا‘ ، ’میری‘ ، ’ہمارا‘ ، ’ہماری‘

بات کرنے والا سننے والے کے لیے جو ضمیر استعمال کرتا ہے، اسے ضمیر حاضر کہتے ہیں۔

جیسے: ’تو‘ ، ’تم‘ ، ’ آپ‘ ، ’تمھارا‘ ، ’تمھاری‘ ، ’تمھیں‘ ، ’آپ کی‘

بات کرنے والا غیر موجود شخص کے لیے جو ضمیر استعمال کرتا ہے۔ اسے ضمیر غائب کہتے ہیں۔

جیسے: ’وہ‘ ، ’ان‘ ، ’اسے‘ ، ’انھیں‘

◆ نیچے دیے ہوئے جملوں میں خالی جگہوں کو صحیح ضمیروں سے پُر کیجیے:

کیا............ بتا سکتے ہو کہ یہ لکڑہارا............ بارے میں کیا سوچتا ہوگا؟ جیسے خیالات ....لکڑہارے کے بارے میں رکھتے ہیں۔ ویسا ہی ...... آپ کے بارے میں بھی سوچتا ہوگا۔ لیکن .... اسے نہیں مانتا۔ .... کو یقین نہ ہو تو اپنے کانوں سے سن لیجیے۔ اے لکڑہارے! .... نے کچھ سنا، آج اکبر بادشاہ کا انتقال ہو گیا۔

نیچے دی ہوئی باتیں کس نے کس سے کہیں؟ خالی جگہوں میں لکھیے :

جیسے خیالات آپ لکڑہارے کے بارے میں رکھتے ہیں، ویسا ہی وہ آپ کے بارے میں بھی سوچتا ہوگا۔

- ....

دوسرے انسان کے دل کی بات کوئی کیسے جان سکتا ہے؟

- ....

ایسے بادشاہ کا مرجانا ہی بہتر ہے جو اپنی رعایا کے دکھ درد کو نہ سمجھ سکے۔

- ....

اے اللہ اس کے بدلے میں تو میری جان لے لیتا۔

- ....

ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک لفظ لکھیے :

- لکڑیاں کاٹ کر بیچنے والا ....
- بادشاہت کرنے والا ....
- جس کے دل میں رحم ہو ....
- جو عقل مندی کی باتیں کرتا ہو ....

عملی کام:

'اکبر اور بیربل' کا کوئی اور قصّہ پڑھیے اور اپنے دوستوں کو سنائیے:

© NCERT not to be republished

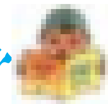

مثال کے مطابق نیچے دی ہوئی ہر تصویر کے لیے دو دو لفظ لکھیے :

مثال: گھر مکان

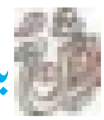

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

لطف | یقین | اجازت | رعایا | غضب

© NCERT not to be republished

21

ڈاکٹر مختار احمد انصاری

آپ نے ہندوستان کے بڑے لوگوں کے بارے میں بہت کچھ سنا ہوگا۔ایسے ہی بڑے لوگوں میں ڈاکٹر مختار احمد انصاری بھی تھے۔وہ 25 دسمبر 1880 کو غازی پور (اتر پردیش) میں پیدا ہوئے۔وہ بچپن ہی سے ذہین اور محنتی تھے۔

ہندوستان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد انھوں نے برطانیہ کا سفر کیا اور وہاں ڈاکٹری کی تعلیم مکمّل کی۔ہندوستان واپس آنے کے بعد ڈاکٹر انصاری عوام کی خدمت میں مصروف ہوگئے ۔ کچھ عرصے بعد تُرکی پر اس کے پڑوسی ملکوں نے حملہ کردیا۔ تُرکی کی حالت کے بارے میں سن کر وہ بے چین ہوگئے۔ انھوں نے اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مل کر ایک جماعت بنائی اور جنگ کے زخمیوں کے علاج کے لیے تُرکی کا سفر کیا۔مولانا شبلی نعمانی بھی اس جنگ سے بہت رنجیدہ تھے۔ جب لکھنؤ سے ٹرین روانہ ہوئی تو مولانا نے ڈاکٹر انصاری کے قدم چوم لیے اور رونے لگے۔تُرکی پہنچ کر ڈاکٹر انصاری اور اُن کے دوستوں نے زخمیوں کی دل وجان سے خدمت کی۔

ڈاکٹر انصاری غریبوں اورضرورت مندوں کے کام آتے تھے۔ ان میں دردمندی کا بے پناہ جذبہ تھا۔ ان کے مَطَب میں ہرطرح کے اور ہر طبقے کے مریض آیا کرتے تھے۔وہ خندہ پیشانی سے سب کا علاج کرتے۔ ان کے ہونٹوں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی۔ان کی گفتگو میں بڑی مٹھاس تھی۔ کبھی کبھی سنجیدہ مذاق بھی کرلیا کرتے اور دوسروں کے اچھے جملوں کی داد بھی دیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر انصاری بڑے مہمان نواز تھے۔ انھیں اچھا کھانا کھانے اور دوسروں کوکھلانے کا بہت شوق تھا۔ ان کے گھر ہندوستان اور دوسرے ملکوں سے مہمان آتے اور وہ ان کی خوب خاطر کیا کرتے۔

ڈاکٹر انصاری ایک بڑے مجاہدِ آزادی تھے۔ وہ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔ وہ جانتے تھے کہ نااتفاقی سے ملک کو بڑا نقصان ہوگا۔انھوں نے 'ترکِ موالات' اور 'خلافت تحریک' میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ان کے ان ہی کارناموں کی وجہ سے انھیں 1927 میں کانگریس کا صدر چن لیا گیا۔ آزادی کی جنگ کے دوران وہ کئی بار جیل بھی گئے۔

ڈاکٹر انصاری ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ وہ قوم کے سچّے معماروں میں سے ایک تھے۔ ان میں انتظامی صلاحیت بھی خوب تھی۔ حکیم اجمل خاں اور محمد علی جوہر کے مشورے سے وہ جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئ دہلی کے امیرِ جامعہ (چانسلر) بنائے گئے۔ آخری عمر میں ان کی صحت خراب رہنے لگی تھی۔ 15 اگست 1936 کو ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کی تدفین جامعہ ملّیہ اسلامیہ کے قبرستان میں ہوئی۔ بعد میں ان کے نام سے جامعہ ملّیہ اسلامیہ میں ایم۔اے انصاری آڈیٹوریم اور ایم۔اے انصاری ہیلتھ سینٹر قائم کیے گئے۔

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی:

عوام	:	عام لوگ
رنجیدہ	:	غم گین، اُداس
دردمندی	:	ہمدردی، دوسروں کے دکھ درد کا احساس
بے پناہ	:	حد سے زیادہ
مَطَب	:	دواخانہ (Clinic)
طبقہ	:	گروہ، برداری
خندہ پیشانی	:	خوش دلی، خوش مزاجی
گفتگو	:	بات چیت
اتّحاد	:	میل جول
سنجیدہ	:	شریفانہ، جس میں گھٹیا پن نہ ہو
مہمان نواز	:	مہمانوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آنے والا، خاطر تواضع کرنے والا
مجاہد	:	جدو جہد کرنے والا، کسی بڑے مقصد کی خاطر لڑنے والا
حامی	:	حمایت کرنے والا، ساتھ دینے والا
نااتّفاقی	:	پھوٹ
عظیم	:	بڑا
معمار	:	بنانے والا، تعمیر کرنے والا
موالات	:	دوستی، اتحاد

© NCERT not to be republished

تحریک : لوگوں کو کسی خاص مقصد کی طرف توجہ دلانا اور اسے حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا

خلافت : اللہ تعالیٰ کی نیابت یعنی اللہ کے احکامات کے مطابق حکومت کرنا، اسلامی حکومت کو ’خلافت‘ کہا جاتا تھا۔

تدفین : دفن کرنا

غور کیجیے:

- آزادی کی لڑائی کے دوران انگریزوں کی بنائی ہوئی چیزوں کے بائیکاٹ کی جو تحریک شروع ہوئی اسے ’ترکِ موالات‘ کی تحریک کہتے ہیں۔
- تُرکی میں انگریز خلافت یعنی اسلامی طرزِ حکومت کے خاتمے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس کارروائی کے خلاف ہندوستان میں جو تحریک شروع ہوئی اسے ’خلافت تحریک‘ کہتے ہیں۔ بڑی تعداد میں عوام کے شامل ہوجانے کی وجہ سے یہ تحریک مسلمانوں تک محدود نہ رہی بلکہ انگریزوں کے خلاف عوامی جدو جہد کا ایک حصّہ بن گئی۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری ان دونوں تحریکوں میں سرگرمی سے شامل ہوئے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

2۔ ڈاکٹری کی تعلیم مکمّل کرنے کے لیے ڈاکٹر انصاری کہاں گئے تھے؟

3۔ ڈاکٹر انصاری نے تُرکی کا سفر کس مقصد سے کیا تھا؟

4۔ ڈاکٹر انصاری نے قومی خدمت کے کون کون سے کام انجام دیے؟

5۔ ڈاکٹر انصاری کن لوگوں کے مشورے سے امیرِ جامعہ بنائے گئے؟

© NCERT not to be republished

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

1۔ وہ.................................سے سب کا علاج کرتے۔

2۔ ڈاکٹر انصاری ہندو مسلم.............................کے زبردست حامی تھے۔

3۔ انھوں نے ترکِ مَوالات اور..........................میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

4۔ انھیں 1927 میں کانگریس کا......................چُن لیا گیا۔

5۔ ان کے نام سے جامعہ ملّیہ اسلامیہ میں.........................آڈیٹوریم ہے۔

ان لفظوں کے واحد لکھیے:

جمع	جذبات	خدمات	شخصیات	حالات	نقصانات	طبقات	تعلیمات	احساسات
واحد	....	....	....	....	....	....	....	....

ان لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

جماعت — جنگ — جذبہ — علاج — اتحاد

ان لفظوں کے مُتضاد لکھیے:

خاص	رنجیدہ	جنگ	دوست	آزادی	عوام	انسان	نقصان
....	....	....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویروں کو ان کے نام کے ساتھ ملایئے:

نام	تصویر
ٹیپو سلطان	
بیگم حضرت محل	
خان عبدالغفار خاں	
مولانا ابوالکلام آزاد	
ڈاکٹر مختار احمد انصاری	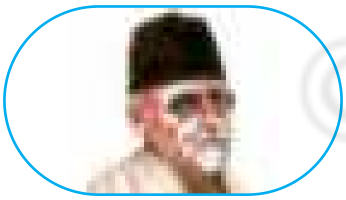
ڈاکٹر ذاکر حسین	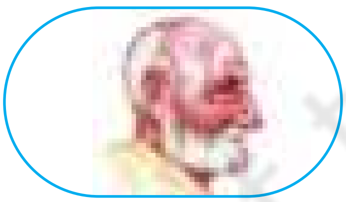

عملی کام:

- مجاہدینِ آزادی میں سے کسی ایک کے بارے میں ایک چھوٹا سا مضمون لکھیے:

© NCERT not to be republished

قدرتی آفات

قدرت نے ہمارے لیے بڑی خوب صورت دنیا بنائی ہے۔ اس دنیا میں اونچے اونچے پہاڑ ہیں، پُر فضا وادیاں اور گھنے جنگلات ہیں۔ زرخیز زمین، خوب صورت جھیلیں اور گہرے سمندر بھی جو اپنی تہ میں نہ جانے کتنے خزانے چھپائے ہوئے ہیں۔ قدرت کی عطا کی ہوئی اس خوب صورتی کی دیکھ بھال کرنے اور اسے باقی رکھنے کی ذمّے داری انسان کی ہے۔ اس لیے ہمیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس کی وجہ سے اس دنیا کا قدرتی حُسن برباد ہو۔

کبھی کبھی قدرت کی طرف سے کچھ ایسی آفتیں نازل ہوتی ہیں جو تباہی مچا دیتی ہیں۔ جیسے خشک سالی جو بارش کی کمی کی وجہ سے

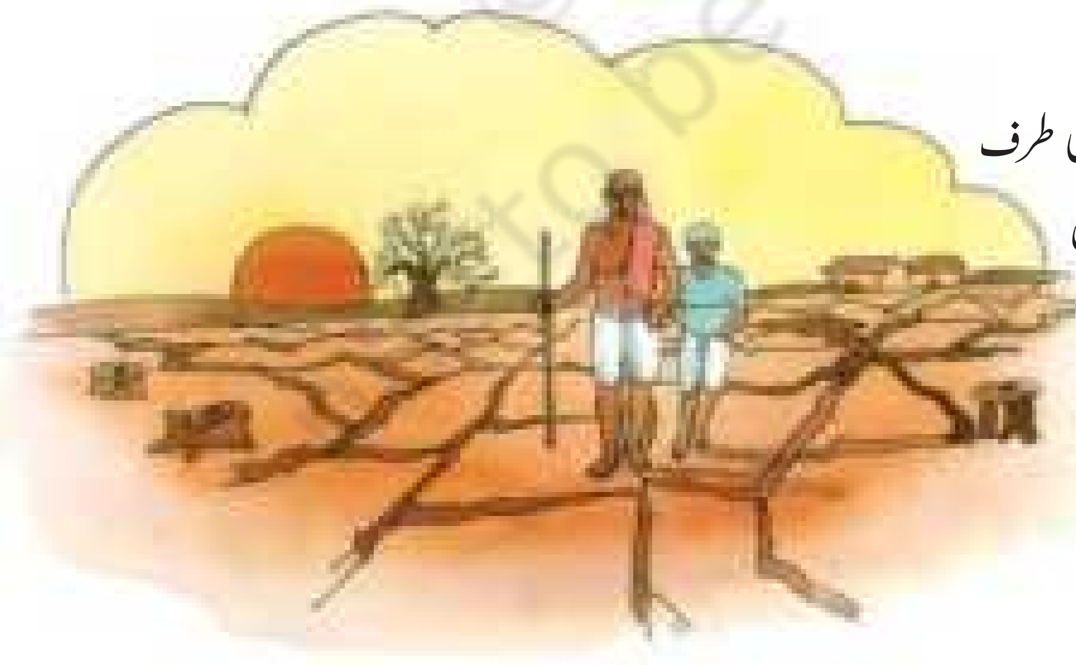

© NCERT not to be republished

آتی ہے۔ اس کو قحط بھی کہتے ہیں۔ جب کہیں قحط پڑتا ہے تو زمین کی اوپری پرت میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ زمین خشک اور کھیتیاں برباد ہوجاتی ہیں۔ انسان اور جانور سب بھوک اور پیاس سے مرنے لگتے ہیں۔

پانی کی کمی کی ذمّے داری بڑی حد تک انسانوں پر بھی ہے۔ اپنی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ہم نے تیزی سے جنگل کاٹنے شروع کردیئے ہیں، جس کی وجہ سے بارش میں کمی ہوتی جارہی ہے۔ لیکن جہاں بارش کی کمی نقصان دہ ہے وہیں اس کی زیادتی بھی اچھی نہیں۔ کیونکہ اس کی وجہ سے سیلاب آتے ہیں اور گاؤں کے گاؤں ڈوب جاتے ہیں۔ لوگوں کے گھروں میں پانی بھر جاتا ہے۔ مویشی بہ جاتے ہیں اور ہر طرف تباہی و بربادی نظر آتی ہے۔

زمین کی اوپری تہ میں پتھریلی اور سخت چٹانیں ہوتی ہیں۔ اس کے بہت نیچے لاوا کھولتا رہتا ہے۔ ہماری یہ زمین جب تک خاموش پڑی رہتی ہے، ہم اس کو روندتے ہیں، اس پر دوڑتے بھاگتے ہیں۔ لیکن جس دن اس کو غصّہ آتا ہے تو آپ جانتے ہیں پھر کیا ہوتا ہے؟ اس کی اوپری تہوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ زمین اپنے اندر دبا ہوا لاوا اگلنے لگتی ہے اور یہ لاوا اس کی اوپری سطح پر پھیل جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

زمین کی اوپری پرت بظاہر جُڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے لیکن یہ کئی بڑے بڑے ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ان ٹکڑوں کو زمین کی پلیٹیں کہتے ہیں۔ زمین کے اندر اور اس کے اوپر ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے یہ کبھی کبھی ایک دوسرے سے ٹکرا جاتی ہیں یا ایک دوسرے سے کچھ دور چلی جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے زلزلے آتے ہیں۔ چند سال پہلے جنوری 2001 میں گجرات کے بُھج ضلع میں نہایت زوردار زلزلہ آیا تھا جس کے نتیجے میں زبردست جانی و مالی نقصان ہوا تھا۔

چند سال سے ایک نیا لفظ سننے میں آرہا ہے وہ ہے 'سُنامی' (Tsunami)۔ یہ جاپانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے سمندر کی گہرائی میں آنے والے زلزلے یا پھٹنے والے آتش فشاں سے پیدا ہونے والا طوفان۔ جب سمندر کے نیچے کی زمین ہلتی ہے تو اس سے پورے پانی میں ہلچل پیدا ہوجاتی ہے اور بڑی بڑی لہریں اٹھتی ہیں۔ یہ لہریں سمندر میں بہت اونچی نہیں لگتیں لیکن ساحل سے ٹکرانے پر ان کے اثرات بہت

خطرناک ہوتے ہیں۔ وہاں یہ لہریں بہت اوپر تک اٹھتی ہیں اور قیامت برپا کردیتی ہیں۔ دسمبر 2004 میں 'سُنامی' نے دنیا کے کئی حصّوں میں قہر برپا کردیا تھا جس سے ہمارا ملک بھی محفوظ نہیں رہا تھا۔ اس کے اثرات آج تک باقی ہیں۔

اس طرح کی کچھ قدرتی آفتیں مختلف اوقات میں ہم پر نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اب انسان ان خطروں کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر رہا ہے۔

مشق

لفظ اور معنی

پُرفضا	:	سرسبز، ہرا بھرا
وادی	:	پہاڑ کے دامن میں واقع ہرا بھرا میدانی علاقہ
زرخیز	:	سونا اگلنے والی، اُپجاؤ
خشک سالی	:	سوکھا، بارش کی کمی کی وجہ سے فصلوں کا برباد ہوجانا
قحط	:	کال، کھانے پینے کی چیزوں کا ناپید ہوجانا
مویشی	:	پالتو جانور، چوپائے
سطح	:	اوپری حصّہ
آتش فشاں	:	آگ اگلنے والا، جوالا مکھی
قہر	:	غضب

غور کیجیے:

- ہماری دنیا بہت خوب صورت ہے۔ اس کے حسن کو قائم رکھنا ہمارا فرض ہے۔ البتہ کچھ قدرتی آفتیں اسے برباد کرتی رہتی ہیں، جن پر ہمارا کوئی زور نہیں۔
- ہمیں پیڑ پودوں، جنگلات اور پانی کے ذخیروں کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ ہم ان کی کمی کے نقصانات سے محفوظ رہیں۔
- درختوں کو ہمیشہ ہی بے دردی کے ساتھ کاٹا جاتا رہا ہے لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتایئے اور لکھیے :

1۔ خشک سالی میں زمین کیسی ہو جاتی ہے؟

2۔ جنگلات کے کٹنے کے کیا نقصانات ہیں؟

3۔ بارش کی زیادتی سے کیا ہوتا ہے؟

4۔ زلزلے کس وجہ سے آتے ہیں؟

5۔ سنامی کے کیا اسباب ہوتے ہیں؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پُر کیجیے :

1۔ اس خوب صورتی کی دیکھ بھال کرنے اور اسے باقی رکھنے کی ذمّے داری .... کی ہے۔

2۔ خشک سالی جو بارش کی کمی کی وجہ سے آتی ہے، اس کو .... بھی کہتے ہیں۔

3۔ انسان اور جانور سب .... اور .... سے مرنے لگتے ہیں۔

4۔ زمین کی اوپری تہ میں .... اور سخت چٹانیں ہوتی ہیں۔

5۔ سُنامی .... زبان کا لفظ ہے۔

6۔ سُنامی نے دنیا کے کئی حصّوں میں .... برپا کیا تھا۔

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے :

جمع	مکانات	جنگلات	آفات	نشانات	خطرات	نقصانات	اثرات	معلومات
واحد								

© NCERT not to be republished

ان لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

زلزلہ — سیلاب — سُنامی — خزانہ — قیامت

گملے میں دیئے ہوئے الفاظ کو ان کے متعلقہ خانے میں لکھیے:

صفت

اسم

ضمیر

not to be published

ان لفظوں کے جوڑے بنائیے:

سنامی	سیلاب
قحط	لاوا
بارش	سمندر
آتش فشاں	موت

صحیح بیان کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیے:

1۔ پانی کی کمی کی ذمّے داری بڑی حد تک انسانوں پر ہے۔ (   )

2۔ خشک سالی بارش کی کمی کی وجہ سے نہیں آتی۔ (   )

3۔ زمین کے اندر پگھلا ہوا مادہ موجود ہے۔ (   )

4۔ سُنامی انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ (   )

5۔ سُنامی کے قہر سے ہمارا ملک محفوظ رہا۔ (   )

عملی کام:

- درختوں کے فائدوں پر پانچ جملے لکھیے:
- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

جنگلات　　آتش فشاں　　قحط　　نقصان　　پتھریلی

© NCERT not to be republished